یکم محرم سے تیس ذی الحجہ تک ہر مجلس و محفل اور مخصوص کی مناسبت سے

حدیثِ کساء سے زیارت تک منتخب و معیاری کلام (مع حمد و نعت و مناقب، نوحہ و متفرقات)

سوز خوانی کیلئے کلید اور معیاری کلام کا منفرد مجموعہ

"بستہ"

تحقیق و ترتیب

پروفیسر سیّد سبطِ جعفر زیدی

قطعات

Page	مصرعۂ اولیٰ	نمبر شمار
71	کچھ تو حیدرؑ، کچھ علیؑ، کچھ مرتضیٰؑ کہنے لگے	1
71	ہماری کیا ہے کہ ہم سب تو ہیں غلامِ علیؑ	2
71	سوتے ہی کب تھے ساقیؑ کوثر تمام رات	3
72	میرے لئے تکلیف وہ فرماتے ہیں	4
72	مسلمانوں پہ فرضِ حج عیاں ہے	5
72	سب کے مشکل کشا ہیں میرے علیؑ	6
73	علیؑ جناب بھی بازوئے آنجنابؐ بھی ہے	7
73	حسنؑ کی صلح میں یوں کربلا جلوہ دکھاتی ہے	8
73	عقیدت پیکرِ الفاظ میں جب جگمگاتی ہے	9
74	لیتے ہیں نام اُن کا تو پڑھتے ہیں سب دُرود	10
74	حسینؑ شاہ بھی ہے اور بادشاہ بھی ہے	11
74	جمے تھے ظلم و ستم کے مقابلے میں حسینؑ	12
75	اپنے دُکھوں میں آیا جو شبیرؑ کا خیال	13
75	حسینؑ ظلم میں جینا سکھا دیا تو نے	14
75	گزر گئے تھے کئی دن کہ گھر میں آب نہ تھا	15
76	سرِ نیزہ وہ فرقِ شہِ ہُدیٰ بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ	16
76	رہ گئی دشت میں تنہا تو وطن یاد آیا	17

Presented By: ShianeAli.com

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
18	جہاں میں پیش بیٹی باپ کی تصویر کرتی ہے	76
19	حضرتِ عباسؑ شاہِ لافتیٰ کے شیر ہیں	77
20	جس نے شبیرؑ سے وفا کی ہے	77
21	علی اکبرؑ جو مرنے جا رہا ہے	77
22	شمر فطرت سوچ جتنے تیر برسانے لگی	78
23	نجاتِ حشر کے ضامن کا گھر ہے	78
24	آج یوں ذکرِ غم تشنہ دہانی چاہیے	78
25	دعائے زہراؑ کی تعبیر ہے عزاداری	79
26	توحید کا پیام عزاداریٔ حسینؑ	79
27	ملا یہ اوج شہیدوں کے آستانے کو	79
28	اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول	80
29	جاتا ہے کوئی شہؑ کا عزادار جہاں سے	80
30	اسیر عشقِ شہِؑ مشرقین میں ہوتے	80
31	جلو میں اپنے لئے کربلا کا پس منظر	81
32	غلامِ فاتحِ بدر و حنین ہیں تینوں	81
33	فرشِ مجلس پہ فاطمہؑ زہرا	81
34	ہائے اکبرؑ کا دَم اُکھڑتا ہے	82

Presented By: ShianeAli.com

قطعہ

کچھ تو حیدرؑ ، کچھ علیؑ ، کچھ مرتضیٰؑ کہنے لگے
کچھ شبِ ہجرت ، محمدؐ مصطفیٰ کہنے لگے
ڈرتے ڈرتے ہم نے تو اللہ کی قدرت کہا
توبہ توبہ یہ نصیری تو خدا کہنے لگے

کلیم آلِ عبا شاہد نقوی

ہماری کیا ہے کہ ہم سب تو ہیں غلامِ علیؑ
عدوئے نامِ علیؑ بھی ہیں زیرِ دامِ علیؑ
جو کہہ رہے ہیں کہ نامِ علیؑ نہ لے کوئی
وہ خود یہ کہتے ہوئے لے رہے ہیں نامِ علیؑ

حضرتِ نفیس فتحپوری

سوتے ہی کب تھے ساقیٔ کوثر تمام رات
کرتے تھے ذکرِ خالقِ اکبر تمام رات
بیدار بختیٔ شبِ ہجرت گواہ ہے
بس ایک بار سوئے ہیں حیدرؑ تمام رات

(بشکریہ سوز و سلام خواں ڈاکٹر سجاد و شجاع رضوی)

Presented By: ShianeAli.com

استاد قمر جلالوی مرحوم

میرے لئے تکلیف وہ فرماتے ہیں
آ آ کے مجھے خواب میں سمجھاتے ہیں
تم مرثیہ پڑھنے کو جہاں جاتے ہو
ہم مرثیہ سننے کو وہاں آتے ہیں

استاد قمر جلالویؒ

مسلمانوں پہ فرضِ حج عیاں ہے
طوافِ کعبہ اک رمزِ نہاں ہے
حرم کے گرد پھر کر ڈھونڈتے ہیں
بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

آغا عزت الزماں عزتؔ لکھنویؒ

سب کے مشکل کشا ہیں میرے علیؑ
بات ایسی ڈھکی چھپی کیا ہے
شک اگر ہے پکار کر دیکھو
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

(بشکریہ سوز خواں اختر حسنین و باقر کاظمی)

Presented By: ShianeAli.com

قطعہ

علیؑ جناب بھی بازوئے آنجنابؐ بھی ہے
خدا کا شیر بھی ہے اور بوترابؑ بھی ہے
صفوں کو جوڑنے والا علیؑ بوقتِ نماز
اگر ہو جنگ تو پھر صف شکن خطاب بھی ہے

کلیم آلِ عبا شاہد نقوی

حسنؑ کی صلح میں یوں کربلا جلوہ دکھاتی ہے
حدیبیہ میں جیسے فتحِ مکہ مسکراتی ہے
علیؑ کی خامشی ، زہراؑ کی حسرت ، صلح شبرؑ کی
یہ وہ اجزا ہیں جن سے کربلا ترتیب پاتی ہے

پروفیسر سردار نقوی

عقیدت پیکرِ الفاظ میں جب جگمگاتی ہے
مجھے لفظوں سے اپنے نکہتِ فردوس آتی ہے
جنابِ فاطمہؑ کے لالؑ ہیں جنت کے شہزادے
یہی وہ بات ہے جنت کو جو جنت بناتی ہے

(بشکریہ سوز خواں مونس رضوی ، شوکت و انیس و نفیس)

Presented By: ShianeAli.com

قطعہ

لیتے ہیں نام اُن کا تو پڑھتے ہیں سب دُرود
ذہنوں میں مستجاب امامت حسنؑ کی ہے
دشمن نے اُن سے چھینی حکومت بصد فریب
لیکن دِلوں پر آج حکومت حسنؑ کی ہے

قطعہ

حسینؑ شاہ بھی ہے اور بادشاہ بھی ہے
حسینؑ دین بھی ہے اور دین پناہ بھی ہے
نہ کی یزید کی بیعت کٹادیا سَر کو
اِسی بنا پہ تو بنیادِ لاالہ بھی ہے

قطعہ

جو تھے ظلم و ستم کے مقابلے میں حسینؑ
علیؑ کی مثل تھے حق کے معاملے میں حسینؑ
بلند تھے سرِ محفل نبیؐ کے ہاتھوں پر
غدیرِ خُم میں علیؑ اور مباہلے میں حسینؑ

(بشکریہ خطیبِ حریّت علامہ علی کرار نقوی)

Presented By: ShianeAli.com

کلیم آلِ عباؑ شاہد نقوی

اپنے دُکھوں میں آیا جو شبیرؑ کا خیال
شکوہ تڑپ کے شکر میں تبدیل ہوگیا
ہر غم میں کربلا نے سہارا دیا ہمیں
ہر غم غمِ حسینؑ میں تحلیل ہوگیا

عبدالرؤف عروجؔ

حسینؑ ظلم میں جینا سکھا دیا تو نے
لہو کو اپنے مسیحا بنا دیا تو نے
ملوکیت کے اندھیروں سے روشنی نکلی
حقیقتوں کا اُفق جگمگا دیا تو نے

میر انیسؔ

گزر گئے تھے کئی دن کہ گھر میں آب نہ تھا
مگر حسینؑ سے صابر کو اضطراب نہ تھا
حسینؑ اور طلبِ آب اے معاذ اللہ
تمام کرنا تھی حجت سوالِ آب نہ تھا

(التماسِ فاتحہ برائے سوز خواں مشتاق علی خاں)

Presented By: ShianeAli.com

قطعہ

سَرِ نیزہ وہ فرقِ شہِؑ ہُدیٰ بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ
گیا شام ہمرہِ اشقیاء کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
کبھی کی کسی کو نہ بد دعا حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ
تو یہ اہلِ نفاق نے کہا صَلُّوا عَلَیہِ وَ آلِہٖ

قطعہ

رہ گئی دشت میں تنہا تو وطن یاد آیا
پانی جب پایا ہر اک تشنہ دہن یاد آیا
لے کے ہر چیز مدینے سے چلی تھی زینبؑ
لاش پر بھائی کی پہنچی تو کفن یاد آیا

مولانا پروفیسر مرزا محمد اشفاق (شوقؔ لکھنوی)

جہاں میں پیش بیٹی باپ کی تصویر کرتی ہے
بھرے بازار میں کوفے کے جب تقریر کرتی ہے
اسے بھی چھین لے بڑھ کر کوئی ظالم تو میں جانوں
رخِ زینبؑ کا پردہ چادرِ تطہیر کرتی ہے

(بشکریہ سوز خواں اظہار حسین (محمد علی) نقوی برادران)

Presented By: ShianeAli.com

زائر امروہوی

حضرتِ عباسؑ شاہِؑ لافتیٰ کے شیر ہیں

خندق و خیبر کے وہ یہ کربلا کے شیر ہیں

کیوں نہ ہوں ہر جنگ میں یہ مثلِ حیدرؑ فتحیاب

وہ خدا کے شیر یہ شیرِ خدا کے شیر ہیں

میر حسن میر

جس نے شبیرؑ سے وفا کی ہے

اس کی مرضی بھی اب خدا کی ہے

اتنی قیمت نہ تھی فرات تری

جتنی عباسؑ نے ادا کی

قطعہ

علی اکبرؑ جو مرنے جا رہا ہے

شباب آ کر بہت پچھتا رہا ہے

بلائیں لے رہی ہیں اٹھ کے زینبؑ

مگر دل ہے کہ بیٹھا جا رہا ہے

Presented By: ShianeAli.com

حضرتِ امید فاضلی

شمر فطرت سوچ جتنے تیر برسانے لگی
ہر عزا خانہ پہ اُتنی ہی بہار آنے لگی
ہم غلامانِ علیؑ کو موت کا کیا ڈر کہ جب
یاعلیؑ ہم نے کہا اور موت تھرانے لگی

حیدر علی اختر کاظمی مرحوم

نجاتِ حشر کے ضامن کا گھر ہے
یقیناً دین کے محسن کا گھر ہے
صدائیں آ رہی ہیں یاعلیؑ کی
یہ گھر گویا کسی مومن کا گھر ہے

سرفراز ابد

آج یوں ذکرِ غم تشنہ دہانی چاہیے
خشک ہوجانا ہر اک دریا کا پانی چاہیے
خاندانِ مصطفیؐ کا ذکر کرنے کیلئے
آدمی سچا کھرا اور خاندانی چاہیے

Presented By: ShianeAli.com

عقیل عباس جعفری

دعائے زہراؑ کی تعبیر ہے عزاداری
بقائے اسوۂ شبیرؑ ہے عزاداری
کوئی یزید اِسے ختم کر نہیں سکتا
عطائے زینبِؑ دلگیر ہے عزاداری

خان محمد وصی خان

توحید کا پیام عزاداریٔ حسینؑ
ہے درس گاہِ عام عزاداریٔ حسینؑ
جو جادۂ رسولؐ پہ ہیں گامزن وہی
کرتے ہیں صبح و شام عزاداریٔ حسینؑ

فیض بھر تپوری مرحوم

ملا یہ اوج شہیدوں کے آستانے کو
کہ آسماں بھی ہے مجبور سر جھکانے کو
جو لبِ حضرتِ شبیرؑ لائیگا کیوں کر
نظیر حرؑ کی میسر نہیں زمانے کو

(بشکریہ عباس کربلائی / عابدیہ کاظمیہ)

Presented By: ShianeAli.com

مولانا ظفر علی خانؒ

اے کربلا کی خاک اِس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ نعشِ جگر گوشۂ بتولؑ
اسلام کے لہو سے تری پیاس بجھ گئی
سیراب کرگیا تجھے خونِ رگِ رسولؐ

(بشکریہ سوز و سلام خواں سیّد سلمان و رضوان مہدی)

قطعہ

جاتا ہے کوئی شہؑ کا عزادار جہاں سے
آتے ہیں دمِ نزع علیؑ اُس کے جناں سے
مرقد سے نکیرین چلے آتے ہیں واپس
سنتے ہی صدا ہائے حُسینا کی زباں سے

قطعہ

اسیر عشقِ شہِؑ مشرقین میں ہوتے
وِلا میں ڈوب کے آرام و چین میں ہوتے
یہ سب شہید اگر کربلا میں ہوتے فیضؔ
خدا گواہ ہے فوجِ حسینؑ میں ہوتے

(برائے شہدائے ٹھیڑی خیرپور / فیض بھرتپوریؔ)

Presented By: ShianeAli.com

نسیم امروہوی

جلو میں اپنے نذر کربلا کا پس منظر
اسیر قافلۂ انقلاب زیدِ شہیدؒ
بہے جو آنکھ سے چالیس سال عابدؑ کی
ان آنسوؤں کا ہے لبِ لباب زید شہیدؒ

(س ج / برائے شہدائے انجمن غلامانِ حرؓ / باب العلم کراچی)

غلام فاتحِ بدر و حنین ہیں تینوں
شہیدِ عشقِ شہِؑ مشرقین ہیں تینوں
ہیں ناصرانِ شہِؑ دیں غلامِ حرؓ جری
شریکِ فوجِ امامِ حسینؑ ہیں تینوں

اقبال کاظمی

فرشِ مجلس پہ فاطمہؑ زہرا
لمحہ لمحہ شمار کرتی ہیں
اے عزادارو ، آؤ مجلس میں
فاطمہؑ انتظار کرتی ہیں

Presented By: ShianeAli.com

قطعہ

ہائے اکبرؑ کا دَم اکھڑتا ہے
نوجوانی کا باغ اُجڑتا ہے
باپ کے سامنے جواں بیٹا
خاک پر ایڑیاں رگڑتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆

Presented By: ShianeAli.com

رباعیات

Page	مصرعۂ اولیٰ	نمبر شمار
85	جس کی عینِ حرمِ حق میں ولادت ہو جائے	1
85	اے اہلِ عزا، عزا کے دِن آپہنچے	2
86	دنیا سے چلا لے کے جو نامِ حیدرؑ	3
86	دِل، دِل سے ملایا ہے ابو طالبؑ نے	4
87	مداحِ پنجتنؑ کا دَم بھرتے ہیں	5
87	ایمان کی تصویر نظر آتی ہے	6
87	شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ	7
88	کیا صرف مسلمانوں کے پیارے ہیں حسینؑ؟	8
88	بے حبِ حسینؑ دین و ایماں ہیں تباہ	9
88	میدان میں جب آئے شہِ عرش پناہ	10
89	لاکھوں شہِ مشرقین کہنے والے	11
89	کارے کہ حسینؑ اختیارے کردی	12
89	خورشیدِ سرِ شام کہاں جاتا ہے	13
90	عالی نسب و نیک سیر والا جاہ	14
90	مظلوم نہ شاہِ بحر و بر، سا ہو گا	15
90	حیدرؑ کی فضیلت کا بیاں ہے اب تک	16
91	حاصل جسے آقا کی حضوری ہو جائے	17

Presented By: ShianeAli.com

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
18	بلبل کو گل پسند گلوں کو ہوا پسند	91
19	حکمِ حاکم ہے کسی کا نہ رہے سر باقی	91
20	مر جائے جو فرزند تو کیا چارا ہے	92
21	میدان میں کوئی جانے والا نہ رہا	92
22	رُکتے ہوئے دریا کو روانی دیدی	92
23	دَس دِن یہ وہ ہیں کہ نوحہ گر ہے زہراؑ	93
24	ماں کہتی تھی کیا ملال جھیلے ہوں گے	93
25	حیرت میں ہوں کیوں جہان میں آیا پانی	93
26	پھر چاند محرم کا نظر آیا ہے	94
27	غیروں سے بھی کیا فیض کوئی پاتا ہے ؟	94
28	کیا پیاس تھی جس سے سارا لشکر تڑپا	94
29	کرتے ہیں اہلِ درد ہی چہلم حسینؑ کا	95
30	اک سمت شہیدوں میں غریب الوطنی ہے	95
31	دِل سے نہ ہو درد کم ، حسینؑ کا	95
32	عابد کو دوا اور نہ غذا دیتے ہیں	96
33	رشتہ غمِ سرورؑ سے لگا رکھا ہے	96
34	عابدؑ نہ کبھی رنج و محن سے نکلا	96
35	منقوش ہے دل پر مرے نامِ حیدرؑ	97

Presented By: ShianeAli.com

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
36	حُرؑ کو شبیرؑ نے کیا رَن کی اجازت دے دی	97
37	جب حُرؑ کا گنہ شاہِ اُمم نے بخشا	97
38	سبطِ ختم الانبیاء کو کیوں نہ روئیں اہلِ داد	98
39	اصغرؑ کے لئے شغلِ فغاں رکھتے ہیں	98

رباعی

جس کی عینِ حرمِ حق میں ولادت ہوجائے

کیوں نہ وہ قبلۂ اربابِ ارادت ہوجائے

اُس کی خود اپنی عبادت کی ادا کیا ہوگی

جس کے چہرے پہ نظر کرنا عبادت ہوجائے

میر انیسؒ

اے اہلِ عزا ، عزا کے دِن آ پہنچے

غم کی راتیں ، بکا کے دن آ پہنچے

فریاد کہ فاطمہؑ کی بستی اُجڑی

آبادیٔ کربلا کے دن آ پہنچے

Presented By: ShianeAli.com

Page	مصرعہ اولیٰ	نمبر شمار
98	جس روز کہ ہو اذا السّمآءُ انشقّت	40
99	حیدرؑ کی عطا پہ ھَل اَتیٰ شاھد ہے	41
	اے بادشہِ کون و مکاں اَور رکنی	42
	یہ لوگ ہیں دنیا کو جگانے والے	43

رباعی

دنیا سے چلا لے کے جو نام حیدرؑ
جنت کو چلا بھر سلامِ حیدرؑ
روکا جو رقیبوں نے تو رضواں نے کہا
آنے دو اِسے یہ ہے غلامِ حیدرؑ

حکیم عارفؔ اکبر آبادی مرحوم

دِل ، دِل سے مِلایا ہے ابو طالبؑ نے
کیا رنگ جمایا ہے ابو طالبؑ نے
اُس عقد کے بارے میں بھی کچھ لب کھولو
جو عقد پڑھایا ہے ابو طالبؑ نے

(بشکریہ سوز خواں خورشید حیدر نقوی)

Presented By: ShianeAli.com

کلیمِ آلِ عبا شاہد نقوی

مداحِ پنجتنؑ کا دَم بھرتے ہیں
دنیا کی مصیبتوں سے کب ڈرتے ہیں
ہے چادرِ تطہیر کا سایہ ہم پر
شبیرؑ کا مرثیہ پڑھا کرتے ہیں

کلیمِ آلِ عبا شاہد نقوی

ایمان کی تصویر نظر آتی ہے
قرآن کی تفسیر نظر آتی ہے
اللہ! تیرے گھر کی فضا اے زہراؑ
تطہیر ہی تطہیر نظر آتی ہے

(خواجۂ خواجگاں غریب نواز سیّد معین الدین حسن حسنی حسینی سنجری چشتی اجمیریؒ)

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ
دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سر داد نہ داد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ

(بشکریہ سوز خواں ڈاکٹر محتشم نقوی و ڈاکٹر عامر نقوی)

Presented By: ShianeAli.com

جوشؔ ملیح آبادی

کیا صرف مسلمانوں کے پیارے ہیں حسینؑ؟

چرخِ نوعِ بشر کے تارے ہیں حسینؑ
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

رباعی

بے حبِ حسینؑ دین و ایماں ہیں تباہ
بے الفتِ آلؑ ہے عبادت بھی گناہ
ہے آلِؑ رسولؐ کی مودّت واجب
"لا اَسئَلُکُم عَلَیہِ اَجراً" ہے گواہ

رباعی

میدان میں جب آئے شہِؑ عرش پناہ
بولا ابنِ سعد کیجیے بیعت ، یا شاہؑ
منہ پھیر کے تب غصے سے سَروَرؑ نے کہا
لا حَولَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ

(بشکریہ سوز خواں رضی باقر زیدی و صفدر حسین زیدی)

Presented By: ShianeAli.com

رباعی

لاکھوں شہِؑ مشرقین کہنے والے
اسلام کا نورِ عین کہنے والے
قاتل کا ملے گا نام لیوا نہ کوئی
موجود ہیں یا حسینؑ کہنے والے

خواجہ معین الدین چشتیؒ

کارے کہ حسینؑ اختیارے کردی
در گلشنِ مصطفیٰؐ بہارے کردی
از ہیچ پیمبرےؑ نیاید ایں کار
واللہ کہ اے حسینؑ تو کارے کردی

مرزا دبیرؒ

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے
روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے مزارِ حیدرؑ
یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سیّد اختر حسین / کوئٹہ)

Presented By: ShianeAli.com

صوفی عبدالغفار وارثی / ثروت اصغر آبادی

عالی نسب و نیک سیَر والا جاہ
ہیں جنکی شجاعت کے ملائک بھی گواہ
شبیرؑ اور اک فاسقِ دیں کی بیعت !
لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

میر انیسؒ

مظلوم نہ شاہِؑ بحر و بر ، سا ہوگا
مینہ تیروں کا یوں کسی پہ برسا ہوگا!؟
پیاسے رہے کربلا میں جس طرح حسینؑ
یوں گبر بھی پانی کو نہ ترسا ہوگا

("گبر" وہ آتش پرست جس کیلئے پانی پینا حرام ہو)

رباعی

حیدرؑ کی فضیلت کا بیاں ہے اب تک
تاریخِ زمانہ نگراں ہے اب تک
جس در سے گئیں بنتِ اسدؑ کعبہ میں
دیوار میں اُس در کا نشاں ہے اب تک

Presented By: ShianeAli.com

رباعی

حاصل جسے آقا کی حضوری ہوجائے
دنیا کے غم و رنج سے دُوری ہوجائے
اے صلِ علیٰ مجلسِ پُر نورِ حسینؑ
ناری بھی یہاں آئے تو نوری ہوجائے

میر انیسؒ

بلبل کو گل پسند گلوں کو ہوا پسند
ہم بو ترابیوں کو ہے خاکِ شفا پسند
یہ اپنی اپنی وضع ہے اے ساکنانِ دوست
تم کو ارم پسند ہمیں کربلا پسند

رباعی

حکم حاکم ہے کسی کا نہ رہے سَر باقی
آج دنیا میں نہ حیدرؑ کا رہے گھر باقی
وہ رہِ حق پہ مٹے پَر نہ مِٹا دَر اُن کا
لفظ "حیدر" یہ بتاتا ہے کہ ہے دَر باقی

(بشکریہ سوز خواں سیّد انصار حسین زیدی)

Presented By: ShianeAli.com

میر انیسؔ

مرجائے جو فرزند تو کیا چارا ہے
ہاں مرگ ، علاجِ دلِ صد پارا ہے
اصغرؑ کو لٹا قبر میں کہتے تھے حسینؑ
آرام کرو اب یہی گہوارہ ہے

میر انیسؔ

میدان میں کوئی جانے والا نہ رہا
اور کوئی گلا کٹانے والا نہ رہا
جو مارا گیا اس کو اُٹھا لائے حسینؑ
شبیرؑ کا کوئی لانے والا نہ رہا

زاہد فتح پوری

رُکتے ہوئے دریا کو روانی دیدی
اسلام کو اکبرؑ کی جوانی دیدی
تھا دشمنِ نبیؐ نزع میں تو نے شبیرؑ
جاں دیکے حیاتِ جاودانی دیدی

(بشکریہ سوز خواں سیّد معشوق علی رضوی)

Presented By: ShianeAli.com

رباعی

دس دن یہ وہ ہیں کہ نوحہ گر ہیں زہراؑ
تھامے ہوئے ہاتھوں سے جگر ہے زہراؑ
کیا بیٹھے ہو سَر پہ خاک اڑاؤ لوگو
کل شام سے کھولے ہوئے سَر ہے زہراؑ

رباعی

ماں کہتی تھی کیا ملال جھیلے ہوں گے
بہنیں نہیں ہیں ساتھ کس کے کھیلے ہوں گے
یہ رات اندھیری اور ڈراؤنا جنگل
اصغرؑ میرے قبر میں اکیلے ہوں گے

رباعی

حیرت میں ہوں کیوں جہان میں آیا پانی
دریا میں ہے کس لئے سمایا پانی
اب لاکھ برس ابر برسے تو کیا
شبیرؑ نے مرتے دَم نہ پایا پانی

(بشکریہ مولانا خورشید عابدو ثروت مسعود برادران)

Presented By: ShianeAli.com

رباعی

پھر چاند محرم کا نظر آیا ہے
پھر جوش پر ابرِ چشمِ تر آیا ہے
کیا خوب نصیب ہیں عزاداروں کے
فرزندِ رسولؐ اُن کے گھر آیا ہے

راغبؔ مراد آبادی

غیروں سے بھی کیا فیض کوئی پاتا ہے؟
اپنا ہی تو اپنوں پہ ترس کھاتا ہے
درپیش ہو جب بھی کوئی مشکل راغبؔ
بے ساختہ لب پہ یا علیؑ آتا ہے

رباعی

کیا پیاس تھی جس سے سارا لشکر تڑپا
کیا زخمِ سِناں تھا جس سے اکبرؑ تڑپا
مچھلی بھی نہ تڑپے کبھی یوں خشکی میں
جس طرح سے تیر کھا کے اصغرؑ تڑپا

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سردار عباس محشرؔ و مختار حسین)

Presented By: ShianeAli.com

مولانا ظہور الحسن درسؔ

کرتے ہیں اہلِ درد بھی چہلم حسینؑ کا
ہے قدسیوں میں آج ترنم حسینؑ کا
کہتے ہیں مجھ سے لوگ کہ کیوں مولوی ظہورؔ
کرتے نہیں ہو ذکر یہاں تم حسینؑ کا

================

اک سمت شہیدوں میں غریب الوطنی ہے
اک سمت لعینوں میں شقاوت کی ٹھنی ہے
سب جانتے ہیں ظہورؔ رتبہ ان کا
سادات ہیں اور فوجِ حسینؑ و حسنی ہے

================

دِل سے نہ ہو درد کم ، حسینؑ کا
بڑھتا رہے روز غم ، حسینؑ کا
شاداب رہیں یہ اہلِ مجلس سارے
پڑھتے رہیں ظہورؔ بھی چہلم حسینؑ کا

(بشکریہ حضرتِ مولانا اصغرؔ درس و حکیم اکبرؔ درس)

Presented By: ShianeAli.com

میر انیسؒ

عابد کو دوا اور نہ غذا دیتے ہیں
سوتا ہے تو زنجیر ہلا دیتے ہیں
سادات کو قید اِس مہینے میں کیا
قیدی کو محرم میں چھڑا دیتے ہیں

رباعی

رشتہ غم سرورؑ سے لگا رکھا ہے
بجز پنجتنِؑ پاک کے ، کیا رکھا ہے
ہم مر گئے ہوتے غم سرورؑ کی قسم
اِس مرثیہ خوانی نے جِلا رکھا ہے

رباعی

عابدؑ نہ کبھی رنج و محن سے نکلا
نکلا بھی تو بس شکر دہن سے نکلا
بیمار نے پہنی جونہی کالی پوشاک
سب نے جانا کہ ہے یہ چاند گہن سے نکلا

(بشکریہ الحاج فائق حسین رضوی برادران و محمد عباس)

Presented By: ShianeAli.com

باقرؔ شاہ جہاں پوری

منقوش ہے دل پر مرے نامِ حیدرؑ
اللہ کے گھر میں ہے قیامِ حیدرؑ
باقرؔ مجھے کیوں عرصۂ محشر کا ہو خوف
میں روزِ ازل سے ہوں غلامِ حیدرؑ

رباعی

حرؑ کو شبیرؑ نے کیا رن کی اجازت دے دی
نار کو نور کیا اور شہادت دے دی
کیا سخاوت ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کی واللہ
جام کوثر کا دیا رہنے کو جنت دے دی

رباعی

جب حرؑ کا گنہ شاہِؑ اُمم نے بخشا
قطرے کو شرف بحرِ کرم نے بخشا
گردُوں سے ندا آئی کہ اے سبطِ نبیؐ
بخشا جسے تو نے اسے ہم نے بخشا

(بشکریہ شاعر و سوز خواں الیاس دھولپوری و شفیق عابدی)

Presented By: ShianeAli.com

کھیعص

سبطِ ختم الانبیاء کو کیوں نہ روئیں اہلِ داد
جن کے مرنے کا رہے گا غُل الیٰ یومِ التّناد
ایسے شاہد کی شہادت کا تو حق بھی ہے گواہ
آیا ہے قرآن میں بھی کاف ، ہا ، یا ، عین ، صاد

رباعی

اصغرؑ کے لئے شغلِ فُغاں رکھتے ہیں
مرقد میں اُنہیں شاہؑ زماں رکھتے ہیں
چلّاتی ہیں بانوؑ کہ ہے سُونا جنگل
حضرتؑ مرے بچے کو کہاں رکھتے ہیں

رباعی

جس روز کہ ہو اِذالسَّمَاءُ انشَقَّت
ظاہر ہوں مَعَانیٔ نُجُومُ انکَدَرَت
بابا سے کہیں گی فاطمہؑ ، یاحضرتؐ
اولاد مری بِاَیِّ ذَنبٍ قُتِلَت

(بشکریہ سوز خواں زاہد حسین و مظفر حسین زیدی)

Presented By: ShianeAli.com

رباعی

حیدرؑ کی عطا پہ ھَلْ اَتیٰ شاھد ہے
اور تیغ زنی پہ لافتیٰ شاھد ہے
کعبے میں ولادت کے پیمبرؐ ہیں گواہ
مسجد کی شہادت پہ خدا شاھد ہے

میر انیسؔ

اے بادشہِؑ کون و مکاں اَدرِکنی
اے عقدہ کُشائے دو جہاں ادرکنی
اب تنگ ہے دشمنوں کے ہاتھوں سے انیسؔ
یا حضرتِ صاحبُ الزماں ادرکنی

(بشکریہ سوز خواں ناصر عباس نقوی و مجاہد علی زیدی)

استاد اخترؔ انصاری اکبر آبادی

یہ لوگ ہیں دنیا کو جگانے والے
یہ دشتِ بلا ہے اور زمانے والے
اے وسعتِ کونین سمٹ کر آجا
آئے ہیں محمدؐ کے گھرانے والے

(بشکریہ سوز خواں حُسین احمد رضوی مدظلہٗ مقیم گھارو)

Presented By: ShianeAli.com

سوز

Page	مصرعہ اولیٰ	نمبر شمار
104	ہر دَور کے نقیب ہیں قرآن واہلِ بیتؑ	1
104	بندہ ہزار سال عبادت اگر کرے	2
105	مریم سے بتولؑ کو رتبہ سوا ملا	3
105	چشم نبیؐ کے خواب کو کہتے ہیں سیّدہ	4
106	کیا پیشِ خدا صاحبِ توقیر ہے زہراؑ	5
106	اے روزہ دار دو آہ وبکا کے یہ روز ہیں	6
107	شریکِ صبر شہِ مشرقین ہیں زینبؑ	7
107	جرأت میں علیؑ صبر میں شبیرؑ ہیں زینبؑ	8
108	جب وطن سے کوچ کی مسلمؑ کے تیاری ہوئی	9
108	کسی نے کوفے کے رستے میں دی یہ شہؑ کو خبر	10
109	خیمے دریا پہ کئے جب کہ شہِؑ والا نے	11
109	تسبیح فاطمہؑ جو ادا کی امامؑ نے	12
110	ہُوا جو شاہؑ کے لشکر میں قحط پانی کا	13
110	جب نہ اعداء سے کسی طرح صفائی ٹھہری	14
111	جب رات عبادت میں بسر کی شہِ دیں نے	15
111	جب آئی صبح قتلِ امامِ فلک وقار	16
112	جب تھوڑی رات قتل کی میداں میں رہ گئی	17

Presented By: ShianeAli.com

Page	مصرعۂ اولیٰ	نمبر شمار
112	عاشور کی جو رات تھی محشر صفات تھی	18
113	جب بانوؑ نے رَن کی علی اکبرؑ کو رِضا دی	19
113	برچھی کی اَنی جب لگی اکبرؑ کے جگر میں	20
114	حسینؑ جب کہ چلے بعدِ دوپہر رن کو	21
114	اقربا کٹ گئے جب شاہؑ کے باری باری	22
115	عصر کا وقت ہے مونس ہیں نہ یاور باقی	23
115	کام آئے رفقا شاہؑ کے جب میداں میں	24
116	اے عزیزو کیا بیاں ہو ماجرائے اہلبیتؑ	25
116	کارواں سالارِ من جب کاروانِ کربلا	26
117	قریبِ کوفہ جو رانڈوں کا قافلہ آیا	27
117	ریتی پہ برچھی کھائے پڑا تھا جو نورِ عین	28
118	عباسؑ نے فرمایا کہ گھبراؤ نہ جانی	29
118	جب نوجواں کی لاش نہ پائی حسینؑ نے	30
119	شہِ مظلوم سے عباسؑ نے جس دَم عَلم پایا	31
119	نکلے خیمے سے جو ہتھیار لگائے عباسؑ	32
120	شور ہے شام کے لشکر میں کہ عباسؑ آئے	33
120	جب مشک بھر کر نہر سے عباسِؑ غازی گھر چلے	34
121	شبّرؑ کا ماہ رُو تھا جلالت میں لاجواب	35

Presented By: ShianeAli.com

نمبر شمار	مصرعہ اولیٰ	Page
36	آشنا بحر صداقت کا حسینؑ ابنِ علیؑ	121
37	جب چمن خاک میں اکبرؑ کی جوانی کا ملا	122
38	یارب صغیر سن میں کوئی بے پدر نہ ہو	122
39	عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے	123
40	رُلا رہی ہے دِلوں کو لٹی ہوئی سرکار	123
41	بے چین تھی صغرؑا جو فراقِ پدری سے	124
42	دولہا بنا جو بانوؑ کے سرورؑ کا بے زباں	124
43	اصغرؑ کی لاش جب کہ اٹھائی حسینؑ نے	125
44	جب ظہر تک حسینؑ بہتّر کو رو چکے	125
45	تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پئیں	126
46	کہتی تھی بانوؑ اصغرؑ جانی کب تم گھر میں آؤ گے	126
47	جب رَن میں زخمی ہو گئے سلطانِ بحر و بر	127
48	کربلا سے جب حسینیؑ قافلہ لوٹا ہُوا	128
49	شبیرؑ کو خالق نے سکینہؑ جو عطا کی	129
50	جب یزید اپنے گناہوں سے پشیماں ہُوا	129
51	جب ذوالفقار ماتم اصغرؑ میں رو چکی	130
52	سرہانے لاشۂ حُرؑ کے یہ طعن شمر نے کی	130
53	ایک اک کر کے بچھڑتے تھے جب انصارِ حسینؑ	131

Presented By: ShianeAli.com

Page	مصرعہ اولیٰ	نمبر شمار
132	نکلے حرم کے اونٹ جو مقتل کی راہ سے	54
132	یہ کون سی مستورہ ہے کیا مانگ رہی ہے	55
133	علیؑ کی بیٹیاں زنداں میں جب اسیر ہوئیں	56
133	شمر سفاک نے، یہ حضرتِ زینبؑ سے کہا	57
134	سجادؑ کو بلوایا دوبارہ جو شقی نے	58
134	عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا کلام	59
135	سکینہؑ قید ہو کر شام کے زنداں میں جب آئی	60

Presented By: ShianeAli.com

ہر دَور کے نقیب ہیں قرآن و اہلِ بیتؑ
انسان کا نصیب ہیں قرآن و اہلِ بیتؑ
اللہ کے قریب ہیں قرآن و اہلِ بیتؑ
محبوبؐ کے حبیب ہیں قرآن و اہلِ بیتؑ
حق اہلِ بیتؑ کا ہے خدا کی کتاب پر
لاکھوں دُرود آلِ رسالت مآبؐ پر

(بشکریہ سوز خواں و شاعر تہذیب ، نیر و سکندر زیدی برادران)

بندہ ہزار سال عبادت اگر کرے
اور زر بقدرِ کوہِ اُحد راہِ حق میں دے
حج بھی پیادہ پا جو ہزار اُس نے ہوں کئے
اور بے گناہ قتل ہو وہ ظلم و جور سے
حُبِّ علیؑ کی مے نہیں گر دل کے جام میں
جنت کی بُو نہ پہنچے گی ہرگز مشام میں

(بشکریہ سوز خواں اسد نقوی برادران و سیّد تنویر حیدر)

Presented By: ShianeAli.com

مریمؑ سے بھی بتولؑ کو رتبہ سوا ملا
بابا اُسے رسولؐ سا خیر الوریٰ ملا
بیٹا ہر اک شہیدِ رہِ کبریا ملا
شوہر ملا تو خلق کا عقدہ کُشا ملا

ہر ایک اپنے مرتبے میں انتخاب ہے
زہراؑ ہے بے مثال علیؑ لاجواب ہے

(بشکریہ سلام و نوحہ خواں افتخار علی پیارے خاں)

چشمِ نبیؐ کے خواب کو کہتے ہیں سیّدہ
عِصمت کے آفتاب کو کہتے ہیں سیّدہ
قرآن کے جواب کو کہتے ہیں سیّدہ
منہ بولتی کتاب کو کہتے ہیں سیّدہ

یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیۂ تطہیر بن گئی

کیا پیشِ خدا صاحبِ توقیر ہے زہراؑ
اُمّ الحسنؑ و مادرِ شبیرؑ ہے زہراؑ
خاتونِ جناں مالکِ تطہیر ہے زہراؑ
سَر تا بہ قدم نور کی تصویر ہے زہراؑ
شوہر کو جو پوچھو تو شہنشاہِؑ عرب ہے
بیٹی ہے نبیؐ کی یہ حَسَب ہے وہ نَسَب ہے

(بشکریہ سوز خواں عزیز حیدر جلالوی و نادر حسین جارچوی)

اے روزہ دارو آہ و بکا کے یہ روز ہیں
سادات پر نزولِ بلا کے یہ روز ہیں
سَرتاجِ اوصیا کی عزا کے یہ روز ہیں
تم سے وداعِ شیرِ خدا کے یہ روز ہیں
زخمی ہوا امامؑ تمہارا نماز میں
ظالم نے روزہ دار کو مارا نماز میں

Presented By: ShianeAli.com

شریکِ صبرِ شہؑ مشرقین ہیں زینبؑ
کہ عین ، فاطمہؑ کی نورِ عین ہیں زینبؑ
دلِ محمدؐ و حیدرؑ کا چمن ہیں زینبؑ
خدا کی راہ میں بالکل حسینؑ ہیں زینبؑ
حسینؑ مردِ رہِ انقلاب ہیں گویا
یہ عورتوں میں عمل کی کتاب ہیں گویا

(بشکریہ سوز و سلام خوان محمد عباس جارچوی)

جرأت میں علیؑ صبر میں شبیرؑ ہیں زینبؑ
شمشیرِ فصاحت دمِ تقریر ہیں زینبؑ
بنتِ شہِؐ وَالشَّمس کی تنویر ہیں زینبؑ
گھر لٹنے پہ بھی صاحبِ توقیر ہیں زینبؑ
شبیرؑ کے مقصد کی نگہبان یہی ہیں
افسانۂ اسلام کا عنوان یہی ہیں

Presented By: ShianeAli.com

جب وطن سے کوچ کی مسلمؑ کے تیاری ہوئی
خانۂ آلِؑ عبا میں گریۂ و زاری ہوئی
دونوں بیٹوں کی جو رخصت ماں سے یکباری ہوئی
حرف زن شوہر سے اپنے یوں وہ دُکھیاری ہوئی

ایک تو داغِ فراق اپنا دیئے جاتے ہو تم
دوسرے میرے کلیجوں کو لئے جاتے ہو تم

(بشکریہ سوز خواں سیّد اعجاز حسین شیداؔ)

کسی نے کوفے کے رستے میں دی یہ شہؑ کو خبر
کہ قتل ہوگئے مسلمؑ اور اُن کے دونوں پسر
نہ جائیں آپ بھی اُس سمت کو تو ہے بہتر
تب اُس سے کہنے لگے رو کے شاہِؑ جنّ و بشر

اجل رسیدہ منم می رَوَم بہ کرب و بلا
گذشت نوبتِ مسلمؑ رسید نوبتِ ما

(بشکریہ سوز خواں و سلام خواں ذکی عابدی و منور عابدی)

Presented By: ShianeAli.com

خیمے دریا پہ کئے جب کہ شہِؑ والا نے
گھیرا شبیرؑ کو تب فوجِ ستم آرا نے
لبِ دریا پہ اُترنے نہ دیا اعدا نے
فوجِ اعدا سے یہ شبیرؑ لگے فرمانے
یہ بھی دو چار دن اب ہم پہ گزر جائیں گے
گر رِضا حق کی ہے تو پیاسے ہی مر جائیں گے

(بشکریہ نوحہ و سوز خواں ناظم حسین و مشہود رضا / لاہور)

تسبیحِ فاطمہؑ جو ادا کی امامؑ نے
جاسوس نے خبر یہ کہی آکے سامنے
کی سیر گھاٹ کی اِس دَم غلام نے
آبِ رواں بھی بند کیا فوجِ شام نے
فوجِ خدا کو نہر سے دوری نصیب ہے
شہؑ بولے کیا مضائقہ کوثر قریب ہے

Presented By: ShianeAli.com

ہوا جو شاہؑ کے لشکر میں قحط پانی کا
عجیب حال ہوا فاطمہؑ کے جانی کا
کبھی خیال تھا اکبرؑ کی نوجوانی کا
کبھی ملال تھا اصغرؑ کی بے زبانی کا
کبھی بہن کے لئے بے قرار ہوتے تھے
کبھی سکینہؑ کا منہ دیکھ دیکھ روتے تھے

(بشکریہ سوز خواں محسن حسین امروہوی و کرار حسین زیدی)

جب نہ اعداء سے کسی طرح صفائی ٹھہری
صبح عاشورِ محرم کو لڑائی ٹھہری
پوچھا زینبؑ نے کہ کیا اے مرے بھائی ٹھہری
شہؑ نے فرمایا بہن تم سے جدائی ٹھہری
آج پیاروں سے ملاقات غنیمت جانو
اے بہن آج کی یہ رات غنیمت جانو

Presented By: ShianeAli.com

جب رات عبادت میں بسر کی شہِؑ دیں نے
سجدے میں مہم عشق کی سَر کی شہِؑ دیں نے
دیکھا جو سفیدی کو سحر کی شہِؑ دیں نے
مڑ کر رُخِ اکبرؑ پہ نظر کی شہِؑ دیں نے
فرمایا سحر قتل کی ظاہر ہوئی بیٹا
اب اُٹھ کے اذاں دو کہ شب آخر ہوئی بیٹا

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سیّد شیدا حسن زیدی)

جب آئی صبح قتلِ امامِ فلک وقار
زینبؑ اُٹھا کے ہاتھ یہ کہتی تھیں بار بار
پردیسیوں پہ رحم کر اے میرے کردگار
کیونکر جیوں گی بھائی سے چُھٹ کر میں سوگوار
سارا جہاں سیاہ ہے چشم پُر آب میں
سَر ننگے میں نے دیکھا ہے اماں کو خواب میں

(بشکریہ سوز و سلام خواں نازش مرزا)

Presented By: ShianeAli.com

جب تھوڑی رات قتل کی میداں میں رہ گئی
اور الفراق آکے صبا رن میں کہہ گئی
ہمشیر شاہِؑ دیں کی فلک پر نگہ گئی
مہندی لہو کی دیدۂ پُرنم سے بہہ گئی
جوں جوں گھڑی جُدائی کی نزدیک ہوتی تھی
منہ ڈھانپ ڈھانپ زینبؑ ناشاد روتی تھی

(بشکریہ سوز خواں وصی حیدر ، ساجد و محمود علی برادران)

ڈاکٹر پروفیسر عاصیؔ کرنالی

عاشور کی جو رات تھی محشر صفات تھی
بے کس مسافروں پہ قیامت کی رات
فوجِ شقی لگائے ہوئے اپنی گھات تھی
مسدود تین روز سے راہِ فُرات تھی
کہتی تھی یہ سکینہؑ ، ترس ہم پہ کھایئے
مرتے ہیں ہم ، چچا ہمیں پانی پلایئے

Presented By: ShianeAli.com

جب بانوؑ نے رَن کی علی اکبرؑ کو رِضا دی
اُس غازی کو مرنے کی نہایت ہوئی شادی
خیمے سے نکل باپ کو جینے کی دعا دی
اور پاؤں پہ گردن ، شہِؑ بے کس کے جھکا دی
شہؑ بولے کہ ہم سمجھے ، جو ہے دھیان تمہارا
پیارے مِرے اللہ نگہبان تمہارا

(بشکریہ سوز خواں کرار حسین تقویؒ و عباس صاحب)

برچھی کی اَنی جب لگی اکبرؑ کے جگر میں
اور مَر گیا دَم توڑ کے آغوشِ پدر میں
شہؑ نے کہا کس طور تجھے لے چلوں گھر میں
بازو میں نہ طاقت ہے نہ قوت ہے جگر میں
لے جانا تِری لاش کا دشوار ہے بیٹا
سَر اپنا بھی تن پر یہ مجھے بار ہے بیٹا

(بشکریہ سوز خواں سیّد دُرِ حسن جعفری و حیدر علی زیدی)

Presented By: ShianeAli.com

حسینؑ جب کہ چلے بعدِ دوپہر رن کو
نہ تھا کوئی کہ جو تھامے رکابِ توسَن کو
حسینؑ چپکے کھڑے تھے جُھکائے گردن کو
سکینہؑ جھاڑ رہی تھیں قبا کے دامن کو
نہ آسرا تھا کوئی شاہِؑ کربلائی کو
فقط بہن نے کیا تھا سوار بھائی کو

(بشکریہ سوز خواں سیّد غلام عباس تقوی محمد نقی امروہوی)

اقربا کٹ گئے جب شاہؑ کے باری باری
اور عدم چلنے کی اُس شاہؑ نے کی تیاری
خیمہ کا پردہ اٹھا زین العباؑ اک باری
دیکھ مقتل کی طرف کرنے لگے یوں زاری
خلد کے کوچ میں ہم کو نہیں بلواتے ہو
قافلے والو ہمیں چھوڑے چلے جاتے ہو

Presented By: ShianeAli.com

سیّد علی مقدس رضوی

عصر کا وقت ہے مونس ہیں نہ یاور باقی

نہ تو قاسمؑ ہیں نہ عباسؑ نہ اکبرؑ باقی

حد ہے یہ اب نہیں چھ ماہ کا اصغرؑ باقی

حیف ہے رہ گئے تنہا برے سرورؑ باقی

سجدے میں اور ستم یہ تہِ افلاک ہوا

مومنو خاتمۂ پنجتنِؑ پاک ہوا

(بشکریہ سوز خواں سیّد حسن رضا سنجو فرزند ڈاکٹر علی اوسط رضوی)

کام آئے رفقا شاہؑ کے جب میداں میں

اور اکیلا رہا وہ ماہِ عرب میداں میں

آکے مجرا کیا عباسؑ نے تب میداں میں

رو کے کی عرض کہ ہم جاتے ہیں اب میداں میں

شہؑ نے فرمایا کہ تنہا تو نہ چھوڑے جاؤ

بھائی عباسؑ کمر میری نہ توڑے جاؤ

Presented By: ShianeAli.com

اے عزیزو کیا بیاں ہو ماجرائے اہلبیتؑ
جب رہا وارث نہ کوئی سَر پہ ہائے اہلبیتؑ
اُور لگا لٹنے وہاں عصمت سَرائے اہلبیتؑ
کیا کہوں اُس وقت کی میں ہائے ہائے اہلبیتؑ
پیٹ کر رو رو کے کہتے تھے یہی باشور و شین
ہم کو مت لوٹو لعینو ، ہم ہیں ناموسِ حسینؑ
(بشکریہ سوز خواں سبطِ نبی نقوی و ضمانت نقوی)

کارواں سالار بن جب کاروانِ کربلا
خاک سَر پہ ڈالتا اُس دشتِ ویراں سے چلا
راہ میں اُن بے کسوں سے جب کوئی تھا پوچھتا
کس کے تم ناموس ہو اُور کس کے ہو صاحب عزا
کالے کپڑے وہ دِکھا کر کہتے تھے با اشک و آہ
اِس حسینی قافلے کا مر گیا ہے بادشاہ

قریبِ کوفہ جو رانڈوں کا قافلہ آیا
کھلے سَروں کے تماشے کو سب جہاں آیا
امامِ ہر دو سَرا مثلِ ساربان آیا
زبانِ حال سے کرتا یہی بیاں آیا
نہ ہے طعام میں وہ ذائقہ نہ پانی میں
مزا ملا ہے جو رانڈوں کی سارباںی میں
(بشکریہ سوز و سلام خواں رضا علی کاظمی / اسلام آباد)

نسیم امروہویؒ

ریتی پہ برچھی کھائے پڑا تھا جو نورِ عین
بیٹھے تھے دل کو پکڑے ہوئے شاہِؑ مشرقین
ناگاہ اک کنیز پکاری بہ شور و شین
دم توڑتا ہے پیاس سے بے شیر یاحسینؑ
للہ جلد خیمے میں تشریف لائیے
بانوؑ کا لال روٹھ گیا ہے منائیے

Presented By: ShianeAli.com

عباسؑ نے فرمایا کہ گھبراؤ نہ جانی
بی بی کے پلانے کے لئے لاتے ہیں پانی
رُکنے کے نہیں لاکھ ہوں گر ظلم کے بانی
کیا دل سے بُھلا دیں گے تِری تشنہ دہانی
بے مشک بھرے نہر سے آئیں تو قسم لو
دریا سے ہم آگے کہیں جائیں تو قسم لو

(بشکریہ سوز خواں سیّد حشمت علی زیدی)

جب نوجواں کی لاش نہ پائی حسینؑ نے
ٹھوکر ہر ایک گام پہ کھائی حسینؑ نے
گِر کر زمیں پہ خاک اُڑائی حسینؑ نے
دل تھام کر یہ بات سُنائی حسینؑ نے
آنکھوں سے سُوجھتا نہیں مجھ دلِ ملول کو
اے ظالمو ، دکھا دو شبیہِ رسولؐ کو

(بشکریہ سوز خواں نیر میاں زیدی و حسن مجتبیٰ)

Presented By: ShianeAli.com

شہؑ مظلوم سے عباسؑ نے جس دم عَلم پایا
سریرِ قدر میں وہ ہوگیا جعفرؑ کا ہم پایا
فلک بھی اپنے پیشِ منزلت غازی نے خم پایا
مسافر نے نشانِ منزلِ ملکِ عدم پایا
کہا باغِ اِرم کی بو ابھی سے مجھ کو آتی ہے
اِسی سائے تلے خلدِ بریں کو راہ جاتی ہے

(بشکریہ سوز خواں زوّار حسین و محمود نانجیانی)

نکلے خیمے سے جو ہتھیار لگائے عباسؑ
چڑھ کے رَہوار پہ میدان میں آئے عباسؑ
غُل ہوا مشک و عَلم ساتھ ہیں لائے عباسؑ
ہاں مگر بوند بھی پانی کی نہ پائے عباسؑ
غم ہے پیاسوں کا سجے جنگ کے ہتھیار بھی ہیں
لڑنے بھی آئے ہیں پانی کے طلبگار بھی ہیں

Presented By: ShianeAli.com

میر خلیقؔ

شور ہے شام کے لشکر میں کہ عباسؑ آئے

اور تواتر خبر آئی کہ بہت پاس آئے

پُر غمِ شاہؑ شہیداں سے بصد یاس آئے

بولی تقدیر کہ یہ جنگ اِنہیں راس آئے

بڑھ کے گھوڑے کا شجاعت نے قدم چوم لیا

فتح نے گوشۂ دامانِ عَلَم چوم لیا

(بشکریہ سوز خواں یاور حسین رضوی و میر سخا علی)

جب مشک بھر کر نہر سے عباسِؑ غازی گھر چلے

اِک جامِ کوثر بھر لیا اور خلد سے حیدرؑ چلے

ہمراہ پیغمبرؐ چلے ، حمزہؑ چلے ، جعفرؑ چلے

میداں کا رستہ روکنے کفار کے لشکر چلے

آئی گھٹا سی فوجِ کیں کالے عَلَم کھولے ہوئے

عباسؑ جھپٹے شیر سے تیغِ دو دَم تولے ہوئے

(بشکریہ سوز خواں حکیم سیّد حیدر عباسؒ و شمس الحسن)

Presented By: ShianeAli.com

شبرؑ کا ماہ رُو تھا جلالت میں لاجواب
ابرو تھے ذوالفقار تو چہرہ تھا آفتاب
بھیگی ہوئیں مَسیں خبرِ آمدِ شباب
تیرہ برس کے سِن میں تھے جیسے ابوترابؑ
بہرِ جہاد صورتِ حیدرؑ تنے ہوئے
جنت کے اشتیاق میں دولہا بنے ہوئے

جوشؔ ملیح آبادیؒ

آشنا بحرِ صداقت کا حسینؑ ابنِ علیؑ
مدرسہ درسِ شہادت کا حسینؑ ابنِ علیؑ
معجزہ فکری نجابت کا حسینؑ ابنِ علیؑ
حوصلہ تیری نبوت کا حسینؑ ابنِ علیؑ
جس نے بجھنے دی نہ شمعِ آدمیت ، وہ حسینؑ
سانس جس کے دَم سے لیتی ہے مشیت ، وہ حسینؑ

(بشکریہ قاری و سوز خواں رضا مولائی و محمد علی مولائی)

Presented By: ShianeAli.com

جب چمن خاک میں اکبرؑ کی جوانی کا ملا
پانی پانی کہا اور قطرہ نہ پانی کا ملا
داغ سیدانیوں کو احمدِ ثانی کا ملا
شاہؑ کو کچھ نہ پتہ بانوؑ کے جانی کا ملا
رو رو فرماتے تھے طاقت ہے نہ بینائی ہے
بیٹا مارا گیا اور عالمِ تنہائی ہے
(بشکریہ سوز خواں ظفر حسنین زیدی و سبطِ محمد رضوی)

یارب صغیر سِن میں کوئی بے پدر نہ ہو
بابا کسی کا قتل حضورِ نظر نہ ہو
پردیس میں یتیم کوئی در بدر نہ ہو
بلوے میں کوئی پردہ نشیں ننگے سَر نہ ہو
قیدی ہوئی پدر سے چھٹی بھائی مر گئے
یہ سارے دکھ سکینہؑ کے اوپر گزر گئے
(بشکریہ سوز خواں اقلیم اختر زیدی و عوض علی)

Presented By: ShianeAli.com

عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے
بھائی سے اپنے ہاتھ لبِ نہر دھو چکے
یاں تک کہ قتل، اکبرؑ و اصغرؑ بھی ہو چکے
گودی میں جو پلے تھے وہ مٹی میں سو چکے
گرتے تھے شہؑ ہر ایک تنِ پاش پاش پر
قاسمؑ کی لاش پر کبھی اکبرؑ کی لاش پر

(بشکریہ سوز خواں حسن کاظمی و برادران)

رُلا رہی ہے دِلوں کو لُٹی ہوئی سرکار
نہ پیدلوں کے پَرے ہیں نہ مرکبوں کی قطار
اُجڑ گیا وہ چمن اور خزاں ہوئی وہ بہار
نہ کوئی حاجب و درباں نہ کوئی خدمت گار
مقام ہُو، کا ہے جس جا نگاہ مُڑتی ہے
حضور کے درِ دولت پہ خاک اُڑتی ہے

Presented By: ShianeAli.com

(آنجہانی بابو رام پرشاد بشیرؔ)

بے چین تھی صغرا ؑ جو فراقِ پدری سے
نِت اُٹھ یہی کہتی تھی نسیمِ سحری سے
اے بادِ صبا مرتی ہوں دردِ جگری سے
مِل جائیں تو کہیو مِرے بابا سفری سے
نرگس کی طرح چشم سُوئے در نگراں ہے
جلد آؤ کہ ہستی کا چمن صَرفِ خزاں ہے

نسیمؔ امروہوی

دولہا بنا جو بانوئے ؑ سَرور ؑ کا بے زباں
زینب ؑ بلائیں لینے لگیں ہو کے نیم جاں
منہ چُوم کر جو سب نے دعا دی بصد فغاں
اصغر ؑ کا ہاتھ ماتھے پہ رکھ کر پکاری ماں
لو بی بیو ، اب اپنے کلیجوں کو تھام لو
رخصت طلب ہے اصغرِؑ ناداں سلام لو

(بشکریہ سوز خواں ظفر عباس و انتظام حسین)

Presented By: ShianeAli.com

ریحان اعظمی

اصغرؑ کی لاش جب کہ اٹھائی حسینؑ نے
دیکھی بغور اپنی کلائی حسینؑ نے
پھر لاش آسماں کو دِکھائی حسینؑ نے
تقریر یہ زمیں کو سُنائی حسینؑ نے
لے اے زمین میری امانت سنبھال لے
میں سونپتا ہوں اب تجھے بانوؑ کا لال ، لے

(بشکریہ شاعر ونوحہ خواں مظفر حیدر زیدی بلگرامی)

جب ظہر تک حسینؑ بہتر کو رو چکے
اک دوپہر میں چھوٹے سے لشکر کو رو چکے
قاسمؑ کو رو چکے علی اکبرؑ کو رو چکے
تُربت بنا کے ننھی سی اصغرؑ کو رو چکے
سیدانیوں نے رو کے کہا شور و شین سے
لو اب زمانہ ہوتا ہے خالی حسینؑ سے

(بشکریہ سوز خواں سیّد حسن عباس زیدی / اچھن)

Presented By: ShianeAli.com

تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پئیں
گھوڑے پیئیں ، سوار پیئیں اور شتر پیئیں
جو تشنہ لب جہاں کے ہیں وہ بے خطر پیئیں
یاں تک کہ سب چرند و پرند آن کر پیئیں
کافر بھی گر پیئیں تو نہ تُو منع کیجیو
پر فاطمہؑ کے لالؑ کو پانی نہ دیجیو

(بشکریہ سوز خوان واحد حسین زیدی)

کہتی تھی بانوؑ اصغرؑ جانی کب تم گھر میں آؤ گے
دریا پر سے پی کر پانی کب تم گھر میں آؤ گے
اے میرے جانی یوسفِؑ ثانی کب تم گھر میں آؤ گے
اپنی دکھانے شکل نمانی کب تم گھر میں آؤ گے
سوگ میں تیرے بیٹا میں نے پہنی کفنی کالی ہے
بھورے بالوں والے آجا، جھولا تیرا خالی ہے

(بشکریہ مولانا فخر الحسنین و نذر الحسنین محمدی)

Presented By: ShianeAli.com

جب رَن میں زخمی ہوگئے سلطانِ بحر و بر
شفقت سے ہاتھ گھوڑے کی گردن میں ڈال کر
کہنے لگے حسینؑ کہ آتا نہیں نظر
لے چل مجھے تو اکبرؑ مہ رُو کی لاش پر
اے اسپِ باوفا مِرے دل کو قرار دے
اِس کا صلہ تجھے شہِؑ دُلدل سوار دے

گھوڑا قدم قدم سُوئے مقتل ہُوا رواں
پہنچے نہ شہؑ کے زخموں کو تا صدمۂ تکاں
اک نوجواں کی لاش پہ ٹھہرا وہ بے زباں
بُو سونگھ کر حسینؑ پکارے یہی ہے، ہاں
بیٹھا جو ذوالجناح تو آپؑ اُترے زِین سے
دو ہاتھ کانپتے ہوئے اُٹھے زمین سے

(بشکریہ شاعر و سوز خواں مظاہرؔ نقوی امروہوی)

Presented By: ShianeAli.com

کربلا سے جب حسینیؑ قافلہ لُوٹا ہُوا
بالباسِ ماتمی روتا مدینے کو چلا
دیکھ کر گورِ غریباں اہلبیتِؑ مصطفیٰؐ
فاتحہ پڑھ کر لگے رونے بصد آہ و بکا

بولیں زینبؑ از زمینِ کربلا با شور و شین
سونپ کر تجھ کو چلی ہوں اپنا میں بھائی حسینؑ

اے زمیں تجھ میں علی اصغرؑ مِرا پنہاں ہوا
اے زمیں تجھ میں علی اکبرؑ مِرا پنہاں ہوا
بیاہ کی شب قاسمِ مضطر مرا پنہاں ہوا
عونؑ بھی پنہاں ہوا ، جعفرؑ مِرا پنہاں ہوا

اتنے غم ، میں لے چلی ہوں قتل کے بازار سے
پُر ہُوا دامن ترا کیا کیا دُرِ شہوار سے

(التماسِ سورۃ فاتحہ برائے سوز خواں مشتاق علی خاں)

Presented By: ShianeAli.com

شبیرؑ کو خالق نے سکینہؑ جو عطا کی
زینبؑ کی سی صورت تھی سب اُس ماہ لقا کی
جس دَم دیا گودی میں اُسے لا کے چچا کی
عباسؑ نے ہاتھوں کو اُٹھا کر یہ دعا کی

رکھے تجھے اے لاڈلی اللہ سلامت
دنیا میں رہے سَر پہ ترے شاہؑ سلامت

(بشکریہ سوز خواں ضیاء الحسن و ذاکر حسین برادران)

مرزا دبیرؔ

جب یزید اپنے گناہوں سے پشیماں ہُوا
ہنس کے پہلے صفتِ زخم وہ گریاں ہوا
صبح کاذب کی طرح چاک گریباں ہوا
کل کی شہزادیوں کے چھٹنے کا ساماں ہوا

اک طرف سامنے دربار میں حداد آئے
اک طرف بیڑیاں پہنے ہوئے سجادؑ آئے

(بشکریہ سوز خوان اسد علی زیدی)

Presented By: ShianeAli.com

جب ذوالفقار ماتمِ اصغرؑ میں رو چکی
ننھی سی قبر کھود کے خونبار ہوچکی
بچے کے ساتھ بانوؑ کی قسمت کو رو چکی
کُرتا لہو بھرا ہُوا اشکوں سے دھو چکی

پانی نہ تھا جو شاہؑ چھڑکتے مزار پر
آنسو ٹپک پڑے لحدِ شیر خوار پر

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سردار حسین زیدی / کھیرتل، الور)

سرہانے لاشۂ حُرؑ کے یہ طعن شمر نے کی
سزا محبتِ ابنِ علیؑ کی خوب ملی
تباہ گھر بھی کیا، مفت تو نے جان بھی دی
صدا یہ لاش نے دی دور ہو تو، یاں سے شقی

علیؑ امامِ من است و منم غلامِ علیؑ
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علیؑ

(بشکریہ سوز خواں صابر حسین زیدی / کاروانِ نجف ملیر کراچی)

Presented By: ShianeAli.com

محسنؔ نقوی شہید

ایک اک کرکے بچھڑتے تھے جب انصارِ حسینؑ

آسرا کوئی ضعیفی کا ، کوئی روح کا چین
یہ جواں لاش ، وہ کمسن ، تو اُدھر راحتِ عین
ہچکیاں وہ کسی بچی کی ، کسی ماں کے وہ بَین
زندگی درد سے بس دیدۂ تر جیسی تھی
عصرِ عاشور قیامت کی سحر جیسی تھی

سوگئے جب سبھی اصحاب ، سَرِ دشتِ بلا
اکبرؑ و قاسمؑ و عباسؑ ہوئے شہؑ پہ فدا
کھوگئے عونؑ و محمدؑ ، علی اصغرؑ بھی چلا
آئے مقتل میں حسینؑ ابنِ علیؑ بہرِ وغا
شکر کرتے ، پئے سجدہ کبھی جھک جاتے تھے
سُوئے خیمہ کبھی بڑھتے ، کبھی رُک جاتے تھے

(بشکریہ حسین احمد رضوی سرپرست ناصر العزا / سوز خواں سید شمس الحسن)

Presented By: ShianeAli.com

نکلے حرم کے اونٹ جو مقتل کی راہ سے
بولی سکینہؑ ملتے چلیں لاشِ شاہؑ سے
خوشبو لہو کی آنے لگی قتل گاہ سے
رخصت ضرور چاہئے زہراؑ کے ماہ سے
جی بھر کے آج خانۂ زنداں میں روئیں گے
اب کاہے کو حسینؑ کے سینے پہ سوئیں گے

(بشکریہ سوز خواں سیّد آلِ رسول)

یہ کون سی مستورہ ہے کیا مانگ رہی ہے
اسلام کی خدمت کا صلہ مانگ رہی ہے
ہر صاحبِ غیرت سے رِدا مانگ رہی ہے
پردیس میں مرنے کی دُعا مانگ رہی ہے
افسردہ ہیں افلاک سیہ پوش زمیں ہے
جبریلؑ ذرا دیکھ، یہ زینبؑ تو نہیں ہے

(بشکریہ سوز خواں محمود اختر زیدی / خیرپور)

Presented By: ShianeAli.com

علیؑ کی بیٹیاں زنداں میں جب اسیر ہوئیں

امامؑ زادیاں حاکم کی دستگیر ہوئیں
مصیبتیں حرمِ شاہؑ پر کثیر ہوئیں
غمِ حسینؑ میں سیدانیاں فقیر ہوئیں
کئی دنوں سے میسر نہ آب و دانہ تھا
اندھیری رات تھی ٹوٹا سا قید خانہ تھا

(بشکریہ شاعر و سوز خوان استاد سیّد علی شانؔ اکبر آبادی)

شمرِ سفاک نے، یہ حضرتِ زینبؑ سے کہا

عذر کرتا ہوں کہ اب بخش دو، تم میری خطا
کہا زینبؑ نے کہ، ملعون او بانیٔ جفا
تو نے کاٹا مرے آگے مرے بھائی کا گلا
بعدِ مُردن زجفائے تو اگر یاد کنم
از زمیں دست بروں آرم و فریاد کنم

(بشکریہ سوز خواں سیّد ارشاد حسینؒ، ارشد حسین و برادران)

Presented By: ShianeAli.com

سجادؑ کو بُلوایا دوبارہ جو شقی نے
یہ سنتے ہی بیبیوں کے دھڑکنے لگے سینے
فرمایا بھتیجے سے یہ تب بنتِ علیؑ نے
میں کیا کہوں جو رنج اٹھائے مِرے جی نے
کیا جانیے اب کیا ستم ایجاد کرے گا
بُلوا کے ہمیں کون سی بیداد کرے گا

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سیّد اشتیاقؔ حسین دہلوی)

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا کلام
گزرے قلق زیادہ کہاں تم پہ یا امامؑ
مولاؑ نے تین بار کہا ، شام شام شام
سَر ننگے میرا کنبہ تھا اورؔ گِرد خاص و عام
بیبیوں کے نام لے کے عَدو شاد ہوتے تھے
باباؑ کا سر بھی روتا تھا اورؔ ہم بھی روتے تھے

(بشکریہ سوز خواں محمد الیاس حسین)

Presented By: ShianeAli.com

سکینہؑ قید ہو کر شام کے زنداں میں جب آئی
وہ بچی اُس اندھیرے گھر کی تاریکی سے گھبرائی
مقدر نے عجب آفت کی پہلی رات دِکھلائی
زمیں تو فرش تھی ، سایہ فگن تھا چرخِ مینائی
پھوپھی کے ساتھ رہتی تھی نہ ماں کے پاس سوتی تھی
برہنہ سَر ، کھڑی زنداں کے دروازے پہ روتی تھی

اُدھر سے جو گزرتا تھا اُسے کہتی تھی سنتا جا
میں بے کس قید میں ہوں ایک یہ پیغام ہے میرا
اگر بابا ملیں تجھ کو ، تو یہ کہیو قسم کھا کھا
سکینہؑ پر مصیبت ہے ، خبر لو اے شہِؑ والا
اگر تجھ سے کہیں خیمے میں سوتا چھوڑ آیا ہوں
تو کہیو تو ، درِ زنداں پہ روتا چھوڑ آیا ہوں

(بشکریہ سوز خواں استاد قمر علی خاں مرحوم)

Presented By: ShianeAli.com

سلام

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
1	حسینؑ یوں ہوئے اے مجرئی وطن سے جُدا	141
2	مجرئی جبکہ عیاں ماہِ عزا ہوتا ہے	142
3	ذکرِ شہؑ کر کے محبّوں کو رُلایا میں نے	143
4	کون قائل تھا سلامی کہ جِناں اور بھی ہے	144
5	سلام اُس پر کہ جو لختِ دلِ شیرِ خدا بھی ہے	145
6	مجرئی پیدا ہوا تھا سَم حسنؑ کے واسطے	146
7	زرد چہرہ ہے نحیف و زار ہوں	147
8	بغور سُن لے زمانہ، حسینؑ ایسے تھے	148
9	مجلسوں سے کچھ ملک شیشوں میں بھر کر لے گئے	149
10	حسینؑ ابن علیؑ کا غم دلِ مضطر رہتا ہے	150
11	آیۂ تطہیر کے مقصد کا محور فاطمہؑ	151
12	سلامی جاں گزا ہے رنج و غم خاصانِ دَاور کا	152
13	ہے سلام اُس پہ جو کہتی تھی سدا، ہائے حسینؑ	154
14	گردن جھکی زمین پہ جس دَم امام کیؑ	155
15	وارثِ سیدُ الانام حسینؑ	156
16	دِل میں جس مسلم کے حبِ ساقیٔ کوثر نہیں	157
17	اِس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا حجابِ فاطمہؑ	158

Presented By: ShianeAli.com

Page	مصرعۂ اولیٰ	نمبر شمار
159	کیا مصیبت ہو بیاں بے سَر و سامانوں کی	18
160	کس زباں سے ہو بیاں یہ عز و شانِ اہلبیتؑ	19
162	یہ زیب دیتا تھا کہنا حسینؑ ہی کیلئے	20
163	اِک دور سلامی دنیا کا صدیوں میں ایسا آتا ہے	21
164	جب کوئی تیر ستم سینے پہ کھاتے ہیں حسینؑ	22
165	ہے یہی وقت اِن کا دامن تھام لے	23
166	وہی تو فتح و ظفر کے نشاں اُٹھاتے ہیں	24
167	حق کی منزل کربلا ہے حق کا جادہ کربلا	25
168	باعثِ رشک نہ کیوں حُرؑ کا مقدر نکلے	26
169	جو شب کو دن بنا دیں لعل و گوہر ایسے ہوتے ہیں	27
170	خیالِ کربلا ہے اور میں ہوں	28
171	جو مراتب ہیں محمدؐ کے خدا کے سامنے	29
172	اے مرکزِ ایماں زندہ باد اے صبر کے پرچم زندہ باد	30
173	کربلا کی منزلت ثابت ہے ہر عنوان سے	31
174	بیٹھا ہے مشکلات کے رستے میں ہار کے	32
175	منتظم کعبے کا آ پہنچا صفائی کے لئے	33
176	نظر پڑی جو محمدؐ کی آلؑ کی صورت	34
177	سلسلہ نامِ خدا، جذبۂ ایمانی کا	35

Presented By: ShianeAli.com

Page	مصرعہ اولیٰ	نمبر شمار
178	ہر ایک چیز زمانے کی آنی جانی ہے	36
179	مجرئی مشتاق ہیں قدسی کلام ایسا تو ہو	37
180	ہو سلام اُس پہ جو قیدی بھی ہے بیمار بھی ہے	38
181	ملتفت ہے میری جانب رحمتِ داور کی آنکھ	39
182	حُرّ کی ایسی نہ کسی اور کو تقدیر ملی	40
183	اجل کو ایسی ملی زندگی حسینؑ کے بعد	41
184	خانۂ کعبہ سا کوئی گھر نظر آتا نہیں	42
185	جو شہؑ کے طرفدار یہاں بھی ہیں وہاں بھی	43
187	حفظِ ناموسِ الٰہی، کارِ شمشیرِ حسینؑ	44
188	ذکر ہم کرتے رہیں گے حشر تک شبیرؑ کا	45
189	کبھی فرطِ ادب میں اشک افشانی نہیں جاتی	46
190	شاہوں کا تذکرہ ہے نہ لشکر کی بات ہے	47
191	کہو نہ حاجتِ ذکرِ شہِ ہدیٰ کیا ہے	48
192	سلامی کربلا میں کیا قیامت کی گھڑی ہو گی	49
193	مجرئی جس نے مرے مولاؑ کو پہچانا نہیں	50
194	مری آنکھوں سے یوں اشکِ غمِ سرورؑ نکلتے ہیں	51
195	یہ سلسلہ ہے اٹل دینِ مصطفیٰؐ کیلئے	52
196	اے عزادارانِ سبطِ مصطفیٰؐ جیتے رہو	53

Presented By: ShianeAli.com

Page	مصرعہ اولیٰ	نمبر شمار
197	جہاں بھی ظلمتِ باطل نے سَر اُبھارا ہے	54
198	کس کی ہمت تھی کہ اِس راہ گزر سے گزرے	55
199	چھوڑتا نہیں ہم کو کربلا کا غم تنہا	56
200	خاک جو مرحب و عنتر کو چٹا دیتے ہیں	57
201	دنیا جو دیکھی دِین سے خالی حسینؑ نے	58
202	تیغِ حیدرؑ کی ہے یہ چال الف سے ی تک	59
203	ٹھکرا کے تخت چل دیئے اِس بانکپن کے ساتھ	60
204	کیا ہے بتائیں آپ کو کیا کیا ہمارے پاس	61
205	آجاؤ امامت کی حسیں بارہ دری تک	62
206	زینبؑ کمالِ صانعِ قدرت کا نام ہے	63
208	کچھ بھی بجز آلِ پیمبرؐ نہیں دیکھا جاتا	64
209	کھنچتی ہوئی زمیں پہ جو زنجیر پا چلی	65
210	شاہِ دیں کا نام لیجے خندہ پیشانی کے ساتھ	66
211	کربلا والوں کے جیسے امتحاں ہوتے نہیں	67
212	کھلی ہے تشنہ لبی کی کتاب پانی میں	68
213	مجرئی کہتے تھے شہؑ کچھ نہیں پروا مجھ کو	69
214	مجرئی کہتے ہیں شبیرؑ کا شیدا مجھ کو	70
215	چلی ہے رسمِ صداقت حسینؑ کے گھر سے	71

Presented By: ShianeAli.com

نمبر شمار	مصرعہ اولیٰ	Page
72	کہاں وہ فکرِ دنیا کوئی دامن گیر رکھتے ہیں	216
73	حسینؑ کرب و بلا کو بسا کے سوئے ہیں	217
74	یہ ماتم کی صدا زندہ رکھے گی	218
75	کربلا کی شیر دِل خاتون زینبؑ السلام	219
76	ہر سمت ہے زمانے میں شہرہ، علی اکبرؑ کا	220
77	اہلِ کوفہ نے دغا مسلمؑ سے بے تقصیر کی	221

Presented By: ShianeAli.com

وطن سے جدا / میر انیسؔ

حسینؑ یوں ہوئے اے مجرئی وطن سے جدا
کہ جیسے بلبلِ ناشاد ہو چمن سے جدا
سپاہِ شام سے نکلا جو حرؑ تو بولے ملک
وہ آفتابِ درخشاں ہوا گہن سے جدا
وطن میں پھر کے سفر سے نہ جیتے جی آئے
عجب گھڑی تھی کہ اکبرؑ ہوئے بہن سے جدا
نکالا گردنِ اصغرؑ سے تیر جب شہؑ نے
گلے سے بہنے لگا خوں جدا دہن سے جدا
سکینہؑ مر گئی قیدِ ستم میں گھٹ گھٹ کر
مگر نہ چاند سی گردن ہوئی رسن سے جدا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مفتی جعفر حسینؒ

روحی فداکَ نامِ تو یعسوب و حیدرؑ است
ذکرت عبادتی بہ حدیثِ پیمبرؐ است

(بشکریہ سوز خواں سیّد موسیٰؒ رضا و میر مہدی)

Presented By: ShianeAli.com

میر انیسؔ

مجرئی جبکہ عیاں ماہِ عزا ہوتا ہے
چرخ پہ ماتم شاہِؑ شہدا ہوتا ہے

رونے والوں کا بھی کیا رتبہ ہے سبحان اللہ
جنکے اشکوں کا خریدار خدا ہوتا ہے

دیکھ کر شہؑ کو دمِ نزع جو روئے عباسؑ
پیار سے شاہؑ لگے کہنے یہ کیا ہوتا ہے

کیوں خجل ہوتے ہیں پانی نہ ملا تو نہ ملا
وہ کیا تم نے جو کچھ حق وفا ہوتا ہے

پھیر دیں آنکھیں جو اصغرؑ نے پکاری بانوؑ
دوڑو اے بی بیو دیکھو تو یہ کیا ہوتا ہے

شاہؑ رو دیتے تھے کہتی تھی سکینہؑ جس دم
پیاس سے سینہ میں دم اب تو خطا ہوتا ہے

کہتی تھی خلقِ خدا دیکھ کے عابدؑ کو اسیر
کہیں بیمار بھی رسی میں بندھا ہوتا ہے

تابہ چہلم یہ صدا آتی تھی میداں میں انیسؔ
دیکھیں کب قید سے سجادؑ رہا ہوتا ہے

(بشکریہ علامہ نواب حیدر عابدی)

Presented By: ShianeAli.com

ذکرِ شہؑ کر کے / میر انیسؒ

ذکرِ شہؑ کر کے محبّوں کو رُلایا میں نے
اپنا گھر مجرئی جنّت میں بنایا میں نے

شہؑ نے فرمایا کروں گا نہ گِلا اُمت کا
پانی دو روز نہ پایا، تو نہ پایا میں نے

شاہؑ کہتے تھے کہ پیاسا مِرا مہماں ہُوا قتل
حُرؑ کے مرنے کا عجب رنج اُٹھایا میں نے

آئی آواز علیؑ کی نہ کُڑھو اے بیٹا
آبِ کوثر ترے مہماں کو پلایا میں نے

شہؑ نے فرمایا مِرے بھائی کے بازو کاٹے
اِس پہ بھی ہاتھ نہ اُمّت پہ اُٹھایا میں نے

مارا اکبرؑ کو تو کہتا تھا یہی ابنِ نُمیر
آج تصویرِ محمدؐ کو مٹایا میں نے

شہؑ نے قاصد سے کہا بیٹی کو کیا خط لکھتا
آ کے یاں ایک گھڑی چین نہ پایا میں نے

کہیو صغراؑ سے کہ مشکل ہے وطن میں آنا
اب تو مل مل اِسی جنگل کو بسایا میں نے

Presented By: ShianeAli.com

مرزا دبیرؔ

کون قائل تھا سلامی کہ جِناں اور بھی ہے
کربلا دیکھ کے ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے

صدقے اُس دِل کے جو ہو حبِ علیؑ سے آباد
اُس سے بہتر کوئی دنیا میں مکاں اور بھی ہے

نامِ شبیرؑ پہ بے ساختہ گِریاں ہونا
بعد کلمے کے یہ ایماں کا نشاں اور بھی ہے

برچھیاں مار کے اکبرؑ کو پکارے اعدا
شہؑ سے پوچھو کوئی فرزند جواں اور بھی ہے

لا کے ششماہے کو ہاتھوں پہ پکارے مولاؑ
نذرِ حق کے لئے یہ غنچہ دَہاں اور بھی ہے

بال کھولے ہوئے لاشے پہ جو آئیں زہراؑ
کُھل گیا حُرؑ پہ دَمِ نزع کہ ماں اور بھی ہے

ہتھکڑی بیڑیاں پہنا کے عدو کہتے تھے
دیکھ بیمار ، ابھی طوقِ گراں اور بھی ہے

نیلے رخساروں پہ کانوں سے لہو ہے جاری
گردنِ بالی سکینہؑ پہ نشاں اور بھی ہے

Presented By: ShianeAli.com

حسرت کاظمی نگینوی

سلام اُس پر کہ جو لختِ دلِ شیرِ خدا بھی ہے
نواسہ مصطفےٰؐ کا ، فاطمہؑ کا لاڈلا بھی ہے

سلام اُس پر کہ تکمیلِ نبوت کا جو حاصل ہے
جو خود راہی نہیں ، جادہ نہیں ہے عین منزل ہے

سلام اُس پر کہ جس کا حشر تک پیغام زندہ ہے
لہو دینے سے جس کے غیرتِ اسلام زندہ ہے

سلام اُس پر کہ جس کا فیضِ گوہر بار باقی ہے
وفا زندہ ، محبت سُرخ رُو ، ایثار باقی ہے

خدا فہمی کی کیفیت دلوں پر جس نے طاری کی
سلام اُس پر کہ جو انسانیت کی قدرِ عالی ہے

سلام اُس پر کہ جو انسانیت کی قدرِ اعلیٰ ہے
مشیت نے امامت کے جسے سانچے میں ڈھالا ہے

(بشکریہ سلیم رضا و کلیم رضا اور پروفیسر سیمیں کاظمی)

التماسِ سورۃ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب

آغا سید ضمیر الحسن نجفی و مولانا اظہر حسن زیدی

Presented By: ShianeAli.com

مجرئی پیدا ہُوا تھا / مرزا دبیرؒ

مجرئی پیدا ہوا تھا سمِ حسنؑ کے واسطے
اور بنا خنجر شہِ تشنہ دہن کے واسطے

اے فلک زینبؑ کو تو نے کیوں پھرایا دَر بہ دَر
ماتمِ شبیرؑ کیا کم تھا بہن کے واسطے

بولے عابدؑ اکبرؑ و اصغرؑ تو ہوں شہؑ پر نثار
اور ہم جیتے رہیں رنج و مِحَن کے واسطے

اے فلک انصاف سے تجویز تیری دُور ہے
گردنِ سجادؑ ہو طوق و رَسَن کے واسطے

شمر سے کہتی تھی زینبؑ چھین مت میری رِدا
یہ رِدا رہنے دے بھائی کے کفن کے واسطے

(بشکریہ سوز خواں وقار حسین و مونس حسین زیدی)

وفا کی جان بنا اہلِ دل کی نظروں میں
وہ تشنہ لب ، لبِ دریا جو پیاس رکھتا ہے

(باقرؔ زیدی / لذتِ گفتار / امریکہ)

Presented By: ShianeAli.com

زرد چہرہ ہے / میر انیسؒ

زرد چہرہ ہے نحیف و زار ہوں
ماتمِ سجادؑ میں بیمار ہوں
کہتی تھی زینبؑ دُوہائی یا علیؑ
سَر برہنہ میں سَرِ بازار ہوں
کہتے تھے عابدؑ اُٹھے کیوں کر قدم
اے ستم گارو ، نحیف و زار ہوں
دَم بہ دَم کھینچو نہ میرے ہاتھ کو
پاؤں بڑھ سکتے نہیں ناچار ہوں
میں پیادہ تم ہو گھوڑوں پہ سوار
کس طرح دوڑوں بہت بیمار ہوں

(بشکریہ سوز خواں فیاض حیدر و انیس زیدی)

کرم ، صبر و رِضا کی سلطنت کا نام ہے شبیرؑ
وفا کی آخری سرحد کو ہم عباسؑ کہتے ہیں

(پرویز محب فاضلی)

(بشکریہ سوز خواں غلام حیدر عابدی نوگانوی و مصطفی حسین

Presented By: ShianeAli.com

حسینؑ ایسے تھے / شہیدؔ لکھنوی

بغور سُن لے زمانہ ، حسینؑ ایسے تھے
بقا ، فنا کو بتایا ، حسینؑ ایسے تھے

چھُری کے نیچے وہ خالق سے پیار کی باتیں
اجل کو ہوگیا سکتہ ، حسینؑ ایسے تھے

مخالفت پہ زمانہ تھا اُس طرف لیکن
وہی کیا جو کہا تھا ، حسینؑ ایسے تھے

سپاہِ شام شجاعت کا لوہا مان گئی
دَبے نہ لاکھوں سے تنہا ، حسینؑ ایسے تھے

کمر کو باندھ کے پیری میں جلتی ریتی سے
اُٹھایا بیٹے کا لاشہ ، حسینؑ ایسے تھے

جواں کی لاش اُٹھائی ، بنائی قبرِ صغیر
کہیں بھی عزم نہ بدلا ، حسینؑ ایسے تھے

ہزار شکر کے سجدے شہیدؔ کرتا ہے
بنایا قطرے کو دریا ، حسینؑ ایسے تھے

(بشکریہ مصور و سوز خواں مختار حیدر زیدی)

Presented By: ShianeAli.com

مجلسوں سے کچھ ملک / صفی لکھنوی

مجلسوں سے کچھ ملک شیشوں میں بھر کر لے گئے
لے گئے آنسو خدا جانے کہ گوہر لے گئے

ہم اِسی در کے گدا ہیں ہم اِسی در کے فقیر
بھیک جس در سے فرشتے آکے اکثر لے گئے

دیر سے پہنچے درِ شاہِؑ نجف پر ہم فقیر
ایک عہدہ تھا غلامی وہ بھی قنبرؑ لے گئے

جو نہ لے جانا تھا وہ بھی سب ستمگر لے گئے
شہؑ کا ملبوسِ کہن زینبؑ کی چادر لے گئے

دوپہر میں ایک تن پر زخم کھائے سینکڑوں
ایک دل پر داغ ، شاہِؑ دیں بہتر لے گئے

بغض کیا تھا اشقیاء کو فاطمہؑ کے لال سے
کچھ نہیں تو جھولیوں میں بھر کے پتھر لے گئے

سنگ دل تھے کیا اُنہیں دردِ یتیمی کا قلق
کان سے بالی سکینہؑ کے جو گوہر لے گئے

صفحۂ قرطاس پر چلتے لرزتا ہے قلم
عابدِؑ بیمار کو تا شام کیوں کر لے گئے

Presented By: ShianeAli.com

مولانا محمد مصطفی جوہرؔ اعلی اللہ مقامہ

حسینؑ ابن علیؑ کا غم دلِ مضطر رہتا ہے
بہر عنوان جیسے گھر کا مالک گھر میں رہتا ہے

غمِ شبیرؑ اور حُبِّ علیؑ ہے زندگی اپنی
یہ جذبہ دل میں رہتا ہے، یہ سودا سر میں رہتا ہے

سُنے گا پوچھنے والے طہارت دیدۂ تر کی
یہ آنسو سیدہؑ کے گوشۂ چادر میں رہتا ہے

کسی صورت علیؑ کے دَر پہ رہنے کی جگہ ملتی
یہ خورشیدِ ضیاء گستر اِسی چکر میں رہتا ہے

نکلتا ہی نہیں بغضِ علیؑ دشمن کے سینے سے
یہ مرحب دوسرا ہے جو اِسی خیبر میں رہتا ہے

فراری سے نہ یہ پوچھو کہ آخر بھاگتا کیوں ہے!
یہ پوچھو بھاگنا طے ہے تو کیوں لشکر میں رہتا ہے

کبھی پہلو میں ڈھونڈا اور روتی ہیں ربابؑ اُٹھ کر
یہ عالم رات بھر یادِ علی اصغرؑ میں رہتا ہے

بیانِ معرفت میں صدق سے ہٹتا نہیں جوہرؔ
دماغ اُس کا خیالِ رفعتِ منبر میں رہتا ہے

Presented By: ShianeAli.com

جنابِ فاطمہؑ (مولانا محمد مصطفی جوہرؒ)

آیۂ تطہیر کے مقصد کا محور فاطمہؑ
یعنی شرحِ عظمتِ نورِ پیمبرؐ فاطمہؑ

اِن سے پھیلا دینِ حق اِن سے بڑھی نسلِ رسولؐ
ایک کوثر ہیں علیؑ اور ایک کوثر فاطمہؑ

کشتیٔ دینِ خدا کی ناخدا ثابت ہوئیں
شبرؑ و شبیرؑ جیسے دیں کا لنگر فاطمہؑ

نام ہے تسبیحِ زہراؑ، کام تسبیحِ خدا
ذِکر تیرا ذکرِ حق اللہُ اکبر فاطمہؑ

تیری خدمت میں ہوا فضہ کو قرآں بر زباں
اے لسان اللہ اے ایمان پرور فاطمہؑ

آیۂ تطہیر لکھنے کیلئے تقدیر نے
تیری سیرت کو بنایا اس کا مسطر فاطمہؑ

تو کرے اپنے جنازے کیلئے شب کو پسند
اور تری دختر ہو بلوے میں کھلے سر فاطمہؑ

زہر شبرؑ کو دیا، ٹکڑے جگر کے ہوگئے
پھر گیا شبیرؑ کی گردن پہ خنجر فاطمہؑ

(بشکریہ شاعر و سلام خواں سعید حیدر زیدی سعیدؔ)

Presented By: ShianeAli.com

شمیمؔ امروہوی

سلامی جاں گُزا ہے رنج و غم خاصانِ داور کا
قلق سبطینؑ کا ، زہراؑ کا ، حیدرؑ کا ، پیمبرؐ کا

سدا شہرہ رہے گا جود و خُلق و زورِ حیدرؑ کا
قطار و شیر و انگشتر کا ، دَر کا ، روح کے پَر کا

علیؑ کی تیغ کے دَم سے ہُوا ہر معرکہ فیصل
احد کا ، بدر کا ، صفین کا ، خندق کا ، خیبر کا

یہ پانچوں سورے اے دل ، پنجتنؑ کی شان میں آئے
قمر کا ، شمس کا ، رحمان کا ، مریمؑ کا ، کوثر کا

فدائے شاہؑ ہوکر حُرؑ نے ، کس کس کا شرف پایا
اویسؓ و زیدؓ کا عمارؓ کا سلمانؓ کا بوذرؓ کا

نشاں مٹ کر وفاداری میں کیسا نام نکلا ہے
زہیرؓ و مسلمؓ و وہبؓ و حبیبؓ و حُرِ صفدرؓ کا

غلامِ پنجتنؑ کو ڈر نہیں ان پانچ چیزوں کا
اجل کا ، جاں کنی کا ، قبر کا ، برزخ کا ، محشر کا

مِلا ہے رونے والوں کو ثواب اک آہ کا کیا کیا
صلوٰۃ و صوم کا خمس و زکواۃ و حجِ اکبر کا

Presented By: ShianeAli.com

سوائے تشنگی شبیرؑ کو اک ایک صدمہ تھا

بھتیجوں بھانجوں کا ، بھائی کا ، اکبرؑ کا ، اصغرؑ کا

برابر زخم پر ہے زخم ، شہؑ کے جسمِ اطہر پر

تبر کا ، تیر کا ، تلوار کا ، نیزے کا ، خنجر کا

غضب ہے اِتنے صدمے ایک جانِ خواہرِ شہؑ پر

ردا کا ، قید کا ، بچوں کا ، اکبرؑ کا ، برادر کا

سکینہؑ لے گئی یہ پانچ داغ اِس باغِ عالَم سے

طمانچوں کا ، رَسَن کا ، باپ کا ، عمّو کا ، گوہر کا

تڑپ کے کہتی تھی بانوؑ ، کروں کس کس کا میں ماتم

جواں کا ، طفل کا ، داماد کا ، دختر کا ، شوہر کا

تہِ خنجر امامِ پاک کو کس کس کا دھیان آیا

بہن کا ، بیٹی کا ، بیمار کا ، امت کا ، محشر کا

(بشکریہ سیّد اصغر عباس زیدی فرخ بھائی

اور سوز خواں عزت زیدی و حشمت زیدی برادران)

Presented By: ShianeAli.com

ہائے حسینؑ / راجہ محمود آباد (محبوبؔ)

ہے سلام اُس پہ جو کہتی تھی سدا ، ہائے حسینؑ
ظالموں نے تجھے پانی نہ دیا ، ہائے حسینؑ

علی اکبرؑ نے ترے سامنے برچھی کھائی
قتلِ اصغرؑ ترے ہاتھوں پہ ہُوا ، ہائے حسینؑ

دُکھ پہ دُکھ سہہ کے جسے فاطمہؑ نے پالا تھا
اُس پہ بے دِینوں نے یہ ظلم کیا ، ہائے حسینؑ

نہ رہا کوئی جنازے کا اُٹھانے والا
تنِ زخمی ترا تیروں پہ رَہا ، ہائے حسینؑ

گھوڑے دوڑائے لعینوں نے ترے لاشے پر
جیسے تو سبطِ پیمبرؐ ہی نہ تھا ، ہائے حسینؑ

جَل گئے خیمے چھِنی چادریں سامان لُٹا
بعد تیرے ہوئی ہم پر یہ جفا ، ہائے حسینؑ

جس جگہ خیمۂ زینبؑ تھا وہاں سے اب تک
رات کو آتی ہے کانوں میں صدا ، ہائے حسینؑ

(بشکریہ سوزخواں چوہدری سیّد ساجد حسین زیدی)

علامہ عبدالکریم درسؔ

گردن جُھکی زمین پہ جس دَم امام کی
تُربت ہلی نبی علیہ السلام کی

مہمانِ کربلا کے تنِ پاش پاش پر
دوڑائے گھوڑے ، ٹوٹ پڑی فوج شام کی

پیاسا پڑا ہے ساقیٔ کوثر بُریدہ سَر
امید جس سے سب کو ہے کوثر کے جام کی

یاں اہلِ بیتؑ روتے رہے خوں کی ندیاں
واں نوبتیں بجاتی رہی فوج ، شام کی

حق پر نہ کی حسینؑ نے بیعت یزید کی
عادت تھی اُس لعین کو شُربِ مُدام کی

کھیتی جلی بتولؑ کی ، سادات کٹ گئے
حُرمت تھی جن کی ذات سے بیتُ الحرام کی

کنبہ لُٹا رسول علیہ السلام کا
اُجڑی بہار روضہ دارُ السلام کی

اُس سَر زمیں پہ درسؔ کو تھوڑی سی جا ملے
تُربت ہے جس زمین پہ خیرُ الانامؐ کی

Presented By: ShianeAli.com

بابا ذہین شاہ تاجیؒ

وارثِ سیدُ الانام حسینؑ
تم پہ اللہ کا سلام حسینؑ

سب جوانانِ خلد کے سرور
ہیں امامِ حسنؑ ، امام حسینؑ

کوثر و سلسبیل کے مختار
تشنہ لب اور تشنہ کام حسینؑ

جس کو پیغامِ آخری کہیے
ہیں وہ اللہ کا پیام ، حسینؑ

راکبِ دوشِ صاحبِؐ معراج
اللہ اللہ ترا مقام حسینؑ

قدرتِ انتقام تھی پھر بھی
نہ لیا تو نے انتقام حسینؑ

روح کی تازگی ہے تیری یاد
دل کی تسکین تیرا نام حسینؑ

تیرا بندہ ذہینؔ تاجی ہے
تاجور ہیں ترے غلام ، حسینؑ

Presented By: ShianeAli.com

نسیمؔ امروہوی

دِل میں جس مسلم کے حبِ ساقیٔ کوثر نہیں
پھول ہے خوشبو نہیں آئینہ ہے جوہر نہیں
مان لوں، کیوں کر نبیؐ کو اور انسانوں کی مثل
جسم ہے سایہ نہیں شکلِ بشر ہے خر نہیں
چھوڑ کر عترتؑ کو لے بھی لیں اگر قرآں تو کیا
بحر ہے کشتی نہیں گرداب ہے لنگر نہیں
تابِ نظارہ ہو کیا اژدر سے ڈر جائے نہ کیوں
علم ہے کامل نہیں موسیٰؑ ہے وہ حیدرؑ نہیں
بے کس و تنہا کھڑے ہیں دشت میں سبطِ رسولؐ
چاند ہے تارے نہیں سردار ہے لشکر نہیں
دخترانِ فاطمہؑ کیوں کر چھپائیں اپنے سَر
شرم ہے مقنع نہیں بازار ہے چادر نہیں
بزم میں مداحِ حیدرؑ گر نہیں ہے اے نسیمؔ
طور ہے جلوہ نہیں دن ہے شہِ خاور نہیں

(بشکریہ قاریٔ حدیثِ کساء و سلام و نوحہ خواں زوار عمران)

Presented By: ShianeAli.com

نسیمؔ امروہوی

اِس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا حجابِ فاطمہؑ
آیۂ تطہیر ہے ادنیٰ نقابِ فاطمہؑ

ضامنِ نسلِ پیمبرؐ ہیں یہی بحرینِ پاک
مالکِ کوثر علیؑ ، کوثر خطابِ فاطمہؑ

قدسیوں سے عرش پر سُن سُن کے زہراؑ کی عطا
ھَل اَتیٰ بھی ڈھونڈتا آیا ہے بابِ فاطمہؑ

صبر ، خاموشی ، تحمل ، ضبط اور شکرِ خدا
اِن خصائل میں ہیں بس زینبؑ جوابِ فاطمہؑ

تازیانہ بھی لرز جاتا ہے جب کرتا ہے یاد
حضرتِ زینبؑ کی پیری اور شبابِ فاطمہؑ

خوف کیا بھاری ہے گر عصیاں کا پلّہ اے نسیمؔ
میرے پلّے پر ہیں محشر میں جنابِ فاطمہؑ

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سبطِ حسن زیدی سوزؔ میرٹھی)

Presented By: ShianeAli.com

استاد صادق علی خان صادقؒ

کیا مصیبت ہو بیاں بے سَرو سامانوں کی
ہم نشیں جن سے رہی خاک بیابانوں کی

دیکھی جاتیں نہیں عباسؑ نے زینبؑ سے کہا
ہائے کمھلائی ہوئی صورتیں نادانوں کی

پوچھتی رہتی تھیں دن رات سکینہؑ سب سے
چوکیاں بیٹھی ہیں کیوں در پہ نگہبانوں کی

صادقؔ افسوس تو یہ ہے کہ نبیؐ کا بیٹا
ذِبح ہو جائے حکومت میں مسلمانوں کی

(بشکریہ نوحہ خواں ذوالفقار جعفری و افسر جعفری برادران)

Presented By: ShianeAli.com

مولانا حسن رضا خان بریلویؒ

کس زباں سے ہو بیاں یہ عزو شانِ اہلبیتؑ
مدح گوئے مصطفیٰؐ ہے مدح خوانِ اہلبیتؑ

مصطفیٰؐ عزت بڑھانے کیلئے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا دودمانِ اہلبیتؑ

اِن کے گھر میں بے اجازت جبرئیلؑ آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیتؑ

اے شبابِ فصلِ گل یہ چل گئی کیسی ہوا
کٹ رہا ہے لہلہاتا بوستانِ اہلبیتؑ

کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
لُٹ رہا ہے دِن دہاڑے کاروانِ اہلبیتؑ

فاطمہؑ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہے میانِ اہلبیتؑ

باغِ جنت چھوڑ کر آئے ہیں محبوبِؐ خدا
اے زہے قسمت تمہاری کشتگانِ اہلبیتؑ

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ ما ، تم پر فدا اے خاندانِ اہلبیتؑ

Presented By: ShianeAli.com

سَر ، شہیدانِ محبت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اونچی کی خدا نے قدر و شانِ اہلبیتؑ

اہلِ بیتِ پاک سے گستاخیاں بے باکیاں !
لَعنَتُ اللّٰہِ عَلَیکُم دشمنانِ اہلبیتؑ

(بشکریہ مولانا قاری حسن محمود)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر پروفیسر فرحت مظفرؔ جعفری

عالَم اِنہیؑ کا ہے یہیؑ عالم پناہ ہیں
تخلیقِ کائنات کے واحد گواہ ہیں

Presented By: ShianeAli.com

حسینؑ ہی کیلئے / تجمل لکھنوی

یہ زیب دیتا تھا کہنا حسینؑ ہی کیلئے
کرم کی بھیک نہ مانگوں گا زندگی کیلئے

حسینؑ خانۂ زہراؑ میں آپ کیا آئے
چراغ مل گیا کعبہ کو روشنی کیلئے

خدا نے ڈوبتے سورج کو کردیا واپس
نظامِ دہر بدلنا پڑا علیؑ کیلئے

حسینؑ کرتے ہیں سیراب حُرؑ کے لشکر کو
کلیجہ چاہیئے دشمن کی دوستی کیلئے

غمِ حسینؑ میں اشکوں کے بہہ گئے دریا
زمانہ اتنا نہ رویا کبھی کسی کے لئے

جوان بیٹے کی میت اُٹھا رہے ہیں حسینؑ
خدا یہ وقت نہ لائے کبھی کسی کے لئے

میں ساتھ لے کے تجملؔ لحد میں جاؤں گا
غمِ حسینؑ نہیں صرف جیتے جی کیلئے

(بشکریہ سوز خواں جواد حسین زیدی و تراب جعفری)

Presented By: ShianeAli.com

اِک دور سلامی / سیمابؔ اکبر آبادیؒ

اِک دور سلامی دنیا کا صدیوں میں ایسا آتا ہے
جب کوئی پیمبرؑ اُٹھتا ہے یا کوئی شہادت پاتا ہے

جب نوحہ کعبے والوں کا رو رو کر کوئی سناتا ہے
سینے میں روح لرزتی ہے جینے سے جی گھبراتا ہے

اے نہر فرات اے نہر فرات افسوس کر اپنی قسمت پر
کوثر کا ساقی آج ترے ساحل سے پیاسا جاتا ہے

اے قہر خدا اِس دُنیا پر گرتی نہیں کیوں بجلی تیری
گھر سے دُور اک پورا کنبہ جنگل میں لوٹا جاتا ہے

انسان ترے پتھر دل میں کیوں درد نہیں انسانوں کا
دُکھ دیتا ہے مظلوموں کو معصوموں کو ترساتا ہے

سجادؑ اسیرِ جور ہوئے افسوس کسی نے یہ نہ کہا
یہ پاؤں ستونِ کعبہ ہیں زنجیر کسے پہناتا ہے

سیمابؔ نظر آتی ہے مجھے ہر چیز اُداس اور آزردہ
فطرت غمگیں ہو جاتی ہے جب ماہِ محرم آتا ہے

(بشکریہ سوز خواں ڈاکٹر الحاج سعید الحسن و شباب حیدر)

Presented By: ShianeAli.com

مسکراتے ہیں حسینؑ

پیرِ طریقت صوفی عنبرؔ علی شاہ وارثی

جب کوئی تیر ستم سینے پہ کھاتے ہیں حسینؑ
دیکھ کر پیر فلک کو مسکراتے ہیں حسینؑ
منتقل کرنے کو موروثی خزانہ علم کا
حضرتِ عابدؑ کو سینے سے لگاتے ہیں حسینؑ
صبر کی تلقین فرماتے ہیں اہلبیتؑ کو
نعشِ حضرت علی اصغرؑ جو لاتے ہیں حسینؑ
نخلِ توحید و رسالت کربلا کے دشت میں
اللہ اللہ خون سے اپنے لگاتے ہیں حسینؑ
ہے وہی رحمت مزاجی اپنے ناناؐ کی طرح
ظلم کرتے ہیں لعین اور بھول جاتے ہیں حسینؑ
قبر سے اُٹھا تو آئی یہ ندا روزِ نشور
چل تجھے عنبرؔ سرِ محشر بلاتے ہیں حسینؑ

(بشکریہ: صحافی و شاعر یامینؔ وارثی و صوفی دلبرؔ شاہ وارثی)

Presented By: ShianeAli.com

علامہ رشیدؔ ترابیؔ

ہے یہی وقت اِن کا دامن تھام لے
گِرنے والے ، اب علیؑ کا نام لے

مرحبوں کے سَر پہ ہے تیغِ علیؑ
اپنا بدلہ ، صبح لے یا شام لے

ہے ابوذرؓ سے وِلا تو اپنے سَر
حق پرستی کا بھی اک الزام لے

بے مروّت آدمی معذور ہے
جس طرح جو معنیٔ اسلام لے

دفن اصغرؑ ہوگئے شہؑ نے کہا
میرے بچے اب یہاں آرام لے

عصرِ عاشور آئی آوازِ رسولؐ
فاطمہؑ بازو سے زینبؑ تھام لے

قید خانے میں کوئی بچی ہے دفن
اک امانت اور ملکِ شام لے

اے ترابیؔ مفت ہے آبِ حیات
موت کے ہاتھوں سے کوئی جام لے

Presented By: ShianeAli.com

تابشؔ دہلوی

وہی تو فتح و ظفر کے نشاں اُٹھاتے ہیں
جہادِ حق میں جو آزارِ جاں اُٹھاتے ہیں
نشانِ راہ جو روشن ہیں چھپ نہیں سکتے
غبار اگرچہ بہت کارواں اٹھاتے ہیں
یہی شناخت ہے اُنکی کہ مردِ حق شیوہ
عذابِ جاں پئے اِظہارِ جاں اٹھاتے ہیں
مکاں میں گونجتا ہے نعرۂ حسینؑ حسینؑ
اب اِس صدا کو سرِ لامکاں اٹھاتے ہیں
ہیں کربلا کی زمیں ہی سے آسماں روشن
اِسی کی خاک سے یہ کہکشاں اٹھاتے ہیں
امام و مقتدی ایسے کہ سجدہ ریزی میں
زمیں پہ رکھ کے جبیں آسماں اٹھاتے ہیں
کڑے ہیں کوس اسیروں پہ شاہ کے، تابشؔ
کبھی قدم تو کبھی بیڑیاں اٹھاتے ہیں

(بشکریہ ثمر عباس جعفری / بانی، چیئرمین فوکس)

Presented By: ShianeAli.com

تابشؔ دہلوی

حق کی منزل کربلا ہے حق کا جادہ کربلا
یوں تو ہے اک خطۂ صحرا نہادہ کربلا

اک تسلسل ہے حق و باطل کا شبیرؑ و یزید
ہے حُنین و بدر و خیبر کا اعادہ کربلا

سوچئے تو ایک مشہد دیکھئے تو ایک دشت
کتنی رنگیں کربلا ہے کتنی سادہ کربلا

سارے جذبے منسلک بس ایک ہی وحدت میں ہیں
اپنی منزل ' راستہ ' مقصد ' ارادہ کربلا

آج بھی انسانیت کی حق نمائی کیلئے
گام گام ابنِ علیؑ ہیں ، جادہ جادہ کربلا

معرکے اِسکے حق و باطل کے سارے معرکے
کتنی لامحدود ہے کتنی کشادہ کربلا

زندگی میں کاش تابشؔ وہ بھی دن آئے کہ ہم
سَر کے بَل جائیں مدینہ پا پیادہ کربلا

(بشکریہ شاعر و مرثیہ خواں سیّد جاوید حسن)

Presented By: ShianeAli.com

حرؑ کا مقدر / ذاکٹر پروفیسر نعیمؒ تقوی

باعثِ رشک نہ کیوں حُرؑ کا مقدر نکلے
جو گدا ہو کے بھی قسمت کا سکندر نکلے

رات کیا ختم ہوئی حُرؑ کی تو قسمت چمکی
صبح آزادیٔ انساں کا یہ مظہر نکلے

جس نے دیکھا، کیا معصوم پہ قرآں کا گماں
جبکہ شبیرؑ لئے ہاتھوں پہ اصغرؑ نکلے

مسکرا کر سرِ میداں علی اصغرؑ نے کہا
ہم بھی ، بھیا علی اکبرؑ کے برابر نکلے

پہلے قرباں تو کئے عونؑ و محمدؑ ، لیکن
دیکھئے حضرتِ زینبؑ ، علی اکبرؑ نکلے

سبطِ سرکارؐ دو عالم کے ہو خادم تقوی
تم بفضلِ شہِؐ لولاک سخنور نکلے

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سیّد عابد حسین نقوی ہاتف الوری)

Presented By: ShianeAli.com

محسنؔ اعظم گڑھی

جو شب کو دن بنادیں لعل و گوہر ایسے ہوتے ہیں
حسینی آسماں کے ماہ و اختر ایسے ہوتے ہیں

جو چاہیں کربلا کو دَم میں گلزارِ اِرم کردیں
گلستانِ محمدؐ کے گُلِ تر ایسے ہوتے ہیں

جو دیکھا جنگ میں عونؑ و محمدؑ کو اجل بولی
سرِ مقتل کہیں بچوں کے تیور ایسے ہوتے ہیں

علمدارِؑ حسینی کو جو دیکھا نہر پر پیاسا
وفائیں ناز سے بولیں برادر ایسے ہوتے ہیں

علی اکبرؑ کو رن میں دیکھ کر اعدا پکار اُٹھے
خدا کی شان ہمشکلِ پیمبرؐ ایسے ہوتے ہیں

طلب کرتا ہے کیا سائل عطا ہوتا ہے کیا محسنؔ
کہو حاتم سے دیکھے بندہ پرور ایسے ہوتے ہیں

(بشکریہ مرثیہ خواں سیّد ضمیر حیدر نقوی۔ میرپور خاص)

Presented By: ShianeAli.com

محسنؔ اعظم گڑھیؒ

خیالِ کربلا ہے اور میں ہوں
اِرم کا راستہ ہے اور میں ہوں
درِ شبیرؑ ہے اور میری قسمت
مقامِ التجا ہے اور میں ہوں
حسینؑ ابنِ علیؑ محوِ کرم ہیں
غلامی کا صلہ ہے اور میں ہوں
بھلا اب بھی نہ ہو اِس دَر سے نسبت
غمِ آلِ عباؑ ہے اور میں ہوں
عداوت کی سزا پاتے ہیں دشمن
محبت کی جزا ہے اور میں ہوں
مرا کاسہ ہے اور بابِ علیؑ ہے
فقیرانہ صدا ہے اور میں ہوں
اُدھر بیمار پابندِ سلاسل
اِدھر آہ و بکا ہے اور میں ہوں

(بشکریہ شاعرِ اہلبیتؑ حضرتِ رفیق رضوی و مولانا شفیق رضوی)

Presented By: ShianeAli.com

خدا کے سامنے

جو مراتب ہیں محمدؐ کے خدا کے سامنے
سب وہ رتبے ہیں علیؑ کے مصطفیٰؐ کے سامنے

کیسی ایذا نزع کی ، ہم مرتے مرتے خوش رہے
اپنا دَم نکلا کیا مشکل کشا کے سامنے

آتے ہی حیدرؑ کے یوں چپ ہوگئے کیوں اے ملک
اب نہیں کچھ بولتے شیرِ خدا کے سامنے

اپنا بندہ دیکھ ، ہم دونوں میں کہتا ہے کسے
اے نصیری آچلیں ، تیرے خدا کے سامنے

بھیج دے دوزخ میں یا جنت میں ، جو کچھ حشر ہو
بندۂ حیدرؑ ہوں ، کہدوں گا خدا کے سامنے

شمر سے کہتی تھیں زینبؑ چھین مت چادر مری
کیا کہے گا حشر میں ، تو مصطفیٰؐ کے سامنے

مَل کے چہرے پر لہو اصغرؑ کا کہتے تھے حسینؑ
میں اِسی صورت سے جاؤں گا خدا کے سامنے

(بشکریہ سوزخواں سیّد قمر عباس / اختر وصی علیؑ)

Presented By: ShianeAli.com

کرشن بہاری نورؔ لکھنوی

اے مرکزِ ایماں زندہ باد اے صبر کے پرچم زندہ باد

ہر اشک ٹپک کر کہتا ہے شبیرؑ کا ماتم زندہ باد

انساں کا بھلا کیا ذکر کوئی، کرتے ہیں فرشتے بھی سجدے

اے فخرِ ملائک زندہ باد اے نازشِ آدم زندہ باد

ہر قوم میں ماتم ہوتا ہے، شبیرؑ کا غم یاد آتا ہے

دل کھنچتے ہیں سب کے تیری طرف اے ماہِ محرم زندہ باد

ہندو ہو کہ مسلم یا مومن، جلووں سے نظر ہٹتی ہی نہیں

اے شمعِ حقیقت زندہ باد اے نورِ دو عالم زندہ باد

شبیرؑ، ہو بھارت یا کشمیر، ایراں کی زمیں یا پاکستان

ہر ملک پہ قبضہ تیرا ہے اے فاتحِ اعظم زندہ باد

کلمہ تو ہے ناناؐ کا لیکن بجتا ہے نواسے کا ڈنکا

اے مقصدِ خالق زندہ باد اے رازِ دو عالم زندہ باد

بھائی کی طرح سے تم بھی تو ایماں کا سہارا ہو زینبؑ

عصمت کی رِدا کے سائے میں اے دوسری مریمؑ زندہ باد

شبیر تری الفت کے لئیے اسلام کی کوئی شرط نہیں

جھکتی ہے جبینِ نورؔ اکثر اے قبلۂ عالم زندہ باد

Presented By: ShianeAli.com

حُبِّ اہلبیتؑ / نجم آفندیؒ

کربلا کی منزلت ثابت ہے ہر عنوان سے
وید سے توریت سے انجیل سے قرآن سے

حبِ اہلبیتؑ ہے حق کو بہر صورت پسند
بے خودی کی شان سے ہو یا خودی کی شان سے

مدحِ حیدرؑ ، ماتمِ شبیرؑ ، احساسِ وِلا
جینے والے تجھ کو مرنا ہے بڑے سامان سے

ماں نے پھر یہ بھی نہ سوچا دیکھ کر اکبرؑ کی جنگ
ہم نے اٹھارہ برس پالا ہے کس ارمان سے

دستِ ماتم دار خود ہی کھول لے گا بابِ خلد
ہم عزاداروں کا معروضہ نہیں رضوان سے

کربلا والوں نے دنیا کو دیئے کیا کیا سبق
قید خانہ کی فضا تک ، جنگ کے میدان سے

حُرؑ جنہیں مقتل میں لایا تھا اُنہی پر جان دی
زیست کس عنوان سے تھی موت کس عنوان سے

(بشکریہ سوز و سلام و نوحہ خواں سیّد ابرار حسین و زوّار و مختار)

Presented By: ShianeAli.com

بیٹھا ہے مشکلات کے / استاد قمرؔ جلالوی

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے میں ہار کے
او بدنصیب ، دیکھ علیؑ کو پکار کے
مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا
پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اُتار کے
خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کردیا
مظہر یہی ہیں قوتِ پروردگار کے
روباہ جنگِ عونؑ و محمدؑ پہ کہتے تھے
یہ شیر جانے چھوٹ گئے کس کچھار سے
لیلیٰؑ کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہِؑ زمن
اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیسو سنوار کے
اصغرؑ جگر کو تھام کے روتی ہے فوجِ شام
تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے
اکبرؑ تمہارا باغِ جوانی اُجڑ گیا
لیلیٰؑ نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے
تاریکیاں وہ شامِ غریباں کی اے قمرؔ
تارے بھی سو گئے فلکِ کج مدار کے

Presented By: ShianeAli.com

قمرؔ جلالوی / اضافی اشعار بمناسبتِ شہادتِ مولا علیؑ / س ج

منتظم کعبے کا آ پہنچا صفائی کے لئے
اے بُتو ، اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے

چیرتے ہیں کلۂ اژدر کو جھولے میں علیؑ
آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے

دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیے تیغ آزمائی کے لئے

کہتے تھے عباسؑ ، میں سقہ ہوں فوجِ شاہؑ کا
خون کے دریا بہا دوں گا ترائی کے لئے

اے عروسِ تیغِ قاسمؑ رَن میں گھونگٹ تو اُٹھا
سَر لئے لاکھوں کھڑے ہیں رونمائی کے لئے

چونک اُٹھتی تھی سکینہؑ نام سُن کر شاہؑ کا
جب کبھی روتی تھی زینبؑ اپنے بھائی کے لئے

ابنِ ملجم نے لگائی جب علیؑ کے سَر پہ تیغ
عرش سے اُترے ملائک بھی دُہائی کے لئے

کردیا کیوں ابنِ ملجم ، ایسے مولاؑ کو شہید
تھا جو اِک مشکل کشا ساری خدائی کے لئے

Presented By: ShianeAli.com

مولانا ریاضؔ الدین سہروردی

نظر پڑی جو محمدؐ کی آلؑ کی صورت
تو گویا دیکھ لی بدرِ کمال کی صورت
حسنؑ حسینؑ کی صورت میں دیکھ لے کوئی
رسولِؐ پاک کے حُسن و جمال کی صورت
فرشتے آتے تھے ہر روز آسمانوں سے
زمیں پہ دیکھنے زہراؑ کے لال کی صورت
جلال اُس کا ہے مانندِ مہرِ عالم تاب
جمال اُس کا ہے بدرِ کمال کی صورت
وجودِ سَرورِؐ عالم کا عکس ہیں حسنینؑ
نظر نواز ہے یہ اِتصال کی صورت
ملے حسینؑ جسے ، مصطفےٰؐ ملے اُس کو
وصالِ حق ہے نبیؐ کے وصال کی صورت
حسینؑ کو تو ہر اک گام پر عروج ملا
مگر یزید نے دیکھی زوال کی صورت
ریاضؔ عشقِ حسینؑ ہے میرا سرمایہ
بڑی حَسین ہے میرے مآل کی صورت

Presented By: ShianeAli.com

پروفیسر مولانا ظفرؔ جونپوری

سلسلہ نامِ خدا ، جذبۂ ایمانی کا
سنگِ بنیاد ہے شبیرؑ کی قربانی کا

دین کے واسطے اللہ رے ، ایثارِ حسینؑ
کبھی شکوہ نہ کیا غم کی فراوانی کا

یا علیؑ جس کی زباں پر ہو بھلا اُس کے لئے
خوف کیا ظلم کا ، دہشت کا ، پریشانی کا

کربلا، ہو کے رہا وہ تری عظمت پہ نثار
جائزہ جس نے لیا فطرتِ انسانی کا

کلِمَہ گو تھے سبھی دشتِ بلا میں لیکن
ایک قطرہ بھی نہ پیاسوں کو ملا پانی کا

آہ ، سنتا نہیں شبیرؑ کی آواز کوئی
کیا زمانے میں یہی طور پر ہے مہمانی کا

در بہ در، خاک بسر، اہلِ حرم ہیں صد حیف
کچھ ٹھکانا نہیں اِس بے سروسامانی کا

ہے ظفرؔ ، شانِ رسولِؐ دوسَرا ، شانِ حسینؑ
حق ادا ہو گا یہاں سلسلہ جنبانی کا

Presented By: ShianeAli.com

کربلا کی کہانی / سلمانؔ رضوی

ہر ایک چیز زمانے کی آنی جانی ہے
مگر حسینؑ کا پیغام جاودانی ہے

نحیف شخص چٹانوں کے مان توڑ گیا
یہ کربلا کی کہانی عجب کہانی ہے

عَلَم کے سایے میں بیٹھے تو یوں ہوا محسوس
جنابِ نوحؑ کی کشتی بھی بادبانی ہے

حسینؑ کا وہ مبلّغ جو گود میں آیا
عجیب شعلہ بیاں اُس کی بے زبانی ہے

پیاسے اپنا لہو بھی پلا گئے اُس کو
فرات ، فرطِ ندامت سے پانی پانی ہے

سِناں نے سینۂ اکبرؑ میں ٹوٹ کر سوچا
یہ نوجوان بھرے گھر کی نوجوانی ہے

گلے میں طوق ہے پیروں میں بیڑیاں لیکن
خدائی قافلے والوں کی ساربانی ہے

ملائکہ نے بھی سلمانؔ کو سلام کیا
جنابِ فاطمہؑ زہرا کی مہربانی ہے

Presented By: ShianeAli.com

کلام ایسا تو ہو / عثمانؒ علی خانؒ (نظامِ دکن)

مجرئی مشتاق ہیں قُدسی کلام ایسا تو ہو
بزم میں شورِ دُرود اُٹھے سلام ایسا تو ہو

ہے علیؑ اللہ کا ہم نام ، نام ایسا تو ہو
خانہ زادِ حق ہُوا ذِی الاحترام ایسا تو ہو

یا علیؑ جب منہ سے نکلا مشکلیں آساں ہوئیں
اسمِ اعظم کا اثر رکھتا ہو نام ایسا تو ہو

جنّ و اِنس و وحش وطیر و قدسی و غلمان و حور
سب کے سب بیعت کریں جس کی امامؑ ایسا تو ہو

شاہِؑ مرداں ، فاتحِ خیبر ، امیرُ المومنینؑ
جانشینِ حضرتِؐ خیرُالانام ایسا تو ہو

اصغرؑ و اکبرؑ کا جلوہ دیکھ کر کہتا تھا چرخ
ماہِ نو ایسا تو ہو ماہِ تمام ایسا تو ہو

کہہ دو عثماںؔ سے لکھ ایسا شاہِؑ دیں کی مدح میں
غل ہو ہر سُو آفریں ، حُسنِ کلام ایسا تو ہو

(بشکریہ سوز خوان و نوحہ خوان سانولے آغا و باقر نذر نقوی)

Presented By: ShianeAli.com

سلام

ہو سلام اُس پہ جو قیدی بھی ہے بیمار بھی ہے
پاؤں میں آبلے ہیں آبلوں میں خار بھی ہے

پوچھا اک شخص نے شبیرؑ تمہارا تھا کون
بولے آقا بھی ہے بابا بھی ہے سردار بھی ہے

جب انہیں شمر نظر آیا تو رو رو کے کہا
یہ میرے بابا کا قاتل بھی ہے خونخوار بھی ہے

اپنے بابا کے چلن پر میں چلا جاتا ہوں
ورنہ مجھ میں اثر حیدرؑ کرار بھی ہے

کہتے تھے طوقِ گراں آیا مِرے حصے میں
ورنہ اِس فوج میں خنجر بھی ہے تلوار بھی ہے

پہنچے جب کوفے کے نزدیک تو زینبؑ نے کہا
سَر عریاں بھی ہے جلوہ بھی ہے بازار بھی ہے

(بشکریہ سوز خواں و نوحہ خواں محترمہ برجیس نقوی)

Presented By: ShianeAli.com

مولانا سخنؔ فتحپوریؒ

ملتفت ہے میری جانب رحمتِ داور کی آنکھ
ہے کرم گستر یقیناً ساقیٔ کوثر کی آنکھ
چشمِ حیدرؑ سے نبیؐ نے مَس کیا ایسا لعاب
زندگی بھر خیر سے اچھی رہی حیدرؑ کی آنکھ
مضطرب ہوتی ہے تربت میں علی اصغرؑ کی روح
ڈھونڈتی ہے قید میں اصغرؑ کو جب مادر کی آنکھ
سَر برہنہ ماں بہن ، سجادؑ کیسے سَر اُٹھائیں
شرم سے اٹھتی نہیں ہے عابدِؑ مضطر کی آنکھ
حرملہ کی بزدلی ، شہؑ کو بتانے کے لئے
ڈھل گیا منکا ، کُھلی پھر بھی رہی اصغرؑ کی آنکھ
شاہِؑ دیں پر شمرِ بدخو کس طرح کھاتا ترس
دل تھا آہن کا ، جگر فولاد کا ، پتھر کی آنکھ
اے سخنؔ ، تصویرِ مظلومی کہاں تک دیکھتے
شہؑ نے وقتِ دفن آخر بند کی اصغرؑ کی آنکھ

(بشکریہ شاعرِ اہلبیتؑ سیّد ذیشان حیدر ذیشانؔ)

Presented By: ShianeAli.com

مجاہدؔ لکھنوی

حُرؑ کی ایسی نہ کسی اور کو تقدیر ملی
جس کو دوزخ کے عوض خلد کی جاگیر ملی

پنجتنؑ کر گئے ثابت جو عمل سے اپنے
اُس سے بہتر کوئی قرآں کی نہ تفسیر ملی

تیر کیوں مار دیا بچے کو ظالم تُو نے
حرملہ کونسی بے شیر کی تقصیر ملی

کوئی اک بار مدینے میں نہ پہچان سکا
قید سے چھوٹ کے جب زینبِؑ دِلگیر ملی

سب ملے چھوٹ کے زنداں سے سکینہؑ کے سوا
ہاں مگر فاطمہؑ صغریٰ سے نہ ہمشیر ملی

(بشکریہ ذاکرہ ونوحہ خواں و سوز خواں محترمہ نیر فاطمہ)

نصیریوں کو کوئی کس طرح سے سمجھائے؟!
بہک گئے ہیں عقیدہ بُرا نہیں رکھتے

(مولانا پروفیسر مرزا محمد اشفاق / شوقؔ لکھنوی)

Presented By: ShianeAli.com

مجاہدؔ لکھنوی

اجل کو ایسی ملی زندگی حسینؑ کے بعد
کہ جو فنا تھی بقا بن گئی حسینؑ کے بعد

وہی ہے سلسلۂ رہبری حسینؑ کے بعد
نبیؐ کے بعد علیؑ تھے، علیؑ، حسینؑ کے بعد

بنی ہے خاکِ شفا تیری خاک، کرب و بلا
یہ برتری تجھے حاصل ہوئی حسینؑ کے بعد

تھی ایک سَر کی طلب اور کیئے بہتّر پیش
جہاں میں ہوگا نہ ایسا سخی حسینؑ کے بعد

سکینہؑ ہجرِ پدر میں گزر گئی جاں سے
نہ جی حسینؑ کی وہ لاڈلی حسینؑ کے بعد

مجاہدؔ اس میں نہ تھا کچھ بھی عاشقی کے سوا
بنی ہے نصرتِ حق شاعری حسینؑ کے بعد

(بشکریہ سوز خواں رضا علی جعفری)

Presented By: ShianeAli.com

مجاہدؔ لکھنوی

خانۂ کعبہ سا کوئی گھر نظر آتا نہیں
اور مکیں کوئی بجز حیدرؑ نظر آتا نہیں

اے نبیؐ دینے کو دے دیجے جسے چاہے عَلَم
اِن میں کوئی فاتحِ خیبرؑ نظر آتا نہیں

اے بُتو ، جھک جاؤ سجدے کو اِسی میں خیر ہے
کون ہے دوشِ پیمبرؐ پر ، نظر آتا نہیں

ہے جواں بیٹے کا غم بے نور آنکھیں ہوگئیں
شاہِؑ دیں کو لاشۂ اکبرؑ نظر آتا نہیں

گود خالی دیکھ کر مادر کی تاصُغراؑ نے کہا
کیا ہُوا اماں مِرا اصغرؑ نظر آتا نہیں

(بشکریہ سوز خواں عمران ، ابوطالب و ذیشان)

Presented By: ShianeAli.com

باقرؔ شاہجہاں پوری

جو شہؑ کے طرفدار یہاں بھی ہیں وہاں بھی
وہ طالبِ دیدار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

دنیا ہی نہیں وقفِ عزاداریٔ سرورؑ
شبیرؑ کے غمخوار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

جو در پئے ایذا ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ کے
وہ لوگ گنہ گار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

عباسؑ نے اعدا سے کہا تول کے تلوار
ہم حق کے پرستار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

کہتے ہیں ہمیں صف شکن و صفدر و جرار
ہم نائبِ کرار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

ہشیار کہ در دست وہی تیغ ہے جس کا
مانے ہوئے سب وار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

شہؑ نے کہا پیاسے نہیں ہم اے عمر سعد
مستِ مئے انوار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

چاہیں تو ہے زیرِ قدم چشمۂ کوثر
ہم پانی کے مختار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

Presented By: ShianeAli.com

دنیا ہی پہ موقوف نہیں اصل میں حسنین
باقرؑ کے طرفدار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

(اضافی اشعارِ مصائب ☆☆☆ سیّد سبطِ جعفر زیدی)

سجادؑ ہیں ہمراہ تو صغریٰؑ ہے وطن میں
سرورؑ ترے بیمار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

شہؑ ہوں سرِ نیزہ کہ تہہِ خنجرِ قاتل
وہ سیّد و سردار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

اللہ و نبیؐ کے ہیں عدو کوفی و شامی
وہ برسرِ آزار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

(بشکریہ سوز خواں مسرور حسین رضوی)

Presented By: ShianeAli.com

پروفیسر منظرؔ ایوبی

حفظِ ناموسِ الٰہی ، کارِ شمشیرِ حسینؑ
سطوتِ دینِ محمدؐ ، حُسنِ تدبیرِ حسینؑ

اِس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی فضیلت کی دلیل
خود رسولِؐ ہاشمی کرتے ہیں توقیرِ حسینؑ

حَشر تک سرکش طاقتوں کا سَر نہ اُٹھنے پائے گا
حشر تک ہے پائے باطل اور زنجیرِ حسینؑ

سرورِؐ کونین کے اتنے چہیتے کیوں ہوئے
بس یہی دشمن کی نظروں میں ہے تقصیرِ حسینؑ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Presented By: ShianeAli.com

شاعر و سوز خواں ولیؔ جارچوی

ذکر ہم کرتے رہیں گے حشر تک شبیرؑ کا
معتبر ہے یہ طریقہ قلب کی تطہیر کا

درد سے نا آشنا کیا جانے کیا ہے کربلا
درد والا ہی کرے گا تذکرہ شبیرؑ کا

حوصلہ بھی کانپ اٹھا دیکھ کر عزمِ حسینؑ
خون چلّو میں لیا جب اصغرِؑ بے شیر کا

اپنے خطبوں سے ہلا کر رکھ دیا قصرِ یزید
حوصلہ اللہ اکبر زینبؑ دلگیر کا

حق ادا کرب و بلا میں کردیا عباسؑ نے
قوتِ حیدرؑ کا اور اُمُ البنینؑ کے شیر کا

یاد آتے ہیں ہمیں بیمار کے طوق و رسن
اِس لئے کرتے ہیں ہم ماتم بپا زنجیر کا

حُرؑ کا سر زانوئے شہؑ پر سَر پہ رومالِ بتولؑ
آدمی دیکھا نہیں ایسا دھنی تقدیر کا

فاطمہ صغراؑ کھڑی دروازہ پر شام و سحر
راستہ تکتی تھی پہروں اکبرؑ دلگیر کا

(بشکریہ سوز خواں سیّد ولی حیدر)

منور عباس شہابؔ (ایڈووکیٹ)

کبھی فرطِ ادب میں اشک افشانی نہیں جاتی
ہیں لب خاموش لیکن مرثیہ خوانی نہیں جاتی

حرم کی بے ردائی نے لیا ہے انتقام ایسا
یزیدیت کی پردوں میں بھی عریانی نہیں جاتی

نہ بھرتے رنگ اِس میں گر لہو سے کربلا والے
تو آج اسلام کی صورت بھی پہچانی نہیں جاتی

حکومت اہلِ دنیا کی فقط حاکم کے دَم تک ہے
دلوں پر جو حکومت ہو وہ سلطانی نہیں جاتی

کوئی حق کا مجاہد سَر بکف آتا ہے میداں میں
کھلے سَر شام کے بلوے میں سیدانی نہیں جاتی

ہزاروں بندشیں ہوتی ہیں ماتم پہ شہیدوں کے
شہابؔ اس پر بھی اپنی مرثیہ خوانی نہیں جاتی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پروفیسر مرزا قمر عباس وفاؔ کانپوری

فقط شہید کا حق ہے حیات بعدِ ممات
مگر وہ لوگ جو سبطِ نبیؐ کے ذاکر ہیں

Presented By: ShianeAli.com

سیّد سبطِ حسن انجمؔ

شاہوں کا تذکرہ ہے نہ لشکر کی بات ہے
جو کربلا میں لٹ گیا اُس گھر کی بات ہے

ذکرِ غمِ حسینؑ ہمیں کیوں نہ ہو عزیز
خوشنودیٔ خدا و پیمبرؐ کی بات ہے

مجلس اک احتجاج ہے ہر ظلم کے خلاف
پیغامِ عدل ، ماتمِ سرورؑ کی بات ہے

ہوگی نہ کربلا کی کبھی ختم داستاں
کہنے کو یوں تو صرف بہتّر کی بات ہے

کس کس کو روئیں اہلِ حرم ہائے کیا کریں
ہے عُمر بھر کا داغ بھرے گھر کی بات ہے

یہ امتحانِ صبر بہت سخت ہے حسینؑ
محضر میں بے ردائیٔ خواہر کی بات ہے

قاصد کو کیا جواب دیں اِس بات کا حسینؑ
صغریٰؑ کے خط میں شادیٔ اکبرؑ کی بات ہے

سوزِ غمِ حسینؑ ملا جس کو مل گیا
انجمؔ یہ اپنے اپنے مقدر کی بات ہے

(بشکریہ شاعر و مرثیہ خواں سیّد جاوید حسن)

Presented By: ShianeAli.com

سیّد وحید الحسن ہاشمی

کہو نہ حاجتِ ذکرِ شہِؑ ہدیٰ کیا ہے
حسینؑ ہی نے تو ثابت کیا خدا کیا ہے
غمِ حسینؑ دلوں کا نفاق دھوتا ہے
بس اب نہ پوچھو کہ رونے کا فائدہ کیا ہے
رِضائے حق کی ہر اک راہ میں ہے نقشِ حسینؑ
میں کربلا سے نہ جاؤں تو راستہ کیا ہے
اگر حسینؑ کی سیرت پہ ہوسکا نہ عمل
تو پھر یہ مجلس و ماتم کا فائدہ کیا ہے
پلٹ نہ آتے جو دریا سے تشنہ لب عباسؑ
تو کون جانتا اِس دہر میں وفا کیا ہے
بقائے دیں کی ضمانت ہے فاطمہؑ کا پسر
نہیں حسینؑ تو اسلام میں دَھرا کیا ہے
ردائے اہلِ حرم چھین کر نہ خوش ہو لعیں
وہ جان دینے کو تیار ہیں ردا کیا ہے
یہ کربلا کے شہیدوں نے حل کیا ورنہ
کسے خبر تھی فنا کیا ہے اور بقا کیا ہے

(بشکریہ مولانا ڈاکٹر سیّد باقر حسین زیدی)

Presented By: ShianeAli.com

پرنم الہ آبادی

سلامی کربلا میں کیا قیامت کی گھڑی ہوگی
چھری شبیرؑ کی گردن پہ جس دم چل رہی ہوگی

کلیجہ تھام کر پیر فلک بھی رہ گیا ہوگا
کلیجے پر علی اکبرؑ کے برچھی جب لگی ہوگی

مجھے جانے دو پانی بھر کے یہ عباسؑ کہتے تھے
کئی دن کی پیاسی ہے سکینہؑ رو رہی ہوگی

حسینؑ ابنِ علیؑ نے کی ہے جو تیغوں کے سائے میں
بشر تو کیا فرشتوں سے نہ ایسی بندگی ہوگی

نبیؐ سے پیشتر محشر میں اُمت بخشوانے کو
حسینؑ ابنِ علیؑ آئیں گے دُنیا دیکھتی ہوگی

بڑے غمخوار ہیں وہ غم نہ کر بخشش کا اے پُرنم
کرم سے پنجتنؑ کے حشر میں بخشش تری ہوگی

(بشکریہ امجد فرید صابری فرزند حاجی غلام فرید صابریؒ)

Presented By: ShianeAli.com

مولانا سیّد ذیشان حیدر جوادی کراروی کلیمؔ الہ آبادی

مجرئی جس نے مرے مولاؑ کو پہچانا نہیں
ایسا لگتا ہے اُسے فردوس میں جانا نہیں

دیکھو فطرسؔ آ گیا گہوارۂ شبیرؑ تک
کون کہتا ہے فرشتوں نے بھی پہچانا نہیں

بن گئے سائل گدائی کے شرف کو دیکھ کر
ورنہ اہلِ آسماں کو روٹیاں کھانا نہیں

قبضۂ فرزندِ زہراؑ میں ہے زلفِ مصطفیؐ
بات ہے سلجھی ہوئی اب اِس کو اُلجھانا نہیں

دے دیا ہے فوجِ حُرؑ کو سارا پانی شاہؑ نے
ظالمو اب شاہؑ کے بچوں کو ترسانا نہیں

کہتے تھے عونؑ و محمدؑ سے یہ ماں کے حوصلے
جنگ کرنا پر ترائی کی طرف جانا نہیں

کربلا میں صبرِ سَرورؑ دیکھنے آؤ خلیلؑ
آپ کو لاشِ پسر میدان سے لانا نہیں

یوں تڑپ کر کہتی تھی قبرِ سکینہؑ سے ربابؑ
سب وطن جاتے ہیں بیٹی کیا تمہیں جانا نہیں

Presented By: ShianeAli.com

یاورؔ اعظمی

مری آنکھوں سے یوں اشکِ غمِ سرورؑ نکلتے ہیں
صدف کے دہنِ تر سے جس طرح گوہر نکلتے ہیں
برائے بخششِ امت سِناں کھانے کو مقتل میں
محمدؐ مصطفےٰ بن کر علی اکبرؑ نکلتے ہیں
کلیجہ کانپتا ہے حرملہ کا دل دھڑکتا ہے
کمانِ ظلم رن میں توڑنے اصغرؑ نکلتے ہیں
لئے مشک و عَلَم عباسؑ جاتے ہیں سُوئے دریا
یہ غل ہے جنگ پر اب فاتحِ خیبر نکلتے ہیں
کہا لیلیٰؑ نے یارب خیر کرنا میرے اکبرؑ کی
ستمگر اپنے ہاتھوں میں لئیے خنجر نکلتے ہیں
شہِؑ دیں کھودنے بیٹھے ہیں رَن میں تربتِ اصغرؑ
زمیں سے اپنے سر کو پھوڑتے پتھر نکلتے ہیں
چلے جب جنگ کو عونؑ و محمدؑ بولیں یہ زینبؑ
وَغا کو رن میں میرے حمزہؑ و جعفرؑ نکلتے ہیں
محبت کربلا والوں کی یاورؔ رنگ لائے گی
جو اُن کی چاہ میں ڈوبے لبِ کوثر نکلتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

مصطفیٰؐ کیلئے / پروفیسر منظور حسین شورؔ

یہ سلسلہ ہے اٹل دمنِ مصطفیٰؐ کیلئے
علیؑ نبیؐ کیلئے ہیں نبیؐ خدا کیلئے

میانِ باطل و حق زحمتِ تمیز بھی کر
یہ رہگزار ترستی ہے نقشِ پا کیلئے

وہ جس کا وقت کی تاریخ میں ہے نام ، حسینؑ
وہ استعارۂ وحدت ہے کبریا کیلئے

علیؑ کا ذکر عبادت ہے بے رکوع و سجود
کہ سمت و جہت ضروری نہیں ہوا کیلئے

سقیفہ بند ہو ایماں کہ شام کا بازار
جواز کوئی تو ہو خونِ کربلا کیلئے

تھیں برقع پوش سبھی دخترانِ کوفہ و شام
نہ تھی ردا تو فقط بنتِ فاطمہؑ کیلئے

(بشکریہ سلام خواں سیّد حیدر رضا فرزندِ پروفیسر شور علیگ)

Presented By: ShianeAli.com

جیتے رہو / شاہد نقوی

اے عزادارانِ سبطِ مصطفیٰؐ جیتے رہو
ہے تمہارے سر پہ زہراؑ کی دعا جیتے رہو
دوڑتی دیکھی جو رگ رگ میں مئے حبِّ علیؑ
مسکرا کر موت نے مجھ سے کہا جیتے رہو
زندگی چھینی اجل سے تم نے ، پیری سے شباب
اے حبیبؑ ابنِ مظاہرؓ مرحبا جیتے رہو
اے شہیدو تم نے دینِ حق کو اپنا خوں دیا
تا ابد اب تم ہو اور قربِ خدا ، جیتے رہو
اے عزادارو غمِ دنیا سے فرصت مل گئی
ہیں تمہارے اشک ہر غم کی دوا جیتے رہو
تم نے اصغرؑ مسکرا کر موت کی آغوش میں
مقصدِ سرورؑ کو روشن کردیا جیتے رہو
اِس طرف پامالیوں کی زد پہ ہے قاسمؑ کا جسم
اور اُدھر خیمے میں ماں کی یہ دعا جیتے رہو
بے بسی سے تک رہے ہیں لاشِ اکبرؑ کو حسینؑ
بھائی کو لکھی ہے صغراؑ نے دُعا جیتے رہو

Presented By: ShianeAli.com

شاہد نقوی

جہاں بھی ظلمتِ باطل نے سَر اُبھارا ہے
علیؑ کے چاند زمیں نے تجھے پکارا ہے

شکستہ عزم نہ سمجھو حسنؑ کی خاموشی
بہت بڑے کسی طوفان کا اشارہ ہے

ہمارے شبرؑ و شبیرؑ کو نہ بھول اسلام
ہمارے خوں نے تری نبض کو ابھارا ہے

غمِ حسینؑ کو آواز دو شکستہ دِلو
یہ غم نصیبوں کا سب سے بڑا سہارا ہے

کہو نہ بچ کے نکلنے کو ساتھیوں سے حسینؑ
تمہارے بعد کِسے زندگی گوارا ہے

اُٹھا کے مشک چلو سُوئے شام اے عباسؑ
تمہیں سکینہؑ نے زندان سے پکارا ہے

اُٹھو لحد سے بہت رات ہوگئی اصغرؑ
وہ دیکھو خیمے سے ماں نے تمہیں پکارا ہے

ستم کے تیر سے مشکیزہ چھیدنے والے
یہ تیر تو نے سکینہؑ کے دل پہ مارا ہے

Presented By: ShianeAli.com

شاہد نقوی

کس کی ہمت تھی کہ اِس راہ گزر سے گزرے
مسکراتے ہوئے شبیرؑ جدھر سے گزرے

موت قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہی ہے اب تک
کربلا والے خدا جانے کدھر سے گزرے

چھڑ گیا تھا کہیں شبیرؑ کا قصہ شاید
ابھی روتے ہوئے کچھ لوگ اِدھر سے گزرے

ڈال دیجے رخِ اصغرؑ پہ عبا اے شبیرؑ
زخمِ گردن نہ کہیں ماں کی نظر سے گزرے

وہی کر سکتا ہے اندازۂ کربِ اکبرؑ
پیاس میں نوکِ سناں جس کے جگر سے گزرے

تھی یہ صغراؑ کی صدا خط مرا لیتا جائے
کربلا جاتے ہوئے جو بھی اِدھر سے گزرے

Presented By: ShianeAli.com

شاہد نقوی

چھوڑتا نہیں ہم کو کربلا کا غم تنہا
ورنہ چل نہیں سکتے ہم تو دو قدم تنہا

شاہؑ کے عزادارو ، تم کو خوفِ محشر کیا
ضامنِ شفاعت ہے ایک اشکِ غم تنہا

پھر کوئی غمِ دنیا اُس کو چھو نہیں سکتا
بخش دے جسے مالک ، کربلا کا غم تنہا

لٹ چکے حرم شہؑ کے ، رات آ گئی سر پر
اب تو چھوڑ دیں اِن کو بانئ ستم تنہا

وہ چلے حرم شہؑ کے ، ننگے سر سُوئے کوفہ
آگے آگے اونٹوں کے اک اسیرِ غم تنہا

باندھ دے کوئی اِس میں ایک مشک چھوٹی سی
سُونا سُونا لگتا ہے پنجۂ علم تنہا

(بشکریہ سلام خواں اشرف عباس و امتیاز رضا زیدی)

Presented By: ShianeAli.com

مولانا پروفیسر مرزا محمد اشفاق شوقؔ لکھنوی

خاک جو مرحب و عنتر کو چٹا دیتے ہیں
شیر کا جام بھی قاتل کو پلا دیتے ہیں

ہم ثنا کرتے ہیں جن کی، ہیں کریم ابنِ کریم
حق پہ آنچ آتے ہی گھر اپنا لٹا دیتے ہیں

عزت و شہرت و اقبال و وقار و دولت
کیا کہوں اپنے غلاموں کو وہؑ کیا دیتے ہیں

جس کو ہوتا نہیں کچھ آیۂ تطہیر کا پاس
ہم اُسے مجلسِ سَرورؑ سے اُٹھا دیتے ہیں

کوثر و جنت و طوبیٰ کی جسے ہوتی ہے فکر
درِ حیدرؑ کا پتہ اُس کو بتا دیتے ہیں

ظلم کے آگے جُھکاتے نہیں سَر اہلِ یقیں
رہِ الفت میں گلا اپنا کٹا دیتے ہیں

قبر میں سوئیں گے آرام سے وہ اہلِ عزا
واحسیناؑ کی جو راتوں کو صدا دیتے ہیں

اہلِ محشر کی جھپک جاتی ہیں آنکھیں اے شوقؔ
حشر میں اشکِ عزا ایسی ضیاء دیتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

مثالی حسینؑ نے / سرفراز ابدؔ

دنیا جو دیکھی دین سے خالی حسینؑ نے
بنیاد لا الٰہ کی ڈالی حسینؑ نے

جنت کی آرزو میں کہاں جارہے ہیں لوگ!؟
جنت تو کربلا میں منگالی حسینؑ نے

تختِ شہی کا تختہ اُسی وقت ہوگیا
جب مسندِ رسولؐ سنبھالی حسینؑ نے

اللہ کے نبیؐ کو میسر نہ ہوسکے
انصارؓ ایسے پائے مثالی حسینؑ نے

بیعت کے بھی سوال کا واضح دیا جواب
ہرگز کسی کی بات نہ ٹالی حسینؑ نے

باغِ ارم کی حُرؓ کو تو جاگیر بخش دی
کہتا ہے کون رکھ لیا مالی حسینؑ نے

فطرسؑ سے پوچھ لیجئے راہبؔ بھی ہے گواہ
چھوڑا نہ اک نشاں بھی سوالی حسینؑ نے

مقتل سے کیا اُٹھایا شبیہِ رسولؐ کو
لگتا ہے کائنات اُٹھالی حسینؑ نے

الف سے ی تک / سرفراز ابدؔ

تیغِ حیدرؑ کی ہے یہ چال الف سے ی تک
کر گئی کفر کو پامال الف سے ی تک

بات رونے کی نہیں ہے ابھی روتے کیوں ہو
شبِ ہجرت کا سنو حال الف سے ی تک

مدحِ مولائے دو عالم کا ازل سے میں بھی
قاعدہ پڑھتا ہوں ہر سال الف سے ی تک

"نقطۂ با" سے یہ ثابت ہوا کُل قرآں میں
میرے مولاؑ کا ہے احوال الف سے ی تک

دیکھ کر حضرتِ عباسؑ کو سب کہتے تھے
یہ تو حیدرؑ کی ہے تمثال الف سے ی تک

صاف اصغرؑ کے تبسم میں نظر آتا ہے
شاہِؑ دیں آپ کا اجلال الف سے ی تک

آہ و زاری ہو کہ آنسو کہ نشاں ماتم کے
یہ شفاعت کا ہے سب مال الف سے ی تک

ابوطالبؑ سے علیؑ تک کی مسافت میں ابدؔ
سب ہے اسلام کا احوال الف سے ی تک

Presented By: ShianeAli.com

علامہ عرفان حیدر عابدیؒ

ٹھکرا کے تخت چل دیئے اِس بانکپن کے ساتھ
شاہی لپٹتی رہ گئی پائے حسنؑ کے ساتھ

لوگو امیرِ شام کجا اور حسنؑ کجا
بت کا مقابلہ نہ کرو بت شکن کے ساتھ

اسلام کی حیات کا عنوان بن گئے
چپکے ہوئے تھے دل کے جو ٹکڑے لگن کے ساتھ

امت نے خوب اجرِ رسالتؐ ادا کیا
باندھے گئے تھے بارہ گلے اِک رَسن کے ساتھ

یہ فاطمہؑ کے راج دُلاروں سے پوچھئے
اسلام زندہ رہتا ہے کس کس جتن کے ساتھ

سجادؑ بولے کیسے سکینہؑ کو غسل دوں
چپکا ہُوا ہے خوں بھرا کرتا بدن کے ساتھ

عرفاںؔ وہ در بدر کا بھکاری نہیں بنا
منسوب ہوگیا جو درِ پنجتنؑ کے ساتھ

(بشکریہ سوز خواں یاور عباس زیدی برادران و نقی حسین

Presented By: ShianeAli.com

ہمارے پاس / محشرؔ لکھنوی

کیا ہے بتائیں آپ کو کیا کیا ہمارے پاس
ہے حُبِّ پنجتنؑ کا خزانہ ہمارے پاس

عباسؑ نامور سا ہے آقا ہمارے پاس
بیمارِؑ کربلا سا مسیحا ہمارے پاس

ہم لوگ فاطمہؑ کی دعاؤں کا ہیں اثر
ہے کس قدر بلند یہ رُتبہ ہمارے پاس

آلِ نبیؐ کا ذکر عبادت سے کم نہیں
فرشِ عزا ہے مثلِ مصلےٰ ہمارے پاس

صورت سے یہ زمانہ ہمیں دے گا کیا فریب
ہے سیرتِ حسینؑ کا نقشہ ہمارے پاس

ساحل سے آرہی ہے علمدار کی صدا
آجاؤ لے کے کوزہ سکینہؑ ہمارے پاس

محشرؔ ہمیں جہاں کی بلاؤں کا ڈر نہیں
نادِ علیؑ کا رہتا ہے پہرہ ہمارے پاس

(بشکریہ نوحہ خواں سیّد محمد نقی / الذوالفقار)

Presented By: ShianeAli.com

اشرف جارچوی

آجاؤ امامت کی حسین بارہ دری تک
پہنچو گے اِسی در سے خدا اور نبیؐ تک

دنیا تو خدا کہنے لگی مولا علیؑ کو
تم مولا کے مفہوم میں اُلجھے ہو ابھی تک

اللہ سلامت رکھے ہم اہلِ عزا کو
اے ہادیٔ دوراںؑ ، تری آمد کی گھڑی تک

جب اشک مِری آنکھ سے نکلے تِرے غم میں
رومالِ بتولؑ آگیا اشکوں کی لڑی تک

طوفان ہو آندھی ہو اجل ہو کہ منافق
ہمت نہیں آجائے مِرے گھر کی گلی تک

ہر دور میں اِس گھر کے سخنور رہے اشرؔف
جبریلِؑ خوش اطوار سے فرزندِ ولیؔ تک

Presented By: ShianeAli.com

سلام

زینبؑ کمالِ صانعِ قدرت کا نام ہے
زینبؑ جمالِ رُوئے مشیّت کا نام ہے

زینبؑ جلالِ صاحبِ غیرت کا نام ہے
زینبؑ مآلِ کارِ صداقت کا نام ہے

زینبؑ ہے نام عزمِ رسالت مآبؐ کا
زینبؑ ہے نام دبدبۂ بوترابؑ کا

زینبؑ شعورِ دین پناہی کا نام ہے
زینبؑ شعاعِ نورِ الٰہی کا نام ہے

زینبؑ یزیدیت کی تباہی کا نام ہے
زینبؑ حسینیت کی بقا ہی کا نام ہے

زینبؑ ہے نام عظمتِ آلِؑ رسولؐ کا
زینبؑ ہے جزو، دین کے اصلِ اصول کا

زینبؑ دلِ حبیبِؐ الٰہی کا چین ہے
زینبؑ نظیرِ فاتحِؑ بدر و حنین ہے

زینبؑ جنابِ فاطمہؑ کی نورِ عین ہے
زینبؑ شریکِ کارِ امامِ حسینؑ ہے

Presented By: ShianeAli.com

زینبؑ حسینیت کی مکمل کتاب ہے
زینبؑ یزیدیت کا مدلل جواب ہے
زینبؑ ہے گلستانِ سیادت کی پاسباں
زینبؑ ہے مصطفیٰؐ کی شریعت کی پاسباں
زینبؑ ہے کاروانِ ہدایت کی پاسباں
زینبؑ ہے ہر نبیؑ کی نبوت کی پاسباں
زینبؑ کی والدہؑ ہے رسالتؐ کے ساتھ ساتھ
زینبؑ رہے گی زندہ امامت کے ساتھ ساتھ

(بشکریہ مصنف و محقق ایوب نقوی مصطفیٰ آبادی)

☆☆☆☆☆☆☆

Presented By: ShianeAli.com

کوثرؔ نقوی

کچھ بھی جز آلِ پیمبرؐ نہیں دیکھا جاتا
اُنکے سائل سے کوئی دَر نہیں دیکھا جاتا

کیسے ہم دیکھ سکیں نقشِ کفِ پائے حسینؑ
ہم سے تو مہر منور نہیں دیکھا جاتا

عصرِ عاشور بھی شبیرؑ کا نعرہ ہے وہی
دیں ہو مشکل میں تو لشکر نہیں دیکھا جاتا

خلق سے کہتا ہے مقتل میں یہ اندازِ حسینؑ
شوقِ سجدہ ہو تو خنجر نہیں دیکھا جاتا

بَرسَرِ نیزہ یوں آنکھوں سے ہیں آنسو جاری
شہؑ سے زینبؑ کو کھلے سر نہیں دیکھا جاتا

جب سے تربت میں سُلا آئے ہیں اصغرؑ کو حسینؑ
ماں سے گہوارۂ اصغرؑ نہیں دیکھا جاتا

ثمرؔ ہوشنگ آبادیؒ

پیمبروںؑ کی زیارت نصیب ہوگی تمہیں
درِ حسینؑ پہ بیٹھو نظر جمائے ہوئے

(بشکریہ شاعرِ اہلبیتؑ قیصرؔ جعفری)

Presented By: ShianeAli.com

سلام / بشکریہ الحاج شبیر شاہ و انور نظام الدین

کھنچتی ہوئی زمیں پہ جو زنجیرِ پا چلی
لکھتی ہوئی مظالم جور و جفا چلی

مڑ مڑ کے انبیاؑ کی نظر دیکھنے لگی
زینبؑ مقامِ صبر میں وہ راستہ چلی

فریاد کر رہی تھی رسن پیشِ کبریا
جب قید ہو کے ذرّیتِ مصطفیٰؐ چلی

جب حرملا نے تیر ، کماں سے رہا کیا
ناوک کے ساتھ جانبِ اصغرؑ قضا چلی

دونوں کو پردہ پوشیٔ امت کا دھیان تھا
بھائی تھا بے کفن تو بہن بے ردا چلی

رودادِ کربلا کوئی زینبؑ سے پوچھ لے
کس کس کو ساتھ لائی تھی اور لے کے کیا چلی

اک دوپہر میں لٹ گیا کنبہ بتولؑ کا
اے کربلا کے دشت یہ کیسی ہوا چلی

جلتے ہوئے خیام وہ بیچارگی کی شام
عباسؑ تم کہاں ہو بہن بے ردا چلی

Presented By: ShianeAli.com

قمرؔ سہارنپوری

شاہِؑ دیں کا نام لیجے خندہ پیشانی کے ساتھ
کربلا کا ذکر کیجے اشک افشانی کے ساتھ

واقعاتِ کربلا کچھ اور اُبھریں گے ابھی
خونِ ناحق چھُپ نہیں سکتا ہے آسانی کے ساتھ

گردشِ دوراں کی زنجیریں ابھی کٹ جائینگی
یاعلیؑ کہہ کر تو دیکھو ، جوشِ ایمانی کے ساتھ

ہم غلامانِ علیؑ کو خوفِ محشر کس لئے
یا علیؑ کہہ کر گزر جائیں گے آسانی کے ساتھ

بھول سکتا ہی نہیں اسلام احسانِ حسینؑ
مٹ نہیں سکتا غمِ شبیرؑ آسانی کے ساتھ

مرحبا صبرِ حسینؑ ابنِ علیؑ صد مرحبا
دِل کے ٹکڑے کردیئے قربان آسانی کے ساتھ

ہر عمل شبیرؑ کا تفسیرِ قرآں بن گیا
ہر عمل مربوط تھا آیاتِ قرآنی کے ساتھ

مدحِ اہلبیتؑ کرنے کو تو کرتا ہے قمرؔ
علم و فن کے اعترافِ تنگ دامانی کے ساتھ

Presented By: ShianeAli.com

اخترؔ فتح پوری (گلدستۂ انوار)

کربلا والوں کے جیسے امتحاں ہوتے نہیں
اِس قدر ظلم و ستم اے آسماں ہوتے نہیں

یاد آتا ہے ہمیں کرب و بلا کا سانحہ
بے سبب ہم رات دن وقفِ فغاں ہوتے نہیں

جان دے دی شہؑ نے لیکن بیعتِ فاسق نہ کی
دین کے شبیرؑ جیسے پاسباں ہوتے نہیں

کربلا جنت نشاں شبیرؑ کے دم سے ہوئی
ریت کے میداں وگرنہ گلسِتاں ہوتے نہیں

بخش دے حرؑ کی خطائیں تحفۂ جنت بھی دے
حضرتِ شبیرؑ جیسے میزباں ہوتے نہیں

بھر لیا مشکیزہ منہ کو پھیر کر عباسؑ نے
پیاس میں ایسے وفا کے پاسباں ہوتے نہیں

شمر سے کہتا کوئی عابدؑ کو مت بیڑی پنہا
بستۂ زنجیر ایسے ناتواں ہوتے نہیں

یوں ضعیفی میں جواں ہو کر لڑے مثلِ حبیبؑ
ایسے تو عہدِ جوانی میں جواں ہوتے نہیں

Presented By: ShianeAli.com

ریحان اعظمی

کھلی ہے تشنہ لبی کی کتاب پانی میں
وفا دِکھا گئی خیبر کا باب پانی میں

جمالِ حضرتِ عباسؑ ' تیغ و مشک و عَلَم
چمک رہے ہیں کئی آفتاب پانی میں

سوار پیاسا رہا ، راہوار پیاسا رہا
اگرچہ ڈوب چکی تھی رکاب پانی میں

پِلا پِلا کے شہیدوں کے نام پر پانی
نکالی خوب یہ راہِ ثواب پانی میں

اِدھر سبیل لگائی اُدھر مہکنے لگے
غمِ حسینؑ کے تازہ گلاب پانی میں

اگر حسینؑ نہ ہوتے تو مِل گیا ہوتا
تمام کارِ رسالت مآبؐ پانی میں

ٹپکنے لگتا ہے دل خون ہو کے آنکھوں سے
نجانے دیکھتی کیا ہیں ربابؑ پانی میں

عجب شہادتِ شبیرؑ کا ہے پس منظر
سوال دشت میں دیکھا جواب پانی میں

Presented By: ShianeAli.com

لبِ سکینہؑ سے جو پیاس بَن کے اُبھرا تھا
سمٹ کے آگیا وہ اضطراب پانی میں
لگا کے بندشِ آبِ رواں شہِؑ دیں پر
عَدو کی ہوگئی مٹی خراب پانی میں
بجز شجاعتِ عباسِؑ نامور ریحانؔ
لکھا ہے کس نے وفا کا نصاب پانی میں

سلام / بشکریہ سوز خواں زوّار حسین

مجرئی کہتے تھے شہؑ کچھ نہیں پروا مجھ کو
نہیں دیتے تو نہ دیں پانی یہ اعدا مجھ کو
کہتا تھا حُرِؑ دلاور کہ خوشا میرا نصیب
مل گیا حضرتِ شبیرؑ سا آقا مجھ کو
صغراؑ ، اکبرؑ سے یہ کہتی تھی کہ وعدہ کرلو
لینے کب آؤ گے واری گئی بھیا مجھ کو
شب کو جب کان میں آئی کسی بچے کی صدا
بولی بانوؑ مرے اصغرؑ نے پکارا مجھ کو

Presented By: ShianeAli.com

مجرئی کہتے ہیں / ریحانؔ اعظمی

مجرئی کہتے ہیں شبیرؑ کا شیدا مجھ کو
حشر کی دھوپ کا پھر کیا رہا خطرہ مجھ کو

کہتی تھی عونؑ و محمدؑ سے یہ بنتِ زہراؑ
پی لیا پانی تو دِکھلانا نہ چہرہ مجھ کو

بولے عباسؑ کہ شرمندہ ہوں بچوں سے بہت
جانبِ خیمہ نہ لے جایئے آقا مجھ کو

لاشِ اکبرؑ پہ یہ فرماتے تھے رو کر شبیرؑ
زخم دِکھلاتے ہو دِکھلانا تھا سہرا مجھ کو

بانوؑ کہتی تھیں مری سانس رُکی جاتی ہے
مار ڈالے گا یہ ٹھہرا ہُوا جھولا مجھ کو

قید خانے میں سکینہؑ کا بیاں تھا بابا
آیئے ڈَستا ہے زنداں کا اندھیرا مجھ کو

آ کے روضے پہ محمدؐ کے پکاریں زینبؑ
دَر بدر آپ کی اُمت نے پھرایا مجھ کو

(بشکریہ سوز خواں وقار حسین و نقی برادران)

Presented By: ShianeAli.com

سید عقیلؔ عباس جعفری

چلی ہے رسمِ صداقت حسینؑ کے گھر سے
جہاں نے پائی یہ دولت حسینؑ کے گھر سے

قیامِ حق کیلئے جان تک لٹا دینا
پڑی ہے یہ بھی روایت حسینؑ کے گھر سے

جو تجھ کو ناز ہے اسلام پر تو سُن واعظ
تجھے ملی ہے یہ نعمت حسینؑ کے گھر سے

جنابِ حُرؑ ہی نہیں ہم نے کتنے لوگوں کی
بدلتی دیکھی ہے قسمت حسینؑ کے گھر سے

یزید کیا ترے اجداد نے بتایا نہ تھا
عبث ہے خواہشِ بیعت حسینؑ کے گھر سے

میں حُرؑ کی طرح گھرا ہوں یزیدیوں میں عقیلؔ
پہ میں بھی رکھتا ہوں نسبت حسینؑ کے گھر سے

(بشکریہ سوز خوانِ اہلبیتؑ محترمہ حاجیانی انیس فاطمہ زیدی)

Presented By: ShianeAli.com

سید عقیلؔ عباس جعفری

کہاں وہ فکر دنیا کوئی دامن گیر رکھتے ہیں
کہ اپنے ہاتھ میں جو دامنِ شبیرؑ رکھتے ہیں
شبِ عاشور یہ بُجھتے چراغوں سے ہُوا روشن
اندھیرے میں بھی کچھ چہرے عجب تنویر رکھتے ہیں
نظر آتی نہیں لیکن رگ و پے میں اُترتی ہے
عجب تلوار ہے جو اصغرؑ بے شیر رکھتے ہیں
اُنہیں بے مقنع و چادر کرے گا کیا بھلا کوئی
جو سَر پر سائبانِ چادرِ تطہیر رکھتے ہیں
زمینِ حضرتِ مونسؔ میں رکھا ہے قدم لیکن
نہ منصب سے غرض نہ خواہشِ جاگیر رکھتے ہیں

(بشکریہ سوز خواں آدابِ زہراؑ (مونا) بیگم سیّد عاقل حسین)

کربلا و شام و کوفہ جارہے ہیں آج بھی
روزِ عاشورہ جنہیں شبیرؑ نے آواز دی

(شاعرِ اہلبیتؑ سیّد سردار حسین زیدی مرحوم)

Presented By: ShianeAli.com

ظفر عباس ظفرؔ

حسینؑ کرب و بلا کو بسا کے سوئے ہیں
مدینہ چھوڑ کے جنگل میں آ کے سوئے ہیں

اُسی کے واسطے مانگی تھی مہلتِ یک شب
حسینؑ حرؑ کا مقدر جگا کے سوئے ہیں

جو ساتھ لے کے گئے داغِ ماتمِ شبیرؑ
چراغ اپنی لحد میں جلا کے سوئے ہیں

سکینہؑ پاس نہ جھولا نہ گود مادر کی
کہاں پہ اصغرِؑ نادان جا کے سوئے ہیں

زبانِ خشک سے مانگا تھا پیاس میں پانی
ملا ہے تیر مگر مسکرا کے سوئے ہیں

اُٹھا نہ زوجۂ حرؑ اِن یتیم بچوں کو
طمانچے شمر کے معصوم کھا کے سوئے ہیں

لحد بھی تر نہ ہوئی ہائے بے کسیٔ حسینؑ
پسر کی لاش پہ آنسو بہا کے سوئے ہیں

(بشکریہ سوز خواں سیّد عزادار حسین کاظمی)

Presented By: ShianeAli.com

سہیلؔ شاہ

یہ ماتم کی صدا زندہ رکھے گی
ہمیں کرب و بلا زندہ رکھے گی

عَلم کے سائے میں آجا کہ تجھ کو
پھریرے کی ہَوا زندہ رکھے گی

علیؑ کے عشق میں مرجائے جو بھی
اُسے اُس کی قضا زندہ رکھے گی

عزا شبیرؑ کی مرنے نہ دے گی
دعائے سیّدہؑ زندہ رکھے گی

میں دُنیا سے چلا جاؤں گا لیکن
مجھے شہؑ کی عزا زندہ رکھے گی

ہمیشہ قید خانے کی فضا کو
سکینہؑ کی بکا زندہ رکھے گی

سہیلؔ اپنے کفن میں ساتھ لے جا
تجھے خاکِ شفا زندہ رکھے گی

(بشکریہ سلام خواں انیس حیدر نقوی)

Presented By: ShianeAli.com

کربلا کی شیر دل خاتونؑ / مولانا عرشیؔ اعظم گڑھی

کربلا کی شیر دِل خاتون زینبؑ السلام
السلام اے ثانیٔ زہراؑ اے خوشخو نیک نام

در بدر کی ٹھوکریں اور وہ مصائب الاماں!
اور گئیں تم کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام

شام کے بازار میں پہنچا جو لُٹ کر قافلہ
کیا قیامت تھی تماشہ دیکھتے تھے خاص و عام

چھن گئی سر سے رِدا بازو بندھے اور اُف نہ کی
صبر و ضبطِ زینبِؑ دلگیر کا ہے کیا مقام

اے شریکِ کارِ حق اے حامیٔ دینِ نبیؐ
اے محمدؐ کی نواسی تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام

کس طرح تیرے مصائب کا بیاں عرشیؔ سے ہو
جب جگر پھٹتا ہو اِن اذکار سے اے نیک نام

(بشکریہ سلام خواں سیّد باقر حسین اعظمی)

Presented By: ShianeAli.com

شہرہ علی اکبرؑ کا / شاعر و سوز خواں کاشفؔ زیدی

ہر سمت جہاں میں ہے شہرہ ، علی اکبرؑ کا
رُتبہ ہے خلائق میں اعلیٰ ، علی اکبرؑ کا

شبیرؑ جُھلاتے تھے عباسؑ کے جھولے کو
عباسؑ جھلاتے ہیں ، جھولا علی اکبرؑ کا

ہمشکلِ پیمبرؐ کے ، نیزہ نہ لگا ظالم
ہے پھول سے بھی خوش تر ، سینہ علی اکبرؑ کا

سَرورؑ نے سِناں کھینچی جب سینۂ اکبرؑ سے
تو ساتھ کلیجہ بھی آیا علی اکبرؑ کا

فریاد تھی سَرورؑ کی ، امداد کرو بابا
اُٹھتا نہیں بیٹے سے لاشہ علی اکبرؑ کا

پوچھا گیا جب شہؑ سے کیوں خم ہے کمر مولا
فرمایا اُٹھایا تھا لاشہ علی اکبرؑ کا

کونین کی شہزادی دیتی ہے دُعا کاشفؔ
زینبؑ کو جو دیتا ہے پُرسہ علی اکبرؑ کا

Presented By: ShianeAli.com

سلام

اہلِ کوفہ نے دغا مسلمؑ سے بے تقصیر کی
خود لکھا بیعت کریں گے حضرتِ شبیرؑ کی

کس قدر یہ ظلم تھا دشمنِ پیمبرؐ کے خلاف
ایک بیکس پر چڑھائی لشکرِ بے پیر کی

زخم کھاتے جاتے تھے اور کرتے جاتے تھے دعا
خیر ہو اے مالکِ کون و مکاں شبیرؑ کی

بعدِ قتلِ حضرتِ مسلمؑ ہر اک بے دین نے
جتنی ممکن تھی ہتک آمیز وہ تدبیر کی

در پہ لٹکایا سر مسلمؑ تماشے کیلئے
لاش کھینچی ہر گلی کوچے میں بے تقصیر کی

(بشکریہ سوز خوان عارف حسین و اطہر جعفری)

Presented By: ShianeAli.com

مرثیے

☆ اگر اختصار مقصود ہو تو ایسے بند چھوڑے جاسکتے ہیں کہ جن پر x کا نشان بنا ہوا ہے۔

☆ اگر مختصر مرثیہ پڑھنا ہو تو وہاں پر ختم کردیں جہاں مطلع / مصرعۂ اولیٰ کے بعد ......♦♦♦♦♦ کا نشان بنا ہوا ہے۔ تاہم اگر مرثیے کو طول دینا ہو تو اس نشان کو نظر انداز کرکے مرثیے کو آخر / اختتام تک پڑھا جائے۔ گویا اس نشان کا مطلب یہ ہے کہ حسبِ ضرورت اس مقام پر مرثیہ ختم کردیں یا آگے بڑھ جائیں۔

☆ "اور" جہاں کھینچ کر پڑھنا ہے وہاں مد کی علامت ~ اور جہاں و کے بغیر یعنی مختصر پڑھنا ہے وہاں ساکن "^" کی علامت موجود ہے۔

Presented By: ShianeAli.com

Page	موضوع	مصرعۂ اولیٰ	ترتیب
231	روانگی از مدینہ	گھر سے جب بہرِ سفر سیّد عالم نکلے	1
235	ایضاً	جاتی ہے بہار آج مدینے کے چمن سے	2
240	ایضاً	جب چلے یثرب سے سبطِ مصطفیٰؐ سوئے عراق	3
244	ایضاً	جب ہوا یوسفِ زہراؑ کا سفر یثرب سے	4
248	ایضاً	پہلی منزل جو مدینے سے ہوئی سرور کو	5
252	ایضاً	اس درجہ بے قرار تھے سلطانِ بحر و بر	6
255	روانگی از مکہ	مضطر تھے شبِ ہشتمِ ذی الحجہ کو شبیرؑ	7
259	شہادت حضرت مسلمؑ	وطن سے چھٹکے کوئی خستہ جاں شہید نہ ہو	8
263	ایضاً	انساں کیلئے موت ہے غم بے وطنی کا	9
267	ایضاً	کوفے میں داخلہ ہے سفیرِ امام کا	10
270	رویتِ ہلال محرم	شہؑ نے جب چاند محرم کا سفر میں دیکھا	11
273	آمدِ ایامِ عزا	اے اہلِ عزا پھر الم و غم کے دن آئے	12
276	احوالِ جنابِ صغراؑ	حضرت کو ہوا ماہِ محرم جو سفر میں	13
279	ورودِ کربلا	جس گھڑی نہر پہ خیمے شہِ والا کے ہوئے	14
281	محصوری سے رخصت تک	ہفتم ماہِ محرم کی ہوئی جبکہ سحر	15
284	شہادتِ حضرتِ حُرؑ	جس دم سنی امامِ اُمم نے صدائے حُرؑ	16
287	شہادتِ حضرتِ حبیبؑ	باقی جو رفیقِ شہِ دیں رہ گئے دو چار	17
290	احوالِ اعزہ، احباب و علی اصغرؑ	ہفتم سے تا دہم جو ہوا قافلے کا حال	18

Presented By: ShianeAli.com

نمبر	مصرعِ اولیٰ	موضوع	Page
19	مسلمؑ کے لال جبکہ شہیدِ جفا ہوئے	رخصتِ عونؑ و محمدؑ	294
20	رن میں زینبؑ کی جو آغوش کے پالے آئے	شہادتِ عونؑ و محمدؑ	299
21	جب زخم کھا کے منتِ علیؑ کے پسر گرے	ایضاً	303
22	زینبؑ جو ننگے پاؤں کھڑی تھی قریبِ در	ایضاً	306
23	رخصت ہُوا حسینؑ سے جب نوجواں پسر	شہادتِ حضرت علی اکبرؑ	309
24	اکبرؑ کی لاش جبکہ نہ پائی حسینؑ نے	ایضاً	312
25	پہنچے پسر کی لاش پہ جب شاہِ بحر و بر	لاشِ اکبرؑ در خیمہ	314
26	چھٹا جو شاہ سے پیری میں نوجواں فرزند	شہادت حضرت علی اکبرؑ	316
27	جب دلبرِ زہراؑ کی شہادت کا دن آیا	ایضاً	320
28	لاشِ اکبرؑ کی جو مقتل سے اُٹھا لائے حسینؑ	ایضاً	325
29	پھری جو مومنو رن سے سواری اکبرؑ کی	لاشِ اکبرؑ درِ خیمہ	328
30	جب لاشۂ پسر کو اُٹھایا حسینؑ نے	ایضاً	331
31	پہنچا جو رن میں شبرِ ذی جاہ کا پسر	شہادتِ حضرتِ قاسمؑ	334
32	گھوڑے سے جبکہ قاسمِ گلگوں قبا گرا	ایضاً	337
33	قریبِ لاشۂ قاسمؑ جو پہنچے سرورِ دیں	ایضاً	340
34	مشک بھر کر سوئے خیمہ جو علمدار چلے	شہادتِ حضرتِ عباسؑ	343
35	جب ہوئے بازوئے عباسؑ قلم دریا پر	ایضاً	347
36	تیغ کا وار جو عباسؑ کے شانے پہ لگا	ایضاً	349
37	جب زانوئے حسینؑ پہ عباسؑ مر گئے	ایضاً	352

Presented By: ShianeAli.com

Page	موضوع	مصرعہ اولیٰ	نمبر
355	پرسۂ شہادتِ حضرت عباسؑ	شبیرؑ جبکہ رن سے چلے سوئے خیمہ گاہ	38
357	رخصت و شہادتِ علی اصغرؑ	لکھا ہے جب کوئی حامی نہ شاہ دیں کا رہا	39
361	قاسمؑ و عباسؑ و اکبرؑ کا پرسہ	مومنو بے کس و بے یار ہے مظلوم حسینؑ	40
364	رخصت و شہادتِ علی اصغرؑ	ریتی پہ بر چھی کھائے پڑا تھا جو نورِ عین	41
368	ایضاً	گہوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے	42
371	ایضاً	پہنچے جو قتل گاہ میں شاہِ فلک جناب	43
374	ایضاً	بانوؑ پچھلے پہر اصغرؑ کیلئے روتی ہے	44
377	احوالِ شبِ عاشور	امام پاک کو جب اشقیاء نے گھیر لیا	45
380	ایضاً	کتب میں ہے شبِ عاشور کا یہ حال لکھا	46
384	ایضاً	لکھا ہے جب شبِ عاشور گزری ایک پہر	47
388	آمدِ قاصدِ صغراؑ در کربلا	کوفے کو چلا قاصد صغراؑ جو وطن سے	48
391	ایضاً	امتحاں گاہ میں پہنچے جو شہِ جن و بشر	49
393	شہادتِ امام حسینؑ	عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے	50
397	بوقتِ عصر اک مسافر کا آنا	جب رن میں سبطِ احمدِ مختار گھر گیا	51
402	عصرِ عاشور	جب قتل رن میں ہو چکا لشکر حسینؑ کا	52
405	رخصتِ امام حسینؑ	جب آخری سلام کو خیمے میں آئے شاہ	53
408	ورودِ زعفرؓ جن در کربلا	جب ماریہ کے دشت میں وارد ہوا زعفرؓ	54
412	ایضاً	جب کربلا میں شاہ کا لشکر ہوا شہید	55
416	امام کا خدا سے مکالمۂ شکر	جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہِ شبیرؑ	56

Presented By: ShianeAli.com

Page	موضوع	مصرعۂ اولیٰ	نمبر
419	رخصتِ آخر	جب خاتمہ عشیر ہوا فوجِ شاہ کا	57
424	شہادتِ امام حسینؑ	جس دم نگینِ خاتم پیغمبراں گرا	58
428	امام کا ذوالجناح سے کلام	پیاسا ہے کئی دن سے ید اللہ کا جانی	59
431	بعدِ قتلِ شاہ	لوٹا گیا جو آلِ محمدؐ کا کارواں	60
436	تاراجیٔ خیام	غارتِ خیمۂ سرورؑ کو جب آئے اعدا	61
441	فریادِ زینبؑ عصرِ عاشور	جب رخصتِ حسینؑ کا ہنگام آگیا	62
445	قبضِ روحِ امام حسینؑ	جو کربلا میں ہوئی شاہ پر جفا سنیے	63
449	تاراجیٔ خیام و فریادِ زینبؑ	جب رن میں قتل فوجِ شہِ کربلا ہوئی	64
454	ایضاً	جب رن میں بعدِ شامِ غریباں سحر ہوئی	65
457	تاراجیٔ خیام و شامِ غریباں	جب گل چراغِ تربتِ خیر الورا ہوا	66
462	شامِ غریباں آمدِ مولا علیؑ	نمودِ شامِ غریباں ہجومِ آفت ہے	67
465	تاراجیٔ خیام و اسیریٔ اہلِ حرم	شامی جو شمعِ دینِ الٰہی بجھا چکے	68
468	شامِ غریباں	آج مقتل میں عجب بے سر و ساماں ہیں حرم	69
473	ایضاً	لکھتے ہیں رلویانِ جگر سوز یہ کلام	70
478	تاراجیٔ خیام	کربلا میں شہِ والا کے حرم لٹتے ہیں	71
481	اسیری و روانگی از کربلا	جبکہ پابندِ سلاسل ہوئے بولے سجادؑ	72
483	ایضاً	جب کربلا میں عترتِ اطہار لٹ گئی	73
486	ایضاً	جب لٹ کے کربلا سے اسیرِ ستم چلے	74

Presented By: ShianeAli.com

Page	موضوع	مصرعہ اولیٰ	نمبر
489	احوالِ بازارِ کوفہ	یوں رقم کرتا ہے اک راویٔ مغموم و فگار	75
492	مکالمۂ امام حسینؑ و زینبؑ	دیارِ کوفہ میں جب آلِ مصطفیٰؐ آئی	76
497	اشتیاق و فریادِ شیریںؑ	جب حرم قلعۂ شیریںؑ کے برابر آئے	77
501	احوالِ شیریںؑ	جب کہ شیریںؑ نے سنا سیّدِ والا آئے	78
507	دربارِ شام	آمد آمد حرم شاہ کی دربار میں ہے	79
512	سرِ امام در آغوشِ سکینہؑ	جبکہ دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے	80
515	آمدِ ہند دربار میں	غل ہے دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے	81
520	بازار و دربارِ شام و سکینہؑ	آمد ہے اہلبیتِ پیمبر کی شام میں	82
524	احوالِ قید خانۂ شام	یا علیؑ آیئے زنداں میں حرم روتے ہیں	83
526	قید خانہ میں آمدِ ہندؑ	سر اپنا پیٹ کے فضہؑ سے ہندؑ نے پوچھا	84
529	ایضاً	قید خانے سے جو نزدیک تھا حاکم کا محل	85
532	احوالِ دربارِ شام	عابدؑ کو جب یزید سے بابا کا سر ملا	86
534	مکالمۂ سیدِ سجادؑ و ہندؑ	پہنچی جو قید خانے میں ہندؑ نکو سیر	87
538	ایضاً	قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہندؑ آتی ہے	88
542	احوالِ جنابِ سکینہؑ	قید خانے میں سکینہؑ کو جو لائی تقدیر	89
546	شہادتِ جنابِ سکینہؑ	سر حسینؑ جو زندانِ شام میں آیا	90
549	ایضاً	سکینہؑ شام کے زنداں میں تھی الم سے نڈھال	91
552	ایضاً	زنداں میں جبکہ دخترِ شبیرؑ مر گئی	92

Presented By: ShianeAli.com

نمبر	مصرعہ اولیٰ	موضوع	Page
93	سر جو شبیرؑ کا زندان میں لائے خدام	احوال و شہادتِ جنابِ سکینہؑ	555
94	جب قید سے اسیر رہا ہو گئے تمام	رہائی اہلبیتؑ	559
95	حسینؑ بے کس و بے پر کا آج چہلم ہے	چہلم شہدائے کربلا	562
96	چہلم جو کربلا میں بہتر کا ہو چکا	چہلم شہدائے کربلا	564
97	شام سے جب اہلبیتؑ با سرِ عریاں چلے	رہائی و چہلم شہدائے کربلا	567
98	پہنچے اسیر شام سے چھٹ کر جو کربلا	قبور شہداء پر اہلحرم کے بین	570
99	جب چھٹکے قیدِ شام سے سجادؑ گھر چلے	یادِ اقرباء	573
100	چھٹ کر جب آیا شام سے کنبہ رسول کا	واپسی مدینہ	576
101	جب آفتوں کے گرفتار قید سے چھوٹے	رہائی اہلبیتؑ	581
102	وطن میں جب حرمِ شاہِ نامدار آئے	واپسی مدینہ	584
103	یثرب سے کربلا کے مسافر قریب ہیں	ایضاً	586
104	لکھا ہے چھوٹ کے یثرب میں جب حرم آئے	ایضاً	589
105	مالکِ سلطنتِ کون جو مختار ہوئے	رودادِ مظالم	592
106	حسینؑ سبطِ رسولِ زمن سلام علیک	الوداع و سلامِ رخصت	596
107	واحسرتا کہ شاہ کا ماتم ہوا تمام	ایضاً	600
108	ہاں دوستو کمی نہ ہو اب شور و شین میں	ایضاً	603
☆☆	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	
109	ماں کا جو سایہ فاطمہؑ کے سر سے اُٹھ گیا	رحلتِ حضرتِ خدیجہؑ	606

Presented By: ShianeAli.com

نمبر	مصرعہ اولیٰ	موضوع	Page
110	آیا بہت قریب نبیؐ کا دمِ وصال	رحلتِ رسولؐ خدا	609
111	بیمار جب کہ احمدِؐ مختار ہو گئے	رحلتِ رسولِؐ خدا	611
112	اے امتیو روؤ کہ یہ فصلِ عزا ہے	ایضاً	615
113	تھا یاد میں نبیؐ کی جو زہراؑ کا غیر حال	بعدِ رسولؐ خدا تا رحلتِ سیدہؑ	618
114	بابا کو روتے روتے جو زہراؑ گزر گئی	شہادتِ جنابِ سیدہؑ	622
115	جب خلق سے وقتِ سفرِ فاطمہؑ آیا	ایضاً	626
116	راوی بیان کرتا ہے زہراؑ کا ماجرا	ایضاً	629
117	دنیا سے جب گزر گئیں زہراؑ جگر فگار	ایضاً	631
118	دنیا سے آج رحلتِ بنتِ رسولؐ ہے	ایضاً	633
119	زخمی ہوئے جو حیدرِؑ صفدر نماز میں	ضربت بر فرقِ مولا علیؑ	636
120	اکیسویں کی رات قیامت کی رات تھی	شہادتِ امیر المومنینؑ	640
121	اے روزہ دارو آہ و بکا کے یہ روز ہیں	شہادتِ امیر المومنینؑ	644
122	کیا سبطِ مصطفیٰؐ کی شہادت کی رات تھی	شہادتِ امامِ حسنؑ	647
123	شربتِ تلخ سے شبرؑ نے وہ کلفت پائی	ایضاً	650
124	جس دم حسنؑ کا زہر سے ٹکڑے جگر ہوا	ایضاً	654
125	زہرِ دغا سے غیر جو حالِ حسنؑ ہوا	ایضاً	657
126	کفن پنہا کے جو شبرؑ کو لے چلے شبیرؑ	ایضاً	662
127	ہاں دوستو یہ وقت ہے اندوہ و محن کا	ایضاً	664

Presented By: ShianeAli.com

نمبر	مصرعہ اولیٰ	موضوع	Page
128	دشمن معاویہ ہوا شاہِ حسنؑ کا جب	شہادتِ امام حسنؑ	667
129	پڑا ہے غش میں حسینؑ غریب کا جانی	شہادتِ سیدِ سجادؑ	672
130	جب عابدِؑ بیکس کو پیامِ اجل آیا	ایضاً	675
131	بال بکھرا دیں غلامانِ رسولِؐ دوجہاں	شہادتِ امام محمد باقرؑ	678
132	حشر برپا ہے مدینے میں قیامت ہے قریب	ایضاً	682
133	قولِ صادق ہے سنیں دل سے غلامانِ حسینؑ	شہادتِ امام جعفر صادقؑ	685
134	قتلِ کاظمؑ کا دیا حکم جو عباسی نے	شہادتِ امام موسیٰ کاظمؑ	689
135	وارثِ صابر و شاکر تھے جو راضی بہ رضا	شہادت امام علی رضاؑ	694
136	تھا وہی عالم غربت میں رضا کا عالم	ایضاً	697
137	قید میں مولا تقیؑ شام و سحر رہتے تھے	شہادتِ امام محمد تقیؑ	699
138	قید ہو کر جو چلے شہر مدینہ سے تقیؑ	ایضاً	702
139	کونسا ظلم تھا جو مولا نقیؑ نے نہ سہا	شہادتِ امام علی نقیؑ	707
140	معتمد کا تھا زمانہ کہ ہوا ظلم یہ آہ	شہادتِ امام حسن عسکریؑ	713
141	جب زہر سے شہید ہوئے گیارھویں امامؑ	ایضاً	710
142	چھٹ کر پدر سے بیکس و تنہا تھے عسکریؑ	ایضاً	716
143	اے صاحبؑ الزماں یہ زمانہ الم کا ہے	امامؑ زمانہ اور کربلا	719
144	سجادؑ جب دوبارہ اسیر جفا ہوئے	شہادتِ جنابِ زینبؑ	722
145	جب کربلا سے لٹ کے وطن کو حرم پھرے	رحلتِ جنابِ ربابؑ	727
146	مختار قید کوفہ سے جب ہو گئے رہا	ایضاً	730

Presented By: ShianeAli.com

گھر سے جب بہرِ سفر سیدِؑ عالم نکلے

گھر سے جب بہرِ سفر سیدِؑ عالم نکلے
سَر جُھکائے ہوئے بادیدۂ پُرنم نکلے
خویش و فرزند پَرے باندھ کے باہم نکلے
رو کے فرمایا کہ اِس شہر سے اب ہم نکلے

رات سے گریۂ زہراؑ کی صدا آتی ہے
دیکھیں قسمت ہمیں کس دشت میں لیجاتی ہے

رُخ کیا شہؑ نے سُوئے قبرِ شہنشاہِؐ اَنام
بہرِ تسلیم جُھکے متّصلِ بابِ سلام
اِذن پا کر جو گئے قبر کے نزدیک امام
عرض کی آیا ہے آج آخری رخصت کو غلام

یہ مکاں ہم سے اب اے شاہِؐ زمن چُھٹتا ہے
آج حضرتؐ کے نواسے سے وطن چُھٹتا ہے

Presented By: ShianeAli.com

چین سے سب ہیں گھروں میں مجھے ملتا نہیں چین
سخت آفت میں ہے اب آپ کا یہ نورُالعین
ٹکڑے دل ہوتا ہے جب رو کے حرم کرتے ہیں بَین
ننھے بچوں کو بھلا لے کے کدھر جائے حسینؑ

شہر میں چین نہ جنگل میں اماں ملتی ہے
دیکھئے قبر مسافر کو کہاں ملتی ہے

یہ وہ دن ہیں کہ پرندے بھی نہیں چھوڑتے گھر
مجھ کو در پیش ہے اِن روزوں میں آفت کا سفر
ساتھ بچوں کا ہے اے بادشہِ جنّ و بشر
ہے کہیں قتل کا ساماں کہیں لُٹ جانے کا ڈر

تنگ جینے سے ہوں پاس اپنے بُلالو نانا
اپنی تربت میں نواسے کو چھُپالو نانا

یہ بیاں کر کے جو تعویز سے لپٹے سَرورؑ
یوں ہِلی قبر کہ تھرائی ضریحِ انور
آئی تربت سے یہ آوازِ حبیبِؐ داور
تیری غربت کے میں صدقے مِرے مظلوم پسر
کوئی سمجھا نہ مِری گود کا پالا تجھ کو
ہائے اعدا نے مدینے سے نکالا تجھ کو

گھر سے جب بہرِ سفر سیدِ عالم نکلے

کئی دن سے تِری مادر کو نہیں قبر میں چین
آئی تھی شب کو مِرے پاس یہ کرتی ہوئی بین
گھر مِرا لُٹتا ہے فریاد رسولُ الثقلینؐ
صبح کو اپنا وطن چھوڑ کے جاتا ہے حسینؑ
کہنے آئی ہوں کہ منہ قبر سے موڑوں گی میں
اپنے بچے کو اکیلا تو نہ چھوڑوں گی میں

Presented By: ShianeAli.com

شہؑ پکارے کہ خدا حافظ و ناصر امّاں
آپ سے ہوتا ہے رخصت یہ مسافر اماں
مدتِ زیست کوئی دَم میں ہے آخر اماں
اب نہیں آس کہ آنا ہو یہاں پھر اماں
سمجھے تھے ہم لحدیں ایک ہی جا ہوویں گی
کیا قیامت ہے کہ قبریں بھی جدا ہوویں گی

یہ بیاں کر کے چلے واں سے شہِؑ کون و مکاں
بے کسی چہرے پہ چھائی تھی تو آنسو تھے رواں
لوگ سَر پیٹ کے اُس دَم ہوئے یوں گریہ کُناں
پیچھے تابوت کے جس طرح سے ہو شورِ فُغاں
غل تھا اے سیدِ ذی جاہ ، خدا کو سونپا
اے مدینے کے شہنشاہ ، خدا کو سونپا
گھر سے جب بہرِ سفر سیدِ عالم نکلے

Presented By: ShianeAli.com

جاتی ہے بہار آج مدینے کے چمن سے

جاتی ہے بہار آج مدینے کے چمن سے
ہے بُغض لعینوں کو شہنشاہِؑ زَمن سے
تنگ آئے ہیں شبیرؑ اب اعدا کے چلن سے
کرتے ہیں بیاباں کی طرف کوچ وطن سے
فرماتے ہیں یہ منزلِ آخر کا سفر ہے
مدفون مسافر ہوں کہاں ، کس کو خبر ہے

اب میں رہِ معبود میں گھر چھوڑ رہا ہوں
آرام گہہِ خیرِؐ بشر چھوڑ رہا ہوں
صغراؑ کو بھی بادیدۂ تر چھوڑ رہا ہوں
ہر چند ہے بیمار مگر چھوڑ رہا ہوں
احباب کی فرقت کا قلق ساتھ ہے میرے
لیکن یہ مسرت ہے کہ حق ساتھ ہے میرے

Presented By: ShianeAli.com

فرمایا یہ رُخ کر کے سُوئے قبرِ پیمبرؐ
ناناؐ مجھے روضے سے چھُڑاتے ہیں ستم گر
رہ رہ کے یہی سوچتا ہوں بادِلِ مضطر
ایسا نہ ہو کٹ جائے مدینے میں مرا سَر
خوں میرا مدینے میں جو بہہ جائے گا ناناؐ
اِس شہر کی توقیر میں فرق آئے گا ناناؐ

پھِر سُوئے بقیعہ رُخِ پُر نُور پھِرایا
اشک آنکھوں سے بہنے لگے دل غم سے بھر آیا
مجرے کے لئے سَر بہ ادب اپنا جُھکایا
رو رو کے یہ خاتونِ قیامت کو سُنایا
اماں ترا گھر ہوتا ہے برباد خبر لے
سَر پیٹتی ہے زینبِؑ ناشاد خبر لے

Presented By: ShianeAli.com

اَمّاں جسے تُو نے تھا بڑے ناز سے پالا
اعدا نے اُسے آج مصیبت میں ہے ڈالا
ہوتا ہے جُدا تجھ سے ترا مَنّتوں والا
اب کون کرے گا ترے مدفن پہ اُجالا
جنگل میں جو گھر جاؤں خبر لینے کو آنا
خنجر کے تلے گود میں سَر لینے کو آنا

تھرا کے پھر آواز یہ دی روحِ حسنؑ کو
بھائی نہ بُھلا دینا محبت کے چلن کو
جنگل سے چلا جاؤں جو میں نہرِ لبن کو
اعدا سے بچا لینا ذرا آکے بہن کو
اماں نے بہت چُومے ہیں ہمشیر کے بازو
باندھے نہ کوئی زینبؑ دِل گیر کے بازو

Presented By: ShianeAli.com

سُن کر یہ سخن کانپ گئی زینبؑ مضطر
فرمایا یہ کیا کہہ رہے ہیں سبطِ پیمبرؐ
جراُت ہے کسی کی جو تشدد کرے مجھ پر
عباسؑ سا جرار ہے زینبؑ کا برادر
شہؑ بولے بہن اکبرؑ و عباسؑ نہ ہوں گے
اُس وقت ترے شیر ترے پاس نہ ہوں گے

عباسؑ گزر جائیں گے ہاتھ اپنے کٹا کر
ٹکڑے تنِ قاسمؑ کے پڑے ہوں گے زمیں پر
چِھد جائے گا برچھی کی انی سے دلِ اکبرؑ
اک تیر سے ہو جائیں گے بے جاں علی اصغرؑ
خوں عونؑ و محمدؑ کا بھی بہہ جائے گا بَن میں
بس ایک بھتیجا ترا رہ جائے گا بَن میں

Presented By: ShianeAli.com

غش ہو گا بھتیجا بھی ترا تپ سے زمیں پر

ہو گا نہ کوئی دوست نہ ہمدرد نہ یاور

دوڑائیں گے گھوڑے مرے لاشے پہ ستم گر

جل جائیں گے خیمے، تری لُٹ جائے گی چادر

سر ننگے جو آئے گی مری لاش پہ زینبؑ

رونے بھی نہ پائے گی مری لاش پہ زینبؑ

جاتی ہے بہار آج مدینے کے چمن سے / ظہورؔ جارچوی

مولانا سیّدذیشان حیدر جوادی کراروی کلیمؔ الہ آبادی

طعنۂ ابتر کو سُن کر احمدِؐ مختار نے

جو خلوصِ دل سے مانگی وہ دُعا ہیں فاطمہؑ

نشانِ سجدہ کے ساتھ یارو نشانِ ماتم بھی ہے ضروری

وہ مال محشر میں ہو گا جعلی کہ جس پر اُنکا نشاں نہیں ہے

Presented By: ShianeAli.com

جب چلے یثرب سے سبطِ مصطفیٰ سوئے عراق

جب چلے یثرب سے سبطِ مصطفیٰؐ سوئے عراق
تھی در و دیوار سے پیدا صدائے اَلفِراق
جدّ کے روضے پہ گئے رُخصت کو باصد اشتیاق
عرض کی نانا بُلاتے ہیں مجھے اہلِ نفاق
ہوگیا دریافت یہ خط کے قرینے سے مجھے
کرتے ہیں ظالم جُدا اِس دم مدینے سے مجھے

دیکھنا یہ موسمِ گرما یہ بچّے نازنیں
دھوپ کی شدت یہ ریگستاں ہے اور جلتی زمیں
اب وطن میں اپنے زندہ واپس آنے کے نہیں
آپ کا روضہ کہیں ہوگا مِرا مرقد کہیں
تفرقہ اُمت نے ڈالا سر بصحرا ہم چلے
فاطمہؑ صغرا رہی مرقد کے سائے کے تلے

Presented By: ShianeAli.com

اپنی اپنی جا چھپے بیٹھے ہیں سارے وَحش و طَیر
میں چلا ہوں اِس تپش میں دیکھئے اُمت کا بَیر
یہ سفر اور ساتھ کچّا، لوگ دُشمن، ملک غیر
مجھ پہ جو گزرے سو گزرے پر رہے بچّوں کی خیر

دیکھئے حق میں مِرے کیا مرضیٔ غفار ہے
فاطمہؑ صغرا جُدا گھر میں یہاں بیمار ہے

ہے سفر گرمی کا اور بچے مِرے ہمراہ ہیں
گُل سے نازک تر کہیں یہ رشکِ مہر و ماہ ہیں
منزلوں دریا نہیں ہیں اور نہ کوسوں چاہ ہیں
درپئے تذلیل و ایذا دشمنِ بدخواہ ہیں

ہم ہیں اور غربت ہے اور خالق کی ذاتِ پاک ہے
وادیٔ وحشت ہے اور صحرائے آفت ناک ہے

Presented By: ShianeAli.com

مرقدِ پُر نُور سے اتنے میں آئی یہ صدا
کیا کروں شبیرؑ دل سینے میں ٹکڑے ہو گیا
گوشۂ مرقد میں بسمل سا تڑپتا ہوں پڑا
کیا کروں کچھ بَس نہیں ہے جو رضائے کبریا

اِس سفر میں تجھ کو چھوڑوں گا نہ اے دل خواہ میں
پیٹتا روتا چلوں گا کربلا ہمراہ میں

جب چلے یثرب سے سبطِ مصطفیٰؐ سُوئے عراق

اے مرے لختِ جگر ایسی جگہ ہے کربلا
رنج اُٹھاتے آئے ہیں جس جا پہ خاصانِ خدا
حضرتِ آدمؑ نے ٹھوکر کھائی خوں پا سے بہا
آ گیا تھا واں تلاطم میں سفینہ نوحؑ کا

موردِ آفات وہ جا اے مرے دل خواہ ہے
اور خصوصاً وہ جگہ تیری تو وعدہ گاہ ہے

Presented By: ShianeAli.com

سُن کے یہ باتیں ہوئی ہر ایک کی حالت تباہ
تھی صدائے وا حسینا نالہ و فریاد و آہ
اُس طرف ہلتا تھا گنبد اِس طرف روتے تھے شاہؑ
دَم بہ دَم مرقد پہ تھی اک یاس و حسرت کی نگاہ
ہائے جب رخصت ہوئے قبرِ رسولؐ اللہ سے
دُور تک دیکھا کئے مڑ مڑ کے حضرت راہ سے

رُخصتِ خیرؐ البشر سے دِل ہُوا شہؑ کا فگار
آئے ماں کی قبر پَر رُخصت کو روتے زار زار
قبرِ مادر پَر جُھکا ملنے کو جب وہ بے قرار
فاطمہؑ زہرا کی تربت کانپ اُٹھی ایک بار
سارے انصارؓ و قریش اُس وقت جی کھونے لگے
مرد و زن جتنے کھڑے تھے سب کے سب رونے لگے
جب چلے یثرب سے سبطِ مصطفیؐ سُوئے عراق / عزا

Presented By: ShianeAli.com

جب ہُوا یوسفِ زہراؑ کا سفر یثرب سے

جب ہُوا یوسفِ زہراؑ کا سفر یثرب سے
چاند حیدرؑ کا چلا وقتِ سحر یثرب سے
ساتھ راہی ہوئے سب خویش و پسر یثرب سے
نکلے مغموم شہِؑ جنّ و بشر یثرب سے
لحدِ ختمِ رُسلؐ ، تربتِ زہراؑ چھُوٹی
گھر بزرگوں کا چھُٹا ، فاطمہ صغراؑ چھُوٹی

صغراؑ کہتی تھی نہ غم کیجئے بیماری کا
پاؤں پر گرتی ہوں میں مجھ کو نہ چھوڑو للہ
ہاتھ میں جوڑتی ہوں اے مرے اچھّے بابا
رحم کیجے مری حالت پہ یہ لونڈی ہو فدا
اچھی میں ہو لوں تو ہوں یاں سے روانہ بابا
یا میں دنیا سے گزر جاؤں تو جانا بابا

Presented By: ShianeAli.com

X

کہہ کے یہ شاہؑ سے منہ پھیر کے وہ رونے لگی
بات سے بس نہ چلا اشکوں سے منہ دھونے لگی
یاس جانے سے ہوئی، جانِ حزیں کھونے لگی
حرمِ شاہؑ میں فریاد و بکا ہونے لگی
اُن کو آرام نہ تھا بے کس و تنہا کیلئے
منہ کو آتے تھے جگر بہنوں کے صغراؑ کیلئے

بولے پیشانی پہ منہ رکھ کے امامِؑ دو جہاں
کیا خفا ہو گئیں بابا سے تم اے راحتِ جاں
جا کے کوفے میں اگر موت نے دی ہم کو اماں
وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تم کو بُلا لیں گے وہاں
دیر میں پہنچے سواری تو نہ گھبرانا تم
ساتھ نانی کے مِری جان چلی آنا تم

Presented By: ShianeAli.com

باتیں کرتے تھے یہ صغراؑ سے شہِؑ کون و مکاں
آئے جو اتنے میں ہمشکلِ رسولِؐ دو جہاں
دیکھ کر بھائی کو بولی وہ بصد آہ و فغاں
آؤ بھیا علی اکبرؑ میں تمہارے قرباں
اپنا کچھ بس نہیں بابا تو ہمیں چھوڑ چلے
تم بھی کیا خواہرِ ناشاد سے منہ موڑ چلے

ہم تو مہماں کوئی دن کے ہیں نہ جاؤ بھائی
اب یقیں ہے کہ ہمیں آکے نہ پاؤ بھائی
لو مجھے زلف سمن بو کی سنگھاؤ بھائی
لوں بلائیں میں ذرا پاس تو آؤ بھائی
المِ ہجر میں دنیا سے سفر کرتے ہیں
کوئی حسرت تو نہ رہ جائے کہ ہم مرتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

خاک پر گر کے تڑپنے لگی وہ خستہ جگر
روئے بیمار کو سینے سے لگا کر سرورؑ
دل جو بھر آیا سکینہؑ کا پکاری روکر
اپنا کچھ بس نہیں اللہ نگہباں خواہر
چھٹ کے ہم تم سے بصد رنج والم جاتے ہیں
لو بہن آکے گلے مل لو کہ ہم جاتے ہیں

جب ہوا یوسفِ زہراؑ کا سفر یثرب سے

(بشکریہ سوز خواں پروفیسر سیّد علی ذاکر و تنظیم نقوی)

صباؔ اکبر آبادیؒ

یہاں سے ہوتی ہے تبلیغ دین و ایماں کی
ادارہ دین کا ہے مجلسِ عزا کیا ہے!

(بشکریہ تاجدار عادل)

Presented By: ShianeAli.com

پہلی منزل جو مدینے سے ہوئی سرورؑ کو

پہلی منزل جو مدینے سے ہوئی سرورؑ کو
یاد سب کرنے لگے فاطمہؑ مضطر کو
دردِ فرقت نے جو بے تاب کیا گھر بھر کو
کہا کبریٰؑ نے یہ بُلوا کے علی اکبرؑ کو
شاہؑ سے پوچھ کے پھر شہر میں جاؤ بھیا
دل تڑپتا ہے بہن کو مِری لاؤ بھیا

پاس اُس کے نہیں واں کوئی بھی نانی کے سِوا
کون اُٹھائے گا اُسے کون پِلائے گا دوا
غش سے فرصت اُسے پہلے ہی نہ ہوتی تھی ذرا
آنکھ بھی اب تو نہیں کھولتی ہوگی صغراؑ
نانی اِک دَم کو جُدا اُس سے نہ ہوتی ہوں گی
بیٹھی گردن کو جُھکائے ہوئے روتی ہوں گی

Presented By: ShianeAli.com

سُن کے یہ شاہؑ سے جا کر علی اکبرؑ نے کہا
خیمے میں فرقتِ صغراؑ سے ہے اِک حشر بپا
گو، کسی بی بی کو فرصت نہیں رونے سے ذرا
حالِ کبریٰؑ متغیّر ہے مگر سب سے سِوا
حکم گر پاؤں ، تو بیمار کو دیکھ آؤں میں
مصلحت ہو تو اُسے ساتھ یہاں لاؤں میں

رو کے اکبرؑ سے یہ کہنے لگی بنتِ حیدرؑ
کہیو صغراؑ سے یہ تم میری طرف سے اکبرؑ
پھوپھی قربان ہو مت کھوئیو جاں رو رو کر
ہاں دُعا کیجیو اللہ سے یہ شام و سحر
کچھ نہ پردیسیوں پہ راہ میں آفت آئے
سفرِ کوفہ سے شبیرؑ سلامت آئے

پہلی منزل جو مدینے سے ہوئی سرورؑ کو

Presented By: ShianeAli.com

سُن چکے سب کے جو اکبرؑ یہ پیامِ جانکاہ
چڑھ کے شب دیزِ فلک سَیر پہ لی شہر کی راہ
بنی ہاشم کے محلے میں جو پہنچا وہ ماہ
جا کے صغراؑ کو کسی نے یہ خبر دی ناگاہ
لو مبارک ہو کہ ہمشکلِ پیمبرؐ آیا
اب نہ روؤ تمہیں لینے علی اکبرؑ آیا

پونچھ کر آنکھوں سے آنسو لگی کہنے صغراؑ
میں نہ کہتی تھی کہ بُلوائیں گے مجھ کو بابا
آگے ڈیوڑھی کے جو گھوڑے سے اُترتے دیکھا
ہاتھ پھیلا کے کہا آؤ میں صدقے بھیا
اپنے بابا کی محبت کے میں قربان گئی
تم مجھے لینے کو آئے ہو میں پہچان گئی

Presented By: ShianeAli.com

یہ جو اکبرؑ نے سُنا بھر کے دمِ سَرد کہا
ابھی بابا نے بُلایا نہیں تم کو صغرؑا
ہے فقط مجھ کو تسلی کو تمہاری بھیجا
اِس پہ ٹھہرا ہے بُلانا کہ تمہیں ہوئے شفا
تم کو تپ ہے یہ سفر اور ہی سامان کا ہے
ساتھ لے جانے میں نقصان تری جان کا ہے

دیر تک بھائی بہن روئے گلے مِل مِل کر
عرض کی روک بھی سکتی نہیں تم کو خواہر
منتظر ہوئے گا منزل پہ تمہارا لشکر
سُن کے یہ اُس سے ہوئے آہ روانہ اکبرؑ
جس طرح ہوگئی اکبرؑ سے وہ دل گیر جدُا
ہو کسی بھائی سے اِس طرح نہ ہمشیر جدُا

پہلی منزل جو مدینے سے ہوئی سَروَرؑ کو

(بشکریہ سوز خواں سیّد ظہیر حسن رضوی جارچوی)

Presented By: ShianeAli.com

اِس درجہ بے قرار تھے سلطانِ بحر و بر

اِس درجہ بے قرار تھے سلطانِؑ بحر و بر
نکلے تھے جب زمانۂ حج میں پئے سفر
مُڑ مُڑ کے دیکھتے تھے ، سُوئے کعبہ تھی نظر
تھا رنج قلبِ شاہؑ پہ چُھٹنے کا اِس قدر
کہتے تھے وعدہ گہہ کا بڑا اشتیاق ہے
لیکن فراقِ حج بھی مِرے دل کو شاق ہے

مجبور ہو کے جاتا ہوں اے ربِ ذُوالمِنَن
ورنہ میں چھوڑتا نہ مزارِ شہِؑ زَمن
ماں کی لحد نہ چھوڑتا ، نے مرقدِ حسنؑ
مَر کر یہیں پہ دفن جو ہوتا یہ بے وطن
ہوتا نصیب قرب ، رسولِ زمنؑ کا بھی
مادر کی بھی لحد کا ، مزارِ حسنؑ کا بھی

Presented By: ShianeAli.com

راضی مگر ہوں میں تری مرضی پہ اے خدا
جو جو پڑیں گے مجھ پہ مصائب اٹھاؤں گا
تیری ہی ذات پر مجھے تکیہ رہا سدا
اب تجھ سے چاہتا ہوں یہ قوت بھی کر عطا
کٹ جائے یہ بھی مرحلہ صبر و رضا کے ساتھ
میری زباں پہ شکر رہے ہر بلا کے ساتھ

ایذا ہو راہ میں کہیں یا سختیٔ سفر
ہر وقت میں تجھی پہ رہے بس مری نظر
مطلق ہراس ہو نہ مجھے لاکھ ہوں خطر
ہو جائے یہ بھی تیری ہی نصرت سے جنگ سَر
حسرت یہ ہے کہ سجدے میں گردن اگر کٹے
امت کی مغفرت کی دعا میں یہ سَر کٹے

Presented By: ShianeAli.com

گردن صغیر کی ہدفِ تیر ہو تو کیا
نذرِ اجل جو اکبرؑ دلگیر ہو تو کیا
عباسؑ سا جری تہہِ شمشیر ہو تو کیا
نیزے کی نوک پر سرِ شبیرؑ ہو تو کیا
پیاسے شہید نہر پہ مہماں تمام ہوں
اُمت کی مغفرت کے یہ ساماں تمام ہوں

افسوس کی جگہ ہے جو ایسا ہو بادشاہ
رہنے نہ پائے گھر میں وہ اُمت کا خیر خواہ
ہر جا ہوں قتل کے لئے آمادہ روسیاہ
پائے اماں نہ خانۂ معبود میں بھی آہ
ایسے ستم ہوں جس پہ وہ مجبور کیا کرے
کیونکر نہ حج کو چھوڑ کے کرب و بلا چلے
اِس درجہ بے قرار تھے سلطانؑ بحر و بر
(بشکریہ سوز خواں اکبر حسین زیدی و دلبرؒ زیدی)

Presented By: ShianeAli.com

مضطر تھے شبِ ہشتمِ ذی الحجہ کو شبیرؑ

مضطر تھے شبِ ہشتمِ ذی الحجہ کو شبیرؑ
تھا قصد مصمم کہ سُوئے کوفہ ہوں رہ گیر
کرتے تھے کبھی یاس سے رو رو کے یہ تقریر
اب یاں سے کہاں دیکھئے لے جاتی ہے تقدیر
پھر کر جو وطن جائیں تو جانا نہ ملے گا
اب ہم کو بجز قبر ٹھکانا نہ ملے گا

تھے سبطِ نبیؐ کوچ کی تدبیر میں اُس رات
کی آ کے جو ابنِ حَنَفِیّہؓ نے ملاقات
بھائی سے بغل گیر ہوئے شاہِؑ خوش اوقات
کی عرض محمدؓ نے کہ اے قبلۂ حاجات
کوفے کی طرف جانے میں اندیشۂ جاں ہے
مکے میں مکیں ہوں کہ بزرگوں کا مکاں ہے

Presented By: ShianeAli.com

حضرت نے کہا ہوتا ہوں ناچار روانا
بھاتا ہے کسے اپنا وطن چھوڑ کے جانا
میں بیکس و مظلوم ہوں دشمن ہے زمانا
اب تو ہے مدینے میں نہ مکے میں ٹھکانا
حاسد ہے کوئی ، درپئے آزار ہے کوئی
حامد ہے نہ کوئی ، نہ مددگار ہے کوئی

منہ پیٹ لیا سُن کے محمدؒ نے یہ تقریر
رو رو کے کہا گر ہے یہی خواہشِ تقدیر
ناموس کو چھوڑو یہیں اے حضرتِ شبیرؑ
حُرمت سے حرم میں رہیں وہ صاحبِ تطہیر
پردیس میں کیا جانیے کیا جور و جفا ہو
ڈر ہے کہیں زینبؑ نہ گرفتارِ بلا ہو

Presented By: ShianeAli.com

زینبؑ کی اسیری کا سخن سنتے ہی یک بار
تھرا گیا دِل ، رونے لگے سیّدِ ابرارؑ
سنتی تھی یہ تقریر جو سب زینبِؑ ناچار
محمل سے محمدؓ کو پکاری بہ دلِ زار
کی تم نے سفارش مِری کیا آہ برادر
بھائی سے چھڑاتے ہو مجھے واہ برادر

یہ کہہ کے جو روئی اسدُاللہ کی پیاری
ابنِ حَنَفِیّہؓ کے بھی آنسو ہوئے جاری
حضرت نے کہا بھائی سے با گریہ و زاری
بہنیں مِری قیدی ہوں یہ ہے مرضیِ باری
کٹ کر سرِ شبیرؑ تو نیزے پہ علَم ہو
پیچھے کھلے سَر قافلۂ اہلِ حرم ہو

Presented By: ShianeAli.com

یہ سب تو مِرے ساتھ ہیں آفت کے سفر میں
پَر فاطمہ صغراؑ کو میں چھوڑ آیا ہوں گھر میں
ہے اُس کی جدُائی سے عجب درد جگر میں
ڈر ہے کہیں مرجائے نہ وہ ہجرِ پدر میں
روئے تو مِرے سَر کی قسم دیجیو بھائی
بیمار کو سینے سے لگا لیجیو بھائی

صغراؑ کا سُنا نام تو بانوؑ یہ پکاری
کہہ دیجیو مادر تمہیں بھولی نہیں پیاری
بہنوں کو بھی ہے آٹھ پہر یاد تمہاری
اصغرؑ مِری گودی میں کیا کرتا ہے زاری
راتوں کو تِرے غم میں نہیں سوتی ہے کبراؑ
جب ذکر تِرا ہوتا ہے تب روتی ہے کبراؑ

مضطر تھے شبِ ہشتم ذی الحجہ کو شبیرؑ

Presented By: ShianeAli.com

وطن سے چھٹ کے کوئی خستہ جاں شہید نہ ہو

وطن سے چھٹ کے کوئی خستہ جاں شہید نہ ہو
کوئی مسافرِ بے خانماں شہید نہ ہو
کسی کے گھر پہ کوئی میہماں شہید نہ ہو
شہید ہو تو وہ تشنہ دہاں شہید نہ ہو
سفر میں موت کا آنا بڑی مصیبت ہے
جو لاش دفن نہ ہو اور بھی قیامت ہے

ہُوا یہ ظلم زمانے میں دو غریبوں پر
وہ ایک بے کس و مضطر ہے فاطمہؑ کا پسر
اور ایک مسلمؑ بے پَر غریب و خستہ جگر
کوئی نہ اُن کا معیں تھا نہ آپ کا یاور
قلق یہ تھا کہ شہِؑ مشرقین بھی بچھڑے
پَرائے دیس میں دو نورِ عین بھی بچھڑے

Presented By: ShianeAli.com

مقیمِ خانۂ ہانیؓ تھے مسلمؑ پُر غم
اُنہیں بھی قتل کیا ظالموں نے ہائے ستم
یہ انقلاب یہ رنگِ دو رنگیٔ عالم
اَماں کی فکر میں دَر دَر پھرے سفیرِ حرم
بڑھی جو پیاس بہت تھرتھرا کے بیٹھ گئے
قریبِ شب دَرِ طوعہؓ پہ آ کے بیٹھ گئے

مکاں سے نکلی جو طوعہؓ تو بولی گھبرا کر
کہ آپ کون ہیں بیٹھے ہیں کس لیے دَر پَر
دبی زباں سے کہا اک غریب ہوں ، خواہر
پِلا دے آپ مجھے بہرِ ساقیٔ کوثر
یہ سُن کے نذرِ امامِؑ انام لے آئی
محل میں جاکے وہ پانی کا جام لے آئی

Presented By: ShianeAli.com

وہ آب پی کے بھی اُٹھے نہ جب تو اُس نے کہا
کہ پانی پی چکے اب گھر کو جاؤ بہرِ خدا
اسیر کرنے کو مسلمؑ کے پھرتے ہیں اعدا
عیال ، فکر میں ہوں گے کہ رہ گئے کس جا
غضب ہے پھر جو غریبوں کے دل کو کل نہ پڑے
تلاش میں کوئی بی بی کہیں نکل نہ پڑے

یہ سُن کے آہ بھری اور کہا بدیدۂ تر
نہ بیٹھتے ترے در پر کہیں جو ہوتا گھر
کہاں عیال ، جنہیں فکر ہوگی اے خواہر
یہاں بہن ہے نہ بھائی نہ زوجہ و دختر
نہ جانے وہ بھی یونہی غم میں ہیں کہ چین سے ہیں
حسینؑ ہم سے جدا ، ہم جدا حسینؑ سے ہیں

وطن سے چھٹ کے کوئی خستہ جاں شہید نہ ہو

یہ نام سُن کے پکاری وہ عاشقِ زہرؑا
حسینؑ آپ کے کیا ہیں کہا مِرے مولا
وہ بولی نام و نسَب کچھ بتایئے لِلّٰہ
کہا کہ مردِ غریبُ الوطن کا نام ہی کیا
وطن وہی ہے جہاں اہلِ بیتؑ رہتے ہیں
مجھے حسینؑ کا ادنٰی غلام کہتے ہیں

یہ سُن کے اُس نے تڑپ کر کہا بشدتِ غم
یہ خاکسار بھی ہے اک کنیزِ شاہؑ اُمم
چُھپاؤ مجھ سے نہ لِلّٰہ ، حالِ درد و اَلم
بتادو نام ، تمہیں جانِ فاطمہؑ کی قسم
کہا حرم سے جو چُھوٹا وہ بے نصیب ہوں میں
وکیلِ سبطِ نبیؐ ، مسلمؑ غریب ہوں میں
وطن سے چُھٹ کے کوئی خستہ جاں شہید نہ ہو/نسیمؔ

Presented By: ShianeAli.com

انساں کیلئے موت ہے غم بے وطنی کا

انساں کیلئے موت ہے غم بے وطنی کا
جانکاہ ہے اندوہ و الم بے وطنی کا
صدمہ نہیں کچھ موت سے کم بے وطنی کا
آفت ہے قیامت ہے ستم بے وطنی کا
کانٹوں کے الم سیدِ سجادؑ سے پوچھو
ایذائے سفر مسلمؑ ناشاد سے پوچھو

کی سخت دغا کوفیوں نے گھر میں بلا کے
سب پھر گئے جن لوگوں کے دعوے تھے وفا کے
لاکھوں ہیں عدو جائیں کدھر جان بچا کے
آفت میں گرفتار ہوئے کوفے میں آکے
یاور نہیں ہمدم نہیں غم خوار نہیں ہے
نرغے میں ہیں اور کوئی مددگار نہیں ہے

Presented By: ShianeAli.com

منہ کرکے سُوئے چرخ کہا، شکر خدایا
راحت ہے یہ بندے نے جو کچھ ظلم اُٹھایا
غم یہ ہے کہ ہے دور یدُاللہ کا جایا
شبیرؑ کے ہاتھوں سے کفن ہم نے نہ پایا
دنیا سے سُوئے خلد کوئی دَم میں سفر ہے
یاں ہم پہ جو کچھ بَن گئی کیا اُن کو خبر ہے

یہ کہتے تھے مسلمؑ کہ لعینوں نے قضارا
X
اک سنگِ ستم اُس لبِ مجروح پہ مارا
رِیش اور گریباں میں لہو بھر گیا سارا
جب حال یہ پہنچا تو کہاں جنگ کا یارا
اعدا سے کہا دل میں ذرا رحم کو جا دو
غش آتا ہے پانی مجھے تھوڑا سا پلا دو

Presented By: ShianeAli.com

کب سنتے تھے بیکس کا سخن ظلم کے بانی ×
تھے قتل کی تدبیر میں وہ دشمنِ جانی
لے آئی ضعیفہ وہیں اک جام میں پانی
قسمت نے مگر بجھنے نہ دی تشنہ دہانی
سُوکھی ہوئی تھی گُل سی زباں خشک گلو تھا
اُس پانی کو منہ سے جو لگایا تو لہو تھا

پھینکا اُسے جب خاک پہ بادیدۂ گریاں ×
اک جام ضعیفہ نے دیا پھر اُنہیں اُس آں
پینے بھی نہ پایا تھا کوئی گھونٹ وہ ذیشاں
پانی میں جُدا ہو کے گِرے گوہرِ دَنداں
فرمایا کہ ثابت ہُوا پیاسے ہی مریں گے
اب ساقیٔ کوثر ہمیں سیراب کریں گے

انساں کیلئے موت ہے غم بے وطنی کا

Presented By: ShianeAli.com

دشمن تو کئی سَو تھے یہ بے یار و مددگار
برچھی کبھی پڑتی تھی کبھی پڑتی تھی تلوار
اندوہ پہ اندوہ تھے آزار پہ آزار
کس یاس سے اک ایک کا منہ تکتے تھے ہر بار

بازو کو ستمگار جو باندھے تھے رَسن سے
فوارۂ خوں چُھٹتا تھا ہر زخمِ بدن سے

القصہ لبِ بام جو لائے اُنہیں سفاک
تَر آنسوؤں سے ہوگیا مسلمؑ کا رخِ پاک
فریاد سُوئے کعبہ یہ کی با دلِ غم ناک
روحی بفداک اے پسرِ سیدِؐ لولاک

کرتا ہے سفر خَلق سے غم خوار تمہارا
موقوف ہے اب حشر پہ دیدار تمہارا

انساں کیلئے موت ہے غم بے وطنی کا

Presented By: ShianeAli.com

کوفے میں داخلہ ہے سفیرِ امام کا

کوفے میں داخلہ ہے سفیرِ امامؑ کا
تعظیم سے خمیدہ ہے سَر خاص و عام کا
گھر گھر میں غُلغلہ ہے دُرود و سلام کا
جو شخص ہے ، مجسمّہ ہے احترام کا

بیعت کا قصد ہے جو امامِؑ عرب کے ساتھ
مسلمؑ کے ہاتھ چومتے ہیں سب ادب کے ساتھ

تنہا کی جنگ دشمنوں کے دل ہِلا گئی
پندرہ سَو سُورماؤں ، جوانوں کو کھا گئی
ابنِ زیاد کو جو مدد کی صدا گئی
چہرے پہ رُوسیاہ کے زردی سی چھا گئی

بولا چلاؤ تیغ نہ ہاشمؑ کے شیر پر
مکر و دغا کے وار کرو اِس دلیر پر

Presented By: ShianeAli.com

آمادہ مکر پر ہوئے مکّار و نابکار
کوٹھوں سے پھینکنے لگے پتھر ستم شعار
کرتے تھے دُور دُور سے تیغ و تبر کے وار
انگارے مارتے تھے کہیں چُھپ کر اہلِ نار
کھا کھا کے زخم نادِ علیؑ پڑھتے جاتے تھے
مسلمؑ جہاد کرتے ہوئے بڑھتے جاتے تھے

گِرتے ہی اُن پہ کرنے لگے بد شعار وار
افسوس ایک جسمِ حزیں پر ہزار وار
مظلوم پر جو ہو رہے تھے بار بار وار
غش آگیا ، سہے نہ گئے بے شمار وار
دشمن تھے گِرد چاہنے والے نہ تھے قریب
ہو کر قریب گود کے پالے نہ تھے قریب

Presented By: ShianeAli.com

پاتے ہی حکمِ حاکمِ بد کار و بد عمل
بالائے بام لے گئے حضرت کو چند یَل
چھت سے زمیں پہ پھینک دیا آہ، سَر کے بَل
پہنچے اِدھر زمیں پہ اُدھر آگئی اَجل
سَر نذر کر کے ابنِ زیادِ شریر کو
ملعون کھینچے پھرتے تھے لاشِ سفیر کو

کوفے میں داخلہ ہے سفیرِ امام کا / ظہورؔ جارچوی

دردؔ اسعدیؒ

لکھی ہے وردؔ پر عرش داستانِ حسینؑ
پہنچ گیا ہے کہاں سے کہاں جہانِ حسینؑ!

حنیفؔ اسعدی

کہیں سے رسم چلی! ابتدا کسی نے بھی کی!
حسینؑ صبر و تحمل کی انتہا ٹھہرے

التماسِ فاتحہ برائے سیّد ظفر عباس ابنِ مظہر حسین تقوی

Presented By: ShianeAli.com

شہؑ نے جب چاند محرّم کا سفر میں دیکھا

شہؑ نے جب چاند مُحرم کا سفر میں دیکھا
محضرِ قتل رقم ایک سطر میں دیکھا
بَل جبینِ فلکِ ظلم سیَر میں دیکھا
موت کو لوٹ مچاتے ہوئے دیکھا
سرخیٔ خونِ شفق قلب کو برمانے لگی
شامِ عاشور کی تصویر نظر آنے لگی

اسپ کو روک کے پڑھنے لگے رویت کی دعا
زندگی بھر سے نِرالی تھی یہ حضرتؑ کی دعا
وسعتِ رِزق کا مفہوم نہ صحت کی دعا
حق سے کی عرض میں کرتا ہوں شہادت کی دعا
صبر وہ بخش کہ تا روزِ جزا دھوم رہے
حشر تک نام مِرا سیّدِ مظلوم رہے

Presented By: ShianeAli.com

کچھ مرے واسطے ایسا ہو مبارک یہ ماہ
صدقے اسلام پہ ہو جاؤں ملے عزت و جاہ
فدیۂ راہِ رضا دے لقب اے بارِ الٰہ
خوں میں تن غرق ہو خشکی میں سفینہ ہو تباہ
قید ہوں اہلِ حرم گھر کی صفائی ہو جائے
سب ستم ہوں مگر امت کی بھلائی ہو جائے

قتل ہو جب مرا لشکر نہ جلال آئے مجھے
سب عزیزوں کے کٹیں سر نہ جلال آئے مجھے
خوں میں ڈوبے علی اکبرؑ نہ جلال آئے مجھے
تڑپے ہاتھوں پہ جو اصغرؑ نہ جلال آئے مجھے
پھول مُرجھائے مرا شکر بجا لاؤں میں
آپ ننھی سی لحد کھود کے دفناؤں میں

Presented By: ShianeAli.com

نکلے ارماں جو زباں پیاس سے باہر نکلے
سامنے آنکھوں کے جانِ علی اکبرؑ نکلے
پر گِلہ منہ سے اے خالقِ اکبر نکلے
تھام لوں دل جو بہن گھر سے تڑپ کر نکلے
جو ستائیں نہ ڈراؤں نہ سزا دُوں اُن کو
داغ پر داغ وہ دیں اور میں دعا دوں اُن کو

شہؑ نے فرمایا کہ محضر میں یہ اِقرار بھی ہے
درجِ فردِ شہدا قاسمِؑ ناچار بھی ہے
فوج کا ذکر بھی ہے نامِ علمدار بھی ہے
مرنے والوں میں علی اکبرِؑ جرار بھی ہے
امتحاں کا کوئی گوشہ نہ فلک چھوڑے گا
میرا اصغرؑ بھی مری گود میں دم توڑے گا

شہؑ نے جب چاند محرم کا سفر میں دیکھا/نسیمؔ امروہوی

Presented By: ShianeAli.com

اے اہلِ عزا پھر الم و غم کے دن آئے

اے اہلِ عزا پھر اَلم و غم کے دن آئے
پھر تعزیہ و شیون و ماتم کے دن آئے
پھر بیکسیٔ شاہِؑ دو عالم کے دن آئے
پھر آئی قیامت ، کہ محرم کے دن آئے
پھر جنؑ و بشر محو ہوئے آہ و بکا میں
پھر فاطمہؑ بیتاب ہیں پیاروں کی عزا میں

اِس غم سے گھر آباد ہوئے اہلِ عزا کے
ہر سمت یہ جلوے ہیں شہِؑ ہر دوسَرا کے
قربان عطائے پسرِ شیرِ خدا کے
روضے سے چلے آتے ہیں گھر پر غُربا کے
اشکوں سے نہ کیوں تر ہو گریبان ہمارا
زہراؑ کا جگر بند ہے مہمان ہمارا

ہوگا نہ ہُوا یوں کسی دلگیر کا ماتم
اکبرؑ کا کبھی غم ، کبھی بے شِیر کا ماتم
قاسمؑ کا الم ، بازوئے شبیرؑ کا ماتم
گہ قمع کا ماتم ، کبھی زنجیر کا ماتم
مصروفِ عزا قلب بھی ہے روح بھی تَن بھی
روتے ہیں اُسے رو نہ سکی جس کو بہن بھی

مُجرا ہو اُسے جس کو لعینوں نے ستایا
وہ جس نے دَمِ ذبح بھی پانی نہیں پایا
وہ جس کی جبیں پَر نہ مصائب میں بَل آیا
وہ جس نے جواں لال کے لاشے کو اُٹھایا
وہ شِیرِ بتولِؑ عذرا سے جو پَلا تھا
سجدے میں تہِ تیغِ جفا جس کا گلا تھا

Presented By: ShianeAli.com

وہ جس کی بہن دیکھ کے ڈیوڑھی سے یہ منظر
خیمے سے نکل آئی تھی اک بار تڑپ کر
چلّاتی تھی سَر پیٹ کے وہ بے کس و مضطر
جلد آؤ کہاں ہو مِرے قاسمؑ ، مِرے اکبرؑ
عباسؑ ، مِری ماں کی کمائی کو بچالو
اے عونؑ و محمدؑ مِرے بھائی کو بچالو

اے اہلِ عزا پھر الم وغم کے دن آئے / نسیمؔ امروہوی

بشکریہ سلام خواں سیّد اسد جہاں

رضویؔ جارچوی

خُلد کے رَستوں کا اُن کو کیا پتہ
کربلا جانا نہیں ، آنا نہیں

جعفر حسین جعفرؔ

[redacted]

Presented By: ShianeAli.com

حضرت کو ہُوا ماہِ مُحَرَّم جو سفر میں

حضرت کو ہُوا ماہِ محرم جو سفر میں
اک داغ پڑا اور بھی صغراؑ کے جگر میں
نانی سے کہا مرتی ہوں دُورِیِ پدر میں
عاشور کی بھی عید نہوگی مِرے گھر میں
کیا جانتی تھی ایسے بچھڑ جائیں گے بابا
وہ دن بھی کبھی ہوگا کہ پھر آئیں گے بابا

کیوں نانی رجب تھا کہ سدھارے تھے سفر کو
پورے چھے مہینے ہوئے دُورِیِ پدر کو
حج کر کے پھِرے اہلِ وطن خیر سے گھر کو
پھر قبلہ و کعبہ گئے کعبے سے کدھر کو
زہراؑ کا قمر سُوئے مدینہ نہیں آیا
اِس چاند کی رویت کا مہینہ نہیں آیا

Presented By: ShianeAli.com

پیدا ہُوئے اصغرؑ تو پیامِ اَجل آیا
افسوس کہ جھولے میں بہن نے نہ جُھلایا
بھیا کو نہ جی بھر کے گلے سے بھی لگایا
بچھڑے تو کبھی خواب میں بھی منہ نہ دِکھایا

داخل شہِؑ دیں اب بھی نہ گھر میں ہوئے نانی
اصغرؑ چھے مہینے کے سفر میں ہوئے نانی

گرمی سے کنویں خشک ہُوئے جاتے ہیں نانی
پوچھے کوئی پردیسیوں سے تشنہ دَہانی
وہ بولی میں ڈرتی ہوں یہ کہتے ہوئے نانی
جھیلوں کا نہ سُوکھا ہو کہیں راہ میں پانی

فاقے کو جو پوچھو تو یہ اِرشِ شہِؑ دیں ہے
بابا کو مِرے پیاس کی برداشت نہیں ہے

Presented By: ShianeAli.com

بابا پہ کٹے خیر سے یارب یہ مہینہ
اِس خدشہ سے ہر وقت پھَٹا جاتا ہے سینہ
بابا سے بِرے کوفیوں کے دل میں ہے کینہ
حضرتؑ سے لڑائی کا کہیں ہو نہ قرینہ
کوفے کی طرف سے جو ہَوا آتی ہے نانی
سب کنبے کے رونے کی صدا آتی ہے نانی

حضرت کو ہُوا ماہِ محرم جو سفر میں

جس گھڑی نہر پہ خیمے شہؑ والا کے ہوئے

جس گھڑی نہر پہ خیمے شہِؑ والا کے ہوئے
اور ستمگار مزاحم لبِ دریا کے ہوئے
شاہؑ برہم یہ جفاکاروں سے فرما کے ہوئے
دشمنِ جاں مِرے گھر سے مجھے بلوا کے ہوئے
تم پیو پانی، محمدؐ کا نواسہ مر جائے
تم ہی منصف ہو، جو مہماں ہو وہ پیاسا مر جائے

میں نہ آتا تھا، مدینے سے بُلایا تم نے
روضۂ احمدِؐ مرسل کو چھڑایا تم نے
کوہ و صحرا بھی یہ دریا بھی دِکھایا تم نے
حیف ہے تارکِ دنیا کو ستایا تم نے
رُخ اِدھر کو جو کیا میں نے تو منہ موڑتے ہو
اک دغا پیشہ کے وعدے پہ مجھے چھوڑتے ہو

Presented By: ShianeAli.com

شاہؑ سے تب بہ دُرشتی یہ لعینوں نے کہا
مہلت اک شب کی بھلا دینے میں نقصان تھا کیا
پر ہمیں حکم ہے دریا سے اُٹھا دینے کا
جو کہ فرمائے گا حاکم اُسے لائیں گے بجا
جلد سامان کرو خیموں کے اُٹھوانے کا
آپ کا عذر کوئی پیش نہیں جانے کا

آبدیدہ ہو لعینوں سے یہ بولے شبیرؑ
آچکے اب تو دِکھائے ہمیں جو کچھ تقدیر
کھائیں گے شوق سے تیغ و تبر و خنجر و تیر
پر خدا اِس کا ہے شاہد کہ میں ہوں بے تقصیر
نہر سے گرمی کے موسم میں اُٹھاتے ہو مجھے
کیا ملے گا تمہیں نا حق جو ستاتے ہو مجھے
جس گھڑی نہر پہ خیمہ شہؑ والا کر ہوئے / ››››››››››››››››

Presented By: ShianeAli.com

ہفتمِ ماہِ محرم کی ہوئی جبکہ سحر

ہفتمِ ماہِ محرم کی ہوئی جبکہ سحر
اور نمازِ سحری سے ہوئے فارغ سرورؑ
دی خبردار نے جمعیتِ اعدا کی خبر
شہِؑ بیکس نے کہا اپنی، خدا پر ہے نظر
آنے دو آتے ہیں جو تیغ و سپر باندھے ہوئے
بیٹھے ہیں مرنے پہ یاں ہم بھی کمر باندھے ہوئے

شبِ ہشتم سے نہم تک رہے سنتے یہی حال
ہر طرف سے چلے آتے ہیں اُدھر اہلِ ضلال
یاں تڑپتے تھے پڑے شاہؑ کے پیاسے اطفال
اہلِ عصمت کو تھا غم بیکسیِ شہؑ کا کمال
کہتے تھے سب ہیں عدو دوست نہ آیا کوئی
سبطِ احمدؐ کی مدد کرنے نہ پایا کوئی

Presented By: ShianeAli.com

صبح قتلِ شہِؑ مظلوم نمایاں ہوئی جب
اٹھ کے سجادؑ سے کی، شاہؑ نے پوشاک طلب
منہ پہ رومال لئے روتی تھی بیٹھی زینبؑ
دوڑی کہتی ہوئی بھیا نہ کہیں کی رہی اب
گر قدم آپ نے خیمے سے نکالا بھائی
پھر رہا کون مرا پوچھنے والا بھائی

شاہؑ رونے لگے زینبؑ کو جو دیکھا بے تاب
شہر بانوؑ نے کیا شاہؑ سے رو کر یہ خطاب
حق میں لونڈی کے ہے کیا حکم، شہِؑ عرش جناب
آپ فرمائیں تو پکڑے چلوں گھوڑے کی رکاب
یوں گوارا ہے مجھے فاقہ پہ فاقہ صاحب
آپکے دَم سے میں رکھتی ہوں علاقہ صاحب

Presented By: ShianeAli.com

رو کے فرمانے لگا حیدرِؑ کرار کا لال
رَن میں جب ہوئے گی کھیتی مِرے جد کی پامال
بانوؑ تجھ کو ہے عبث اپنی تباہی کا خیال
جو مِری بہنوں کا احوال وہی تیرا حال

بیوہ ہونا ہے تجھے اور مجھے بے سَر ہونا
بنتِ زہراؑ کی اطاعت سے نہ باہر ہونا

جس گھڑی نہر پہ خیمے شہِ والا کے ہوئے
(ہفتم ماہِ محرم کی ہوئی جبکہ سحر)

پروفیسر اقبالؔ عظیمؔ

ہے اگر اقبالؔ تم کو دعوئِ عشقِ رسولؐ
مخلصانہ مدحتِ سبطِؑ پیمبرؐ چاہیے

(بشکریہ پروفیسر سیّد مسعود الحسن / جعفر طیار سوسائٹی)

Presented By: ShianeAli.com

جس دم سنی امامِ اُمم نے صدائے حُرؑ

جس دم سنی امامِ اُمم نے صدائے حُرؑ
سینے پہ ہاتھ مار کے چلّائے ہائے حُرؑ
رو کر کہا رفیقوں سے دیکھی وفائے حُرؑ
فرشِ عزا حرم نے بچھائی برائے حُرؑ
کھینچی جو شہؑ نے آہ، دلِ بے قرار سے
نکلیں تڑپ کے فاطمہؑ زہرا مزار سے

دوڑے اِدھر سے رَن کی طرف سیدِ امم
آئے نجف سے حیدرِؑ صفدر بچشم نم
آواز دی نبیؐ نے کہ حُرؑ کو لئے ہیں ہم
جس وقت پہنچے شاہؑ تو وہ توڑتا تھا دَم
سَر کاٹنے کی فکر میں جو تھے وہ ہٹ گئے
مہماں سے اپنے دوڑ کے حضرتؑ لپٹ گئے

Presented By: ShianeAli.com

زانو پہ رکھ لیا سرِ حُرؑ اور یہ کہا
بھائی حسینؑ آیا ہے آ ہوش میں ذرا
آنکھیں قدم پہ مل کے یہ بولا وہ باوفا
مولا ہزار جان سے میں آپ پر فدا
جن کے لئے زمیں پہ ملک سَر جُھکاتے ہیں
وہ لوگ خُلد سے مرے لینے کو آتے ہیں

زانو پہ سَر ہے آپ کے یا شاہِؑ بحر و بر
محبوبِؐ کبریا ہیں اِدھر شیرؑ حق اُدھر
ہیں کون یہ معظّمہ ، پہلو میں نوحہ گر
شہؑ نے کہا کہ روتی ہیں اماںؑ برہنہ سَر
تو حشر تک امامِ دو عالم کے ساتھ ہے
ماتم ترا حسینؑ کے ماتم کے ساتھ ہے

Presented By: ShianeAli.com

یہ سُن کے غیر ہوگیا اُس دَم جری کا حال
زانوئے شاہِؑ دیں پہ کیا حُرؑ نے انتقال
خیمے کے دَر پہ لاش کو لایا علیؑ کا لال
سب بی بیوں نے کھول دیے اپنے سَر کے بال

زینبؑ یوں روئی شہؑ کے فدائی کے واسطے
جیسے بہن تڑپتی ہے بھائی کے واسطے

جس دَم سُنی امامِ اُمم نے صدائے حُرؑ / میر انیسؔ

(بشکریہ سوز خواں مظاہر حسین و راحیل مہدی)

Presented By: ShianeAli.com

باقی جو رفیقِ شہؑ دیں رہ گئے دوچار

باقی جو رفیقِ شہؑ دیں رہ گئے دوچار
حسرت سے اُنہیں دیکھتے تھے سیدِؑ ابرار
کی بڑھ کے حبیبؑ ابنِ مظاہرؑ نے یہ گفتار
یہ پیرِ غلام اب ہے اجازت کا طلب گار
بندے کو بھی مرنے کی رِضا دیجئے آقا
فردوس کے رَستے پہ لگا دیجئے آقا

شبیرؑ نے سینے سے لگایا کئی باری
رُخصت جو کیا آنکھوں سے آنسو ہوئے جاری
گھبرا کے درِ خیمہ سے زینبؑ یہ پکاری
لوگو کہو میداں میں چلی کِس کی سواری
اب کون بچائے گا شہِؑ جن و بشر کو
سب چھوڑے چلے جاتے ہیں زہراؑ کے پسر کو

Presented By: ShianeAli.com

یہ سنتے ہی کہرام ہُوا اہلِ حرم میں
پہونچا وہ جری شیر سا میدانِ ستم میں
کامل تھا زبس عشقِ شہنشاہِؑ اُمم میں
بے تاب تھا مولا کی جُدائی کے اَلم میں
سینہ تھا جری کا تبر و تیر کی جانب
پھِر پھِر کے نظر کرتا تھا شبیرؑ کی جانب

پیری میں جو دِکھلائی جوانوں کی شجاعت
تھرانے لگے عضوِ بدن گھٹ گئی طاقت
دَم چڑھ گیا گرمی سے ہوئی پیاس کی شدت
دل سے کہا اب عالَمِ فانی سے ہے رُخصت
نے لشکر اعدا کو نہ شمشیر کو دیکھا
کس یاس سے مڑ کر رُخِ شبیرؑ کو دیکھا

Presented By: ShianeAli.com

سینہ چھدا تیروں سے ہُوا فرق دو پارا
رگ رگ جو کٹی پھر نہ رہا ضبط کا یارا
شیرازۂ اجزائے بدن کھل گیا سارا
گرتے ہوئے گھوڑے سے یہ حضرتؑ کو پکارا
یاں آپ کا آنا مری بخشش کی سند ہے
اے شیرِ الٰہی کے پسر ، وقتِ مدد ہے

ناگاہ صفیں چیر کے آئے شہِؑ ذیشاں
دیکھا کہ وہ مظلوم کوئی دم کا ہے مہماں
لاشے سے لپٹ کر یہ پکارے بصد افغاں
اے دوست مرے تیری محبت کے میں قرباں
دِکھلادو مجھے زخم کہاں کھائے ہیں بھائی
سینے سے لپٹ جاؤ کہ ہم آئے ہیں بھائی

باقی جو رفیقِ شہؑ دیں رہ گئے دوچار / میر انیسؒ

Presented By: ShianeAli.com

ہفتم سے تا دہم جو ہُوا قافلے کا حال

ہفتم سے تا دہم جو ہُوا قافلے کا حال
تحریر کر سکے یہ قلم کو نہیں مجال
رَد ہو گیا جو طاعتِ باطل کا تھا سوال
انبوہِ اشقیاء میں گھرا تھا نبیؐ کا لال
لیکن سکونِ قلب میں کوئی خلل نہ تھا
لب خشک تھے جبینِ امامت پہ بَل نہ تھا

زینبؑ کے لاڈلوں نے بھی جوہر دِکھا دِیئے
دو نیمچوں نے لاشوں کے پُشتے لگا دیئے
جو سُورما بَنے تھے وہ رَن سے بھگا دیئے
دنیا کو جانثاری کے رستے بتا دیئے
کیا جمتے پاؤں سَیلِ مظالم کی موج میں
آخر شہید ہو گئے دشمن کی فوج میں

Presented By: ShianeAli.com

زینِ العباد فرشِ علالت پہ بے قرار
کوئی علاج اور نہ دواؤں کا اختیار
سُوکھے لبوں پہ بس یہی آتا تھا بار بار
اے کاش اِس جہاد میں ہو جاتے ہم نثار
دو گام اُٹھ کے چلنے کے قابل نہیں ہیں ہم
دَورِ ستم بدلنے کے قابل نہیں ہم

گہوارۂ ربابؑ میں اصغرؑ تھے نالہ کَش
تھا زرد ماہتاب کی صورت وہ ماہ وَش
بچے کو چھے مہینے کے آتے تھے غش پہ غش
فریاد کر رہی تھی سکینہؑ کہ اَلعطَش
سب کچھ امامؑ دیکھ رہے تھے سکون سے
تر تھی عبائے پاک شہیدوں کے خون سے

ہفتم سے تا دہم جو ہُوا قافلے کا حال

Presented By: ShianeAli.com

آیا خیالِ اہلِ عرب کا ہے یہ شعار
بچوں کو دشمنوں میں نہیں کرتے ہیں شمار
شاید پسیجیں دیکھ کے اصغرؑ کا حالِ زار
بچے کو لیکے گود میں نکلے وہ ذی وقار
آواز دی کہ شام کی فوجو ، ذرا سنو
اپنے نبیؐ کی آلؑ کا تم ماجرا سنو

میں کون ہوں نبیؐ کا نواسہ علیؑ کا لال
بیعت کروں میں ظلم و ستم کی ہے یہ محال
دشمن سمجھ کے مجھ سے ہو آمادۂ قتال
لیکن ہے چھ مہینے کا بچہ بہت نڈھال
اک آخری سوال ہے اِس کا جواب دو
مجھ کو نہیں تو اِس کو ہی اِک جرعہ آب دو

Presented By: ShianeAli.com

آیا سوالِ آب کا ، اک تیر سے جواب
پیدا ہوا زمیں کی وفاؤں میں اضطراب
بے شِیر کا لہو ہُوا عنوانِ انقلاب
ظالم کو اپنے ظلم پہ آنے لگا حجاب
حلقوم میں صغیر کے پیکاں چُھبا ہوا
مقسوم دہنِ پاک پہ مہرِ لقا ہوا

دیکھا خود اپنی آنکھ سے انصار کا لہو
ریتی میں جذب پایا علمدار کا لہو
قاسمؑ کا خون ، اکبرؑ خود دار کا لہو
زینبؑ کے لال ، جعفرؑ طیار کا لہو
ششماہے کا بھی گود میں خونِ گلو بہا
اتنا سکون بڑھ گیا جتنا لہو بہا

ہفتم سے تا دہم جو ہوا قافلے کا حال

Presented By: ShianeAli.com

مسلمؑ کے لال جبکہ شہیدِ جفا ہوئے

مسلمؑ کے لال جبکہ شہیدِ جفا ہوئے
دشتِ فنا سے راہیٔ ملکِ بقا ہوئے
غربت میں وہ یتیم جو نذرِ قضا ہوئے
زینبؑ بھی روئیں ، شاہؑ بھی محوِ بکا ہوئے
دو تیرِ غم دلوں پہ یکایک جو چل گئے
بہرِ رضا ، علیؑ کے نواسے مچل گئے

بیتاب ہو کے آئے وہ غازی جو ماں کے پاس
زینبؑ زبانِ حال سے بولیں بہ درد و یاس
کیوں بد حواس آئے ہو چہرے ہیں کیوں اداس
کیا دیکھ کر لڑائی کو طاری ہُوا ہراس
رَن سے پھرا ہے کون تمہارے گھرانے میں
نانا کی دھاک بیٹھی ہے سارے زمانے میں

Presented By: ShianeAli.com

کیا کیا گزر گئے شہؑ دیں پر غم و محن
بچھڑے مسافرت میں رفیقانِ بے وطن
نذرِ خزاں ہُوا بھرے ماں جائے کا چمن
مسلمؑ کے لال مارے گئے ، لُٹ گئی بہن

کس کس شہید کے لئے آنسو بہاؤ گے
اب کس کی لاش دیکھ کے مَرنے کو جاؤ گے

یہ ذکر تھا کہ شاہؑ ، خود آئے بہن کے پاس
بیٹھیں وہ سَر جُھکا کے شہِؑ بے وطن کے پاس
بچّے بھی روئے بیٹھ کے شاہِؑ زمن کے پاس
نزدیک تھا کہ آئیں کلیجے دَہَن کے پاس

اَشکوں سے یوں دلیروں نے دامن بھگوئے تھے
سبطینؑ جس طرح غمِ زہراؑ میں روئے تھے

Presented By: ShianeAli.com

کہتے تھے شاہِ تشنہ دَہن ، کیا کرے حسینؑ ×
اے بنتِ شاہِؑ قلعہ شکن ، کیا کرے حسینؑ
لُٹتا ہے حسرتوں کا چمن ، کیا کرے حسینؑ
لِللہ کچھ بتاؤ بہن ، کیا کرے حسینؑ

پوچھو تو کیوں یہ روتے ہیں کیوں "ہائے ہائے" ہے؟
روئے اِنہیں حسینؑ ، تمہاری یہ رائے ہے!

مجھ سے پھری ہے ساری خدائی ، میں کیا کروں ×
کیونکر لٹاؤں تیری کمائی ، میں کیا کروں
بولیں نصیب میں ہے جُدائی ، میں کیا کروں
اَمّاں سے قول ہاری ہوں بھائی ، میں کیا کروں
لِللہ رد نہ کیجئے ہدیہ ، فقیر کا
دیتی ہوں واسطہ میں جنابِ امیرؑ کا

Presented By: ShianeAli.com

شہؑ نے کہا نہ رؤو بہن شور و شین سے
میرا تو چین بس ہے تمہارے ہی چین سے
دنیا بھری ہے فاطمہؑ کے نورِ عین سے
اِن کو بھی تم چھڑاتی ہو بیکس حسینؑ سے
چھٹ جائیں گے یہ لال تو سب جان کھوئیں گے
یہ ہے خوشی تمہاری تو اِن کو بھی روئیں گے

بیٹی نے فاطمہؑ کی کیا شکرِ کردگار
تسلیم کر کے شہؑ کو اُٹھے دونوں گلعذار
زینبؑ نے بڑھ کے زُلفیں سنواریں بصد وقار
باندھے عمامے صاف کیا چہروں کا غُبار
جانبازوں نے کمر جو کسی جھوم جھوم کے
مادر بلائیں لینے لگی منہ کو چُوم کے

Presented By: ShianeAli.com

بولیں کہ جاؤ حشر بپا کرکے آئیو
ٹھراؤ کرکے خوں میں صفیں بھر کے آئیو
منہ پھیر کے نہ سامنے مادر کے آئیو
شمرِ شقی کو مار کے یا مَر کے آئیو
پہرا ہو چاہے لاکھ سپاہِ کثیر کا
خنجر تو بڑھ کے چھین ہی لینا شریر کا

مَر کے جو آؤ گے تو صدا دُوں گی میں تمہیں
کوثر امامؑ دیں سے دِلا دوں گی میں تمہیں
رو رو کے میتوں پہ دعا دوں گی میں تمہیں
بہرِ کفن خود اپنی رِدا دوں گی میں تمہیں
اے دلبرانِ جعفرِؑ طیار الوداع
بچے پکارے مادرِ غمخوار الوداع

مسلمؑ کے لال جبکہ شہیدِ جفا ہوئے / نسیمؔ امروہوی

Presented By: ShianeAli.com

رن میں زینبؑ کی جو آغوش کے پالے آئے

رَن میں زینبؑ کی جو آغوش کے پالے آئے
دونوں کس شان سے ہتھیار سنبھالے آئے
گھوڑے چمکاتے ہلاتے ہوئے بھالے آئے
قتل کرنے کو سواروں کے رسالے آئے
جا پڑے شیر چمکتی ہوئی تلواروں میں
گھر گئے دونوں جری لاکھ ستمگاروں میں

کہاں دو طفل صغیر اور کہاں لاکھ عدو
لڑے اِس درجہ کہ شل ہوگئے دونوں بازو
برچھیاں ماریں لعینوں نے جو پاکر قابو
ڈگمگانے لگے رہواروں پہ وہ تشنہ گلو
مثلِ گل ڈوب گئے خون میں جامے اُن کے
منہ پہ سہرے ہوئے کٹ کٹ کے عمامے اُن کے

Presented By: ShianeAli.com

ضعف سے مَرنے پہ جُھک جُھک کے جو سنبھلے کئی بار
غل مچانے لگے میدان میں تب ظلم شِعار
لو مبارک ہو کہ مارے گئے یہ سینہ فگار
گرتے ہیں گھوڑوں سے حضرت کی بہن کے دلدار
ٹکڑے ٹکڑے ہیں بدن زخم بہت کھائے ہیں
پاؤں دونوں کے رکابوں سے نکل آئے ہیں

دی یہ حضرت نے صدا اقوام کے ہاتھوں سے جگر
چار آنکھیں مِری تم سے نہیں ہوتیں خواہر
اہلِ کیں رن میں یہ غل کرتے ہیں خوش ہو ہو کر
ٹکڑے تیغوں سے ہوئے زینبؑ بیکس کے پسر
نہیں معلوم وہ نرغے میں کہاں ہیں خواہر
بھانجے آنکھوں سے ماموں کی نہاں ہیں خواہر

Presented By: ShianeAli.com

ابھی زینبؑ سے یہ کہتے تھے شہِؑ کرب و بلا
اور کھڑی ہاتھوں سے سَر پیٹتی تھی وہ دُکھیا
اتنے میں بھانجوں کی آئی یہ حضرتؑ کو صدا
لو غلاموں کی خبر اے خلفِ شیرِ خدا
تن سے ہم دونوں کے سَر کٹنے کی تیاری ہے
اے مددگارِ جہاں ، وقتِ مددگاری ہے

یہ صدا سنتے ہی دوڑے گئے رن میں شہِؑ دیں
نہ فلک سُوجھتا تھا اور نہ آنکھوں سے زمیں
مِیان سے تیغ جو لی ہٹ گئے آگے سے لعیں
خوں میں غلطاں نظر آئے اُنہیں وہ ماہ جبیں
خاک پر گِر کے بصد درد پکارے شبیرؑ
ہائے اے بھانجو قربان تمہارے شبیرؑ

Presented By: ShianeAli.com

کبھی گھبرا کے محمدؑ کے قریں جاتے تھے
عونؑ کے پاس کبھی روتے ہوئے آتے تھے
خوں بھری زلفیں کبھی چہرے سے سَرکاتے تھے
زخمی بازو کو ہلا کر کبھی چونکاتے تھے
کبھی چلّاتے تھے کیوں غش میں ہو تسلیم کرو
اُٹھو اے بھانجو ہم آئے ہیں تعظیم کرو

سُن کے ماموں کی صدا ہوش میں دونوں آئے
دیکھ کر شاہؑ کا منہ قدموں پہ سر نیوڑھائے
بھر کے اشک آنکھوں میں یہ بات زباں پر لائے
شکر صد شکر کہ حق نے یہ قدم دِکھلائے
کوئی حسرت نہ رہی اے شہِؑ مَرداں ہم کو
ماں سے ملنے کا فقط رہ گیا ارماں ہم کو
رن میں زینبؑ کی جو آغوش کے پالے آئے

Presented By: ShianeAli.com

جب زخم کھا کے بنتِ علیؑ کے پسر گرے

جب زخم کھا کے بنتِ علیؑ کے پسر گرے
جلتی زمیں پہ تشنہ جگر خوں میں تر گرے
غل پڑ گیا کہ خاک پہ رشکِ قمر گرے
سُن کر حسینؑ قلب و جگر تھام کر گرے
عباسؑ دل پہ داغِ الم کھا کے رہ گئے
جعفرؑ کے پھول دشت میں مُرجھا کے رہ گئے

باجے بجے سپاہِ عدو میں جو ایک بار
ڈیوڑھی پہ آ کے کہہ گئے اکبرؑ بحالِ زار
اے بی بیو، مِری پھوپی اماں سے ہوشیار
گُرزوں سے فرقِ عونؑ و محمدؑ ہوئے فگار
آئے تھے ہم بھی صرف خبر کے سنانے کو
جاتے ہیں شہؑ غریبوں کے لاشے اُٹھانے کو

Presented By: ShianeAli.com

خیمے میں یاں تڑپتی رہیں زینبؑ حزیں
لاشوں پہ بھانجوں کے وہاں پہنچے شاہِؑ دیں
دیکھا کہ غش ہیں خاک پہ دونوں وہ مہ جبیں
بہتا ہے خون ، بات کی طاقت ذرا نہیں
ڈھالیں گری ہیں چھٹ کے دلیروں کے ہاتھ سے
قبضے مگر چھٹے نہیں شیروں کے ہاتھ سے

شانے ہلا ہلا کے پکارے شہِؑ ہُدا
ماموں نثار ہوش میں آؤ تو اک ذرا
کچھ حالِ دل سناتے ہوئے جاؤ میں فدا
یہ سُن کے دونوں شیروں نے کیں آنکھیں نیم وا
دیکھا رُخِ امامؑ تو گھبرا کے رہ گئے
یاد آگئی وہ بات کہ تھرا کے رہ گئے

Presented By: ShianeAli.com

مولا نے پیار سے کہا ہیں ہیں ، یہ کیا کیا
لرزاں ہیں جسم کس کا تمہیں ڈر ہے میں فدا
شہؑ کے قدم پکڑ کے پکارے وہ مہ لقا
دھڑکا ہمیں یہ ہے کہیں امّاں نہ ہوں خفا
زحمت ہوئی امامِ فلک بارگاہ کو
سمجھیں نہ وہ کہ ہم نے بلایا ہے شاہؑ کو

جب زخم کھا کے بنتِ علیؑ کے پسر گرے / نسیمؔ

☆☆☆☆☆

اعجازؔ رحمانی

اے چارہ گرو خاکِ نجف ڈھونڈھ کے لاؤ
تم سے مِرے زخموں کا مُداوا نہیں ہوگا

نصیرؔ ترابی

ستم فرات رواں ہے میانِ دیدۂ و دل
نہ دامنوں کو خبر ہے نہ آستیوں کو

Presented By: ShianeAli.com

زینبؑ جو ننگے پاؤں کھڑی تھی قریبِ دَر

زینبؑ جو ننگے پاؤں کھڑی تھی قریبِ دَر
عباسؑ جاکے دیتے تھے یہ دَم بہ دَم خبر
روئیں نہ اب حضور، مُہم ہوچکی ہے سَر
لاکھوں سے لڑ رہے ہیں غضب، آپ کے پسر
زور آج پھر دِکھا دیا خیبر کُشائی کا
اب تو اُنہیں کے ہاتھ ہے میداں لڑائی کا

یہ ذکر تھا کہ بھائی کو حضرت نے دی صدا
عباسؑ آؤ گھر گئے زینبؑ کے دل رُبا
دوڑے صدا یہ سنتے ہی عباسِؑ باوفا
اَثنائے راہ میں علی اکبرؑ نے یہ کہا
زندہ رکھا فلک نے، پہ آنسو بہانے کو
چلئے حضور جاتے ہیں لاشے اُٹھانے کو

Presented By: ShianeAli.com

پیاری بہن کے بیٹوں کا دیکھا جو شہؑ نے حال
تن چاک چاک ہے، گُلِ صد بَرگ کی مثال
اُلجھے ہیں پیچ کھائے ہوئے گیسوؤں کے بال
اودے ہیں ہونٹ چاند سے چہرے لہو سے لال
ماتھے ہیں شق سَروں سے عمامے بھی دُور ہیں
سب چھوٹی چھوٹی پسلیاں تیغوں سے چُور ہیں

چِلّائے گردنوں کے تلے ہاتھ دے کے شاہؑ
منہ سے مِلاؤ منہ کہ مِرا حال ہے تباہ
آنکھوں میں دَم تھا بولتے کیوں کر وہ رشکِ ماہ
روتے تھے نبض دیکھ کے عباسِؑ عرش جاہ
دنیا سے کُوچ کرتے تھے بچّے پلے ہوئے
ہاتھوں میں تھے حسینؑ کے منکے ڈَھلے ہوئے

Presented By: ShianeAli.com

کچھ کچھ ابھی تھا دَم کہ اُنہیں لے چلے امامؑ
اک لاش کو تو آپ لئے تھے شہِؑ انام
اور ایک لاش ، حضرتِ عباسِؑ نیک نام
خیمہ تھا سامنے کہ بِضاعت ہوئی تمام
جیتے نہ پہنچے ہائے غضب خیمہ گاہ میں
دونوں صغیر مر گئے اَثنائے راہ میں

چِلّائے رو کے حضرتِ عباسِؑ نامور
چھوٹا تمام ہوگیا یا شاہِ بحر و بَر
حضرت پکارے ہاتھ کلیجہ پہ مار کر
ہے ہے بڑا بھی مرگیا ویراں ہُوا یہ گھر
ماں منتظر ہے چاک گریباں کئے ہوئے
کس منہ سے جاؤں خیمے میں لاشے لئے ہوئے
زینبؑ جو ننگے پاؤں کھڑی تھی قریبِ دَر

Presented By: ShianeAli.com

رخصت ہُوا حسینؑ سے جب نوجواں پسر

رخصت ہُوا حسینؑ سے جب نوجواں پسر
کچھ دور ساتھ ساتھ چلے شاہِؑ بحر و بر
تاریک تھا زمانہ کچھ آتا نہ تھا نظر
پٹّی بندھی تھی شفقتِ فطری کی ، آنکھ پر
ہر رکن کی تھی فکر شہِؑ مشرقین کو
روحِ خلیلؑ دیکھ رہی تھی حسینؑ کو

لڑتا رہا جوان پسر دیکھتے رہے
تنہا پہ سینکڑوں کی نظر دیکھتے رہے
بارانِ تیغ و تیر و تبر دیکھتے رہے
دل تھر تھرا رہا تھا مگر دیکھتے رہے
اکبرؑ پہ وار پڑتے تھے جب فوجِ شام کے
رہ جاتے تھے حسینؑ کلیجے کو تھام کے

Presented By: ShianeAli.com

حسرت سے رَن میں جنگِ پسر دیکھتے تھے شاہؑ
زینبؑ کھڑی تھیں خیمے کے دَر پر بہ اشک و آہ
دل پر تھے ہاتھ چہرۂ شبیرؑ پر نگاہ
پڑھتی تھیں روئے شاہؑ میں احوالِ رزم گاہ
جب دیکھتی تھیں بھائی کو خوش، مسکراتی تھیں
پڑتی تھی جب جبیں پہ شکن، کانپ جاتی تھیں

ہاتھوں سے دل کو تھام کے رَن کی طرف چلیں
جاتے تھے لڑکھڑاتے اُدھر خود بھی شاہِؑ دیں
دَم توڑتا تھا رَن میں جہاں اکبرِؑ حزیں
زینبؑ وہاں حسینؑ سے پہلے پہنچ گئیں
آئے نظر جو زخم تنِ پاش پاش پر
تیورا کے گِر پڑیں علی اکبرؑ کی لاش پر

Presented By: ShianeAli.com

خیمے میں لاش آئی تو محشر ہُوا بپا
لیلیٰؑ بس اتنا کہہ سکیں آقا یہ کیا ہوا
عابدؑ تھے غش میں چونک پڑے ہوش آگیا
دیکھی جو لاش ہوگئے پھر غش میں مبتلا
مُڑ کر نظر مریض پہ ڈالی حسینؑ نے
کچھ سوچ کر نگاہ چرالی حسینؑ نے

شاید دیارِ شام کا منظر نظر میں تھا
زخمی گلے کے طوق کا لنگر نظر میں تھا
مظلوم قیدیوں کا مقدر نظر میں تھا
بے آسرا بہن کا کھلا سَر نظر میں تھا
بازو پہ رسیّوں کی گِرہ گڑتی جاتی تھی
کوڑوں کی سائیں سائیں کی آواز آتی تھی

رخصت ہُوا حسینؑ سے جب نوجواں پسر / شاہدؔ نقوی

Presented By: ShianeAli.com

اکبرؑ کی لاش جبکہ نہ پائی حسینؑ نے

اکبرؑ کی لاش جبکہ نہ پائی حسینؑ نے
ٹھوکر ہر ایک گام پہ کھائی حسینؑ نے
گِر کر زمیں پہ خاک اُڑائی حسینؑ نے
دل تھام کر یہ بات سُنائی حسینؑ نے
آنکھوں سے سُوجھتا نہیں مجھ دِلِ ملول کو
اے ظالمو ، دِکھادو شبیہِ رسولؐ کو

کیونکر دِکھاؤں تم کو جو دِل کا ہے میرے حال
مہماں کے رنج و غم کا تمہیں چاہیئے خیال
بازو پکڑ کے لے چلو جس جا ہے میرا لال
غربت پہ میری رحم کرو بہرِ ذُوالجلال
مضطر ہوں شکل اِس کی دِکھادو حسینؑ کو
فرزندِ نوجواں سے مِلادو حسینؑ کو

Presented By: ShianeAli.com

اے فوجِ ظلم باتو کے دلبر کو کیا کیا
بیکس کو تشنہ کام کو بے پَر کو کیا کیا
اے ظالمو ، شبیہِ پیمبرؐ کو کیا کیا
مِلتا نہیں پتہ ، علی اکبرؑ کو کیا کیا
رَستہ تو دو بتا کہ بھٹکتا ہوں راہ میں
کس نے گِرادیا میرے یوسفؑ کو چاہ میں

ملتا نہیں ہے لاشۂ فرزند اے کریم
ہے جانِ ناتواں پہ عجب صدمۂ عظیم
غلطاں ہے کس زمیں پہ مِرا گوہرِ یتیم
بیکس پہ رحم کر کہ تری ذات ہے رحیم
پھر دیکھ لوں اِن آنکھوں سے اُس نورِ عین کو
بچھڑے ہوئے پسر سے ملادے حسینؑ کو
اکبرؑ کی لاش جبکہ نہ پائی حسینؑ نے

Presented By: ShianeAli.com

پہنچے پسر کی لاش پہ جب شاہِ بحر و بر

پہنچے پسر کی لاش پہ جب شاہؑ بحر و بر
اکبرؑ پکارے اچھا ، خدا حافظ اے پدر
ہچکی جو آئی تھام لیا ہاتھ سے جگر
انگڑائی لے کے رکھ دیا شہؑ کے قدم پہ سَر
آباد گھر لٹا شہِؑ والا کے سامنے
بیٹے کا دَم نکل گیا بابا کے سامنے

زینبؑ نے دی صدا مِرا پیارا ہے کس طرف
اے آسماں وہ عرش کا تارا ہے کس طرف
اے ابرِ شام ، چاند ہمارا ہے کس طرف
اے ارضِ کربلا وہ سِدھارا ہے کس طرف
ہے ہے سِناں سے جان گئی میہمان کی
میّت ہے کس طرف مِرے کڑیل جوان کی

Presented By: ShianeAli.com

اے خوش جمال گیسوؤں والے ، کہاں ہے تو
ہے ہے مری غریبی کے پالے ، کہاں ہے تو
واری کہاں لگے تجھے بھالے ، کہاں ہے تو
کیوں کر پھوپھی جگر کو سنبھالے ، کہاں ہے تو
اٹھارواں برس ہے کہ موت آگئی تجھے
اے نورِ عین کس کی نظر کھا گئی تجھے

خیمے میں یاں تڑپتی تھی وہ سوختہ جگر
سب بی بیاں بھی محوِ بکا تھیں برہنہ سر
نکلیں جو بے حواس اِدھر سے وہ نوحہ گر
آئے اُدھر سے لاش لئے شاہِؑ بحر و بر
دیکھا لہو رواں جو تنِ پاش پاش سے
سیدانیاں لپٹ گئیں اکبرؑ کی لاش سے

پہنچے پسر کی لاش پہ جب شاہِؑ بحر و بر / میر انیسؔ

Presented By: ShianeAli.com

چھٹا جو شاہؑ سے پیری میں نوجواں فرزند

چھٹا جو شاہؑ سے پیری میں نوجواں فرزند
حسینؑ و خوش قد و خوش رُو و خوش بیاں فرزند
سعید و عابد و ذی جاہ و رتبہ داں فرزند
پدر کے تن کی تواں سارے گھر کی جاں فرزند
بہار جس کی نہ دیکھی خزاں وہ باغ ہُوا
قیامت آگئی گھر شہؑ کا بے چراغ ہُوا

بدن سے جان چلی جسم تھرتھرانے لگا
پسینہ آگیا جی شہؑ کا سَنسنانے لگا
پسر جہاں سے چلا تن سے زور جانے لگا
چلے جو رَن کو تو ہر گام پَر غش آنے لگا
کبھی اُٹھے تو کبھی کر کے آہ بیٹھ گئے
جگر میں درد یہ اُٹھا کہ شاہؑ بیٹھ گئے

Presented By: ShianeAli.com

تھا جو درد پکارے کہ ہائے ہائے پسر
ہزار حیف جئیں ہم، جہاں سے جائے پسر
یہ کیا کہ ہم تلک آتی نہیں صدائے پسر
پدر کی زیست کہاں جب نظر نہ آئے پسر
پسر کے داغ نے خنجر گلے پہ پھیرا ہے
چراغ جس میں نہ ہووے وہ گھر اندھیرا ہے

خبر نہیں کہ تڑپتے ہو تم کہاں بیٹا
ہماری آنکھوں میں اندھیر ہے جہاں بیٹا
جُدا نہ ہو کبھی ماں باپ سے جواں بیٹا
پدر پہ ٹوٹ پڑا غم کا آسماں بیٹا
یہ داغ عالمِ پیری میں دے گئے ہم کو
گِلہ یہ ہے کہ نہ ہمراہ لے گئے ہم کو

Presented By: ShianeAli.com

یہ بَین کرتے ہوئے رَن میں پہنچے جب شہؑ دیں
تلاش کی پہ نہ بیٹے کی لاش پائی کہیں
ستم گروں کو پکارے کہ تاب مجھ کو نہیں
بتاؤ جلد کہاں ہے ہمارا ماہ جبیں
پدر کی گود کے پالے کو کیا کیا تم نے
ہمارے گیسوؤں والے کو کیا کیا تم نے

یہ سُن کے شاہؑ سے بولے وہ ظلم کے بانی
کسے بتائیں کہاں ہے وہ یوسفِ ثانی
دَمِ اخیر بھی اُس کو نہیں دیا پانی
ملے گی لاش نہ اب اے رسولؐ کے جانی
چھدا ہے جس کا جگر وہ پسر تمہارا ہے
ابھی تو نیزے سے اُس نوجواں کو مارا ہے

Presented By: ShianeAli.com

کہا امام نے سَر پیٹ کر بحالِ تباہ
نہ گزرا خیر سے اَٹھارواں بَرس واللہ
سِدھارا برچھی کا پھل کھا کے اکبرؑ ذی جاہ
تڑپ کے لاش پہ بیٹے کی ہم نہ مرگئے آہ
دَمِ اخیر وصیت بھی کچھ نہ کی بابو
ہماری گود میں اکبرؑ نے جان دی بابو

یہ سُن کے بانوےؑ بیکس پچھاڑیں کھانے لگی
سکینہؑ لاش پہ بھائی کے بِلبلانے لگی
سَر اپنا کھول کے زینبؑ بھی خاک اُڑانے لگی
صدائے شیون و ماتم فلک پہ جانے لگی
پڑے تھے خاک پہ کھائے سِناں علی اکبرؑ
حرم میں شور تھا ہے ہے جواں علی اکبرؑ

چھُٹا جو شاہؑ سے پیری میں نوجواں فرزند

Presented By: ShianeAli.com

جب دلبرِ زہراؑ کی شہادت کا دن آیا

جب دلبرِ زہراؑ کی شہادت کا دن آیا
پردیس میں مہماں کو لعینوں نے ستایا
انصار سے بھائی سے بھتیجے سے چھڑایا
مظلوم نے صبرِ اسدُ اللہ دِکھایا
سقے کو ترائی میں سسکتے ہوئے دیکھا
ماتم میں سکینہؑ کو بلکتے ہوئے دیکھا

اکبرؑ بھی چلے رَن کو دلِ شاہِؑ ہُدا بھی
شبیرؑ بھی دیکھا کیے ، وہ ماہ لقا بھی
میدان میں نعرے بھی کئے اورؔ وَغا بھی
ہر زخم پہ کی بخششِ اُمت کی دعا بھی
ناگاہ اُٹھا شور یہ افلاک کے اوپر
لو گِر گئی تصویرِ نبیؐ خاک کے اوپر

Presented By: ShianeAli.com

سینے پہ سِناں کھا کے گِرا بانوؑ کا پیارا
خیمے کی طرف دیکھ کے بابا کو پکارا
یا شاہِؑ ہُدا آخری مُجرا ہو ہمارا
اب عازمِ فردوس ہے مشتاقِ نظارا
گو نیزے کا پھل رشتۂ جاں کاٹ چکا ہے
لیکن پئے دیدار دَم آنکھوں میں رُکا ہے

اے سیدِؑ ابرار ، خدا حافظ و ناصر
رُخصت ہے یہ ناچار ، خدا حافظ و ناصر
کنبے کے عزادار ، خدا حافظ و ناصر
ڈیوڑھی سے خبردار ، خدا حافظ و ناصر
ڈر ہے نہ مِرے غم میں تڑپ کر نکل آئیں
اَمّاں نہ کہیں خیمے سے باہر نکل آئیں

Presented By: ShianeAli.com

جاتے تھے کبھی داہنی جانب شہِؑ صفدر
گھبرا کے کبھی بائیں طرف مُڑتے تھے سَروَرؑ
تھرا کے سنبھلتے تھے کبھی کھاتے تھے ٹھوکر
گِرتے تھے کبھی راہ میں دامن سے اُلجھ کر
رخ زرد تھا اور گیسوؤں میں خاک بھری تھی
عمّامہ لٹکتا تھا قبا ڈھلکی ہوئی تھی

مقتل میں ہر اک لاش پہ جُھک جاتے تھے سَروَرؑ
بُو سونگھ کے کہتے تھے یہ میرا نہیں دلبر
ناگاہ مِلے خاک پہ غش میں علی اکبرؑ
دل تھام کے شہؑ بولے یہ شانے کو ہِلا کر
دلبندِ رسولؐ الثقلین آیا ہے بیٹا
تعظیم کو اُٹھو کہ حسینؑ آیا ہے بیٹا

Presented By: ShianeAli.com

بابا کی صدا سُن کے ذرا ہوش جو آیا
تسلیم کو خود اُٹھ نہ سکے ہاتھ اُٹھایا
یارائے سخن دردِ جگر سے جو نہ پایا
حسرت کی نگاہوں سے یہ ارمان سُنایا
ہنگامِ وصیت ہے اَجل سَر پہ کھڑی ہے
بولا نہیں جاتا کہ سِناں دل میں گڑی ہے

شہؑ بولے اشارے کو میں سمجھا مِرے دلدار
نیزہ ترِے سینے سے نکالے گا یہ ناچار
کیا کام لیا باپ سے آ اے مِرے جرار
منہ پھیر کے پھر خاک پہ بیٹھے شہِؑ ابرار
اک آہ جو فرزند جواں کھینچ کے تڑپا
صابر بھی کلیجے سے سِناں کھینچ کے تڑپا

جب دلبر زہراؑ کی شہادت کا دن آیا

Presented By: ShianeAli.com

میت سے اُٹھے شاہِ ہُدا سَر کو جُھکائے
سمجھا کے بہن کو حرمِ پاک میں لائے
پھر لاش اُٹھانے کے لئے دشت میں آئے
دشمن کو بھی اللہ یہ منظر نہ دِکھائے
دلبند کلیجے پہ سِناں کھائے پڑا تھا
بالیں پہ جگر تھامے ہوئے باپ کھڑا تھا

ریتی پہ وہ میت تھی کہ احمدؐ کی نشانی
کہتے تھے لبِ خشک کہ پایا نہیں پانی
ماتم کوئی کرتا تھا نہ واں مرثیہ خوانی
ارمان بھرے لاشے پہ روتی تھی جوانی
دیکھے یہ سماں کوئی تو کس طرح کَل آئے
شبیرؑ کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل آئے

جب دلبرِ زہراؑ کی شہادت کا دن آیا / نسیمؔ امروہوی

Presented By: ShianeAli.com

لاشِ اکبرؑ کی جو مقتل سے اُٹھا لائے حسینؑ

لاشِ اکبرؑ کی جو مقتل سے اُٹھا لائے حسینؑ
نوجواں کو صفِ اوّل سے اُٹھا لائے حسینؑ
چاند کو شام کے بادل سے اُٹھا لائے حسینؑ
جاں بلب شیر کو جنگل سے اُٹھا لائے حسینؑ

دی صدا لاشِ پسر آن کے لے جا بانوؑ
چھد گیا برچھی سے اکبرؑ کا کلیجہ بانوؑ

دیکھ لے آخری دیدار پسر مرتا ہے
سامنے آنکھوں کے یہ نورِ نظر مرتا ہے
اب کوئی دم میں ترا رشکِ قمر مرتا ہے
منہ سے باہر ہے زباں تشنہ جگر مرتا ہے

دم ہے سینے میں رکا زخموں سے خوں جاری ہے
ہائے بانوؑ ترا گھر لٹنے کی تیاری ہے

Presented By: ShianeAli.com

پہنچی خیمے میں جو حضرتؑ کی یہ پُر درد صدا
مضطرب ہوگئی ناموسِ رسولؐ دوسَرا
کہا چلّا کے سکینہؑ نے کہ ہے ہے بھیا
فضہؓ دوڑی سُوئے دَر پھینک کے سَر پَر سے رِدا
پیٹتی زینبِؑ مضطر نکل آئی باہر
بانوؑ گھبرا کے کھلے سَر نکل آئی باہر

شاہؑ کے کاندھے پہ دیکھا علی اکبرؑ کو نڈھال
ہاتھ پھیلا کے یہ چلّائی کہ ہے ہے مِرے لال
کیا غضب ہوگیا اے بادشہِ نیک خصال
راس آیا نہ مِرے بچّے کو اٹھارواں سال
ٹکڑے تیغوں سے بدن ہوگیا سارا ہے ہے
کون تھا جس نے مِرے شیر کو مارا ہے ہے

Presented By: ShianeAli.com

رو کے بانوؑ سے یہ فرمانے لگے سرورِؑ دیں
سر نہ پیٹو ابھی زندہ ہے مرا ماہ جبیں
سانس آتی ہے پہ ہر دم ہے دمِ باز پسیں
کوچ اُنکا بھی ہے اور ہم بھی ہیں مرنے کے قریں
سب چھٹے اب نہ رہا کوئی ہمارا بانوؑ
اِس جواں بیٹے کے غم نے ہمیں مارا بانوؑ
لاش اکبرؑ کی جو مقتل سے اُٹھا لائے حسینؑ

(بشکریہ سوز خواں سیّد ضیغم ہادی و خانوادۂ ہادی ناصری)

سیّد محمد رضا یاسؔ

ہے پیاسا اور لبِ دریا کھڑا ہے
وفا داری کی گویا انتہا ہے
نہ ہو محسوس پانی کی نمی تک
جری نے ایسے مشکیزہ بھرا ہے

(بشکریہ سوز خواں ظہور حیدر رضوی / آستانۂ رضاؑ)

Presented By: ShianeAli.com

پھری جو مومنو رَن سے سواری اکبرؑ کی

پھری جو مومنو رَن سے سواری اکبرؑ کی
پکاری والدہ ، ہم صورتِ پیمبرؐ کی
اِسی خیال میں ڈیوڑھی سے میں نہ تھی سَرکی
کہ پھر بھی دیکھ لوں تصویر اپنے دلبر کی
نہ دونگی اب کبھی رخصت نبیؐ کے ثانی کو
لگا رکھوں گی کلیجے سے اپنے جانی کو

کہاں ہے لال مِرا لاؤ پاس مجھ ماں کے
لگالوں سینے سے پوتے کو بی بی زہراؑ کے
یہ کہہ رہی تھی کہ سبطِ رسولؐ نے آکے
لِٹائی لاش بچھونے پہ سَر کو نیہوڑا کے
پکاری زینبِؑ دل خستہ پیٹ کر سَر کو
سپاہِ شام نے جانے دیا نہ اکبرؑ کو

Presented By: ShianeAli.com

یہ شکل چاند سی سب خوں میں بھر گئی، ہے ہے
وہ شان اور وہ شوکت کدھر گئی ، ہے ہے
جگر سے اِس کے سِناں یوں گزر گئی ، ہے ہے
پھوپھی بھتیجے کے بدلے نہ مَر گئی ، ہے ہے
یہ مَرنے والا مِری آنکھ کا اُجالا تھا
چَھٹی کے روز اِسے لیکے میں نے پالا تھا

یہ کہہ کے پیٹ کے سَر کو پچھاڑ جو کھائی
پکاری بانوؑ کہ اکبرؑ تمہاری لاش آئی
جواب دو مجھے قربان ہووے یہ دائی
میں دیکھوں برچھی کلیجے پہ کس جگہ کھائی
گئے تھے اچھے اور آئے لہولہان ہوئے
اِسی لڑائی کی خاطر تھے تم جوان ہوئے

Presented By: ShianeAli.com

میں اِس ارادے کے ہمت کے ہوگئی واری
نہ سمجھی تھی کہ ہے خلدِ بریں کی تیاری
یہ کہہ کے لاش سے بیٹے کی وہ فلک ماری
لگی زمیں پہ تڑپنے بہ نالہؑ و زاری
تڑپتے دیکھ کے اُن کو امام رونے لگے
شہید بیٹے کا لے لیکے نام رونے لگے
پھری جو مومنو رَن سے سواری اکبرؑ کی

☆☆☆☆☆

حضرتِ شاداںؔ دہلوی

بیٹھی ہوئی دیوار اُٹھانی ہوگی
گرتی ہوئی دستار اُٹھانی ہوگی
حق بھیک نہیں جو التجا سے مل جائے
اِس کے لئے تلوار اُٹھانی ہوگی

(بشکریہ سوز خواں چوہدری ساجد حسین زیدی وثاقب)

Presented By: ShianeAli.com

جب لاشۂ پسر کو اُٹھایا حسینؑ نے

جب لاشۂ پسر کو اُٹھایا حسینؑ نے
سینے سے لختِ دل کو لگایا حسینؑ نے
آنکھوں سے بحرِ اشک بہایا حسینؑ نے
رو رو کے یہ بہن کو سُنایا حسینؑ نے
تیرِ اَلم جگر پہ ضعیفی میں کھائے ہیں
میّت جوان بیٹے کی ہم لے کے آئے ہیں

یہ سُن کے اہلِ بیتؑ میں محشر ہُوا عیاں
دوڑیں حواس باختہ خیمے سے بی بیاں
مسند پہ لاش شہؑ نے لِٹائی بصد فُغاں
میّت پہ گِر کے بانوؑ یہ کرنے لگیں بیاں
کس نے مِٹا دِیا مِرے نام و نشان کو
کس کی نظر لگی مِرے کڑیل جوان کو

Presented By: ShianeAli.com

آواز ایک سمت سے آئی بحالِ زار
جلد آیئے امامِ اُمم شیرِ کردگار
سنتے ہی اِس صدا کے ہوئے شاہؑ بے قرار
خیمے کے دَر پہ آئے جو مولائے نامدار
دیکھا کہ ایک شخص کھڑا بے حواس ہے
ناقے پہ وہ سوار ہے لیکن اُداس ہے

شہؑ نے کہا تو کون ہے اے غم کے مبتلا
یہ سُن کے اُترا ناقے سے وہ مردِ باوفا
کی عرض میں ہوں خادمِ اولادِ مرتضیٰؑ
شاہِ حلب نے بھیجا ہے آگاہ ہے خدا
دیتا ہے جان ، شکلِ پیمبرؐ کے واسطے
کچھ تحفے اُس نے بھیجے ہیں اکبرؑ کے واسطے

Presented By: ShianeAli.com

رو کر کہا حسینؑ نے اکبرؑ تو مر گیا
تحفے کا لینے والا جہاں سے گزر گیا
ہم سے بچھڑ کے آج وہ دادا کے گھر گیا
پیری میں وہ جواں ہمیں برباد کر گیا
سُنتا ہے تو جو خیمے میں غُل شور و شین کا
ماتم یہ ہو رہا ہے اُسی نورِ عین کا

دولت ہماری لُٹ گئی اٹھارہ سال کی
میت پڑی ہے خیمے میں بانوؑ کے لال کی
خوں میں بھری ہے شکل مرے مہ جمال کی
شادی بھی ہو نہ پائی تھی اُس خوش خصال کی
شاہِ حلب سے جا کے تو اظہار کیجیو
اِن تحفوں پر تُو فاتحہ اکبرؑ کا دیجیو

جب لاشۂ پسر کو اُٹھایا حسینؑ نے

Presented By: ShianeAli.com

پہنچا جو رن میں شبرؑ ذی جاہ کا پسر

پہنچا جو رَن میں شبرؑ ذی جاہ کا پسر
حُجت تمام کرکے وَغا کی یہ کرّ و فر
ارزق کو دی وہ زک کہ جھکے نامیوں کے سَر
ماں سُن کے بولی شکر خداوندِ بحر و بَر
کنبے میں بات رہ گئی وہ کام ہو گیا
مِن باپ کے پسر کا بڑا نام ہو گیا

باتیں یہ ہو رہی تھیں حرم میں کہ ایک بار
قاسمؑ پہ مِل کے ٹوٹ پڑی فوجِ نابکار
سمٹے اِدھر اُدھر سے ہزاروں زُبوں شِعار
چاروں طرف سے پڑنے لگے تشنہ لب پہ وار
حربے لئے تھے قُرب میں جو بد شعور تھے
پتھر وہ مارتے تھے جو مجمع سے دُور تھے

Presented By: ShianeAli.com

گِرتے ہی خاک پَر جو ہُوا غش وہ مہ لقا
فوجِ عدو میں فتح کے باجوں کا غُل ہُوا
ماں نے صدا سنی تو یہ دل تھام کر کہا
میری کمائی نیک لگی شکر کبریا
بچّے پہ میرے مہر ہوئی ذُوالجلال کی
لو بی بیو برات چڑھی میرے لال کی

پہنچے جو لاشِ ابنِ حسنؑ پر بحالِ زار
دیکھا کہ سَر کو کاٹنے والے ہیں بدشِعار
غصے سے کانپنے لگے عباسِؑ نامدار
للکار کر بڑھے صفتِ شیرِ کردگار
بھاگے عدو جو ڈر کے تو نقشہ بدل گیا
ہَل چل میں اُس یتیم کا لاشہ کچل گیا

Presented By: ShianeAli.com

روتے ہوئے قریب جو آئے شہِؑ ہُدا
دیکھے تمام عضوِ بُریدہ جُدا جُدا
ہاتھوں سے دل پکڑ کے کہا وا محمدؐا
اُمت کا یہ سلوک تو دیکھو پئے خدا

ابنِ حسنؑ کی جان پہ صدمے گزر گئے
لو نانا جان قاسمِؑ ناشاد مر گئے

پہنچا جو رَن میں شبرِؑ ذی جاہ کا پسر / نسیمؔ امروہوی

(بشکریہ سوز خوان انیس زیدی ابوطالبی)

افتخارؔ عارف

وہی پیاس ہے وہی دشت ہے وہی گھرانا ہے
مشکیزہ سے تیر کا رشتہ بہت پرانا ہے

Presented By: ShianeAli.com

گھوڑے سے جبکہ قاسمؑ گلگوں قبا گرا

گھوڑے سے جب کہ قاسمِؑ گلگوں قبا گِرا
غُل پڑ گیا نبیرۂ مشکل کشا گِرا
صفدر جری بہادر و شیرِ وَغا گِرا
خوں میں نہا کے لختِ دلِ مجتبیٰؑ گِرا
گِرتے ہی فوجِ ظلم کا مجمع بہم ہُوا
زخمی پہ آہ نرغۂ فوجِ ستم ہُوا

مارا کسی نے پشت پہ نیزے کو تان کے
کھٹکی سِنانِ ظلم کلیجہ میں آن کے
کوئی تبر لگا گیا مظلوم جان کے
تیغہ کسی کا چل گیا سَر پہ جوان کے
پہلو بھی دونوں ہاتھ بھی یکسر فگار تھے
دولھا کا ایک جسم تھا حربے ہزار تھے

Presented By: ShianeAli.com

حضرت کو دی صدا کہ چچا جان آیئے
خادم ہُوا حضور پہ قربان آیئے
دنیا میں کوئی دَم کا ہُوں مہمان آیئے
سَر کاٹنے کا ہوتا ہے سامان آیئے
جلّاد پہنچے تیغِ دو پیکر لئے ہوئے
قاتل کھڑے ہیں ہاتھ میں خنجر لئے ہوئے

دَم توڑنے لگا جو یہ کہہ کر وہ دل فگار
طبلِ ظفر بجا صفِ اعدا میں ایک بار
دوڑے اِدھر سے تیغ بکف شاہِؑ نامدار
گھوڑوں سے روندنے لگے لاشے کو واں سوار
سب ٹکڑے ٹکڑے سینۂ پُر نور ہو گیا
ٹاپوں سے مرکبوں کی بدن چُور ہو گیا

Presented By: ShianeAli.com

پہنچے حسینؑ لاش پہ جس دم بچشمِ نم
اٹکا ہُوا تھا آنکھوں میں ابنِ حسنؑ کا دَم
سَر اپنا پیٹ کر یہ پکارے شہِؑ اُمَم
قاسمؑ اُٹھو کہ آئے ہیں مِلنے کو تم سے ہم
موڑو نہ آنکھ فاطمہؑ کے نورِ عین سے
باتیں تو کچھ کرو دَمِ آخر حسینؑ سے

کیا بولتے کہ موت نے تھا بے خبر کیا
سیدھی نہ آنکھ کی نہ منہ اپنا اُدھر کیا
ہچکی کے درد نے تہہ و بالا جگر کیا
بس مسکرا کے باغِ جہاں سے سفر کیا
حضرت چلے اُٹھا کے تنِ پاش پاش کو
کاندھا دیا چچا نے بھتیجے کی لاش کو

گھوڑے سے جبکہ قاسمؑ گلگوں قبا گِرا

Presented By: ShianeAli.com

قریبِ لاشۂ قاسمؑ جو پہنچے سرورِ دیں

قریبِ لاشۂ قاسمؑ جو پہنچے سرورِ دیں
تو ایسے حال میں آیا نظر وہ جسمِ حسیں
کہ تھوڑی دیر تو آ ہی سکا نہ دل کو یقیں
کہیں تھا کچلا ہوا جسم، دست و پا تھے کہیں
اک آہ بھر کے شہِؑ دیں زمیں پہ بیٹھ گئے
جہاں کھڑے تھے لرز کر وہیں پہ بیٹھ گئے

لبوں پہ صبر کی بندش تھی دل میں حشر بپا
اُٹھائے بڑھ کے زمیں سے کٹے ہوئے اعضا
نہ جانے کیسے تنِ منتشر کو جمع کیا
عبا پہ رکھ کے اُٹھایا جنازہ قاسمؑ کا
لرزتے ہاتھوں پہ جیسے پہاڑ اُٹھائے ہوئے
چلے حسینؑ سوئے خیمہ سر جھکائے ہوئے

Presented By: ShianeAli.com

مگر یہ سوچتے جاتے تھے دل میں سبطِ نبیؑ
میں جب چلا تھا تو خیمے کے در پہ تھیں بھابھی
حرم میں پہنچوں گا جب لے کے لاش، قاسمؑ کی
بجائے لاش وہ دیکھیں گی خوں بھری گٹھڑی

پسر کو دیکھ کے یوں پائمال کیا ہوگا
ہے غیر حال مِرا، ماں کا حال کیا ہوگا

حرم میں پہنچے تو دیکھا کہ حشر ہے برپا
بِلک رہی ہے سکینہؑ خموش ہے کبریٰؑ
تڑپ کے ماں نے سُوئے لاشۂ پسر دیکھا
جگر کو تھام کے بولیں یہ کیا ہُوا بھیّا

میں یہ تو جانتی تھی سَر کٹائیں گے قاسمؑ
یہ کیا خبر تھی کہ یوں واپس آئیں گے قاسمؑ

Presented By: ShianeAli.com

کہا امام نے بھابھی نہ کیجے اِس کا ملال
ہُوا شہیدوں میں ممتاز آپ کا یہ لال
نہیں ہے قسمتِ قاسمؑ ہی جسم کا یہ حال
ہماری لاش بھی ہوگی اِسی طرح پامال
وہی ہماری بھی ہوگی جو اِن کی حالت ہے
حسینؑ ہو کہ حسنؑ سب کی ایک قسمت ہے

خدا کا شکر کرو لاشِ قاسمؑ آ تو گئی
ہماری لاش تو لائے گا بھی نہ رَن سے کوئی
پھر اِس پہ ہوگا یہ طُرفہ ستم بھی اے بھابھی
کہ نوچ لے گی لباسِ بدن بھی فوجِ شقی
جھلستی ہوگی ہَوا ، دھوپ بھی کڑی ہوگی
ہماری لاش یوں ہی دشت میں پڑی ہوگی

قریب لاشۂ قاسمؑ جو پہنچے سرورِؑ دیں / شاہد نقوی

Presented By: ShianeAli.com

مشک بھر کر سوئے خیمہ جو علمدار چلے

مشک بھر کر سوئے خیمہ جو علمدار چلے
روکنے کیلئے رستہ ، ستم اطوار چلے
یہ بہ سُرعت جو اُڑاتے ہوئے رَہوار چلے
تیر برساتے ہوئے لاکھ ستمگار چلے

اب لڑیں یا عَلَم و مشک سنبھالیں عباسؑ
باگ لیں گھوڑے کی یا تیر نکالیں عباسؑ

ہائے لاکھوں وہ شقی اور وہ تنہا جرار
اے دل افگار کے سقّے تری جرأت کے نثار
اِس طرح مشک کو دانتوں میں دبایا اک بار
جس طرح شیرِ غضبناک کے منہ میں ہو شکار

وار پڑتے ہیں تو یہ سَر کو جُھکا لیتے ہیں
مشک کو سینۂ زخمی سے چُھپا لیتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

دل میں کہتے ہیں کہ یا حیدرِؑ صفدر آؤ
بچی مر جائیگی مشکیزے کو تیروں سے بچاؤ
کبھی فرماتے ہیں اے شامیو یہ قہر نہ ڈھاؤ
سر مرا کاٹ لو پر مشک کو ناوک نہ لگاؤ
قتل کے بعد بھی عباسؑ کو ایذا دینا
پر سکینہؑ کی امانت اُسے پہونچا دینا

تھے اسی طرح سوئے خیمۂ شبیرؑ رواں
یک بیک چشمِ مبارک میں گڑا اک پیکاں
تیر کھاکر ابھی سنبھلا بھی نہ تھا شیرِ ژیاں
ناگہاں مشک چھدی سر پہ لگا گُرزِ گراں
خون بہتا رہا جب تک تو نہ زنہار گرے
بہہ گیا آب تو ریتی پہ علمدار گرے

مشک بھر کر سوئے خیمہ جو علمدار چلے

Presented By: ShianeAli.com

منہ سے بے ساختہ نکلی یہ غم انگیز صدا
السلام اے جگر و جانِ بتولؑ عذرا
السلام اے پسرِ بادشہِؑ عقدہ کشا
السلام اے ثمرِ باغِ رسولِؐ دوسرا
چھوڑ کے سیدِ والا کے قدم جاتے ہیں
اب سکینہؑ سے خبردار کہ ہم جاتے ہیں

یہ صدا سنتے ہی مولا نے جگر کو تھاما X
ضعفِ پیری نے شہِؑ جنّ و بشر کو تھاما
غش جو آیا علی اکبرؑ نے پدر کو تھاما
درد نے اُٹھ کے مسافر کی کمر کو تھاما
رو کے فرمایا اخی تم بھی مجھے چھوڑ چلے
ہائے پردیس میں بیکس کی توڑ چلے

Presented By: ShianeAli.com

اے میرے قوت بازو میرے بابا کے نشاں
ابھی زندہ ہو کہ جنت میں گئے بھائی جاں
سُن کے یہ ہوش جو آیا تو کہا میں قرباں
عبدِ ناچیز کی تسلیم ، امامِ دو جہاں
نہر پر آنے کی تکلیف جو فرمائی ہے
آپ کے ساتھ سکینہؑ تو نہیں آئی ہے

بولے شبیرؑ وہ ڈیوڑھی پہ کھڑی روتی ہے
آپ کی یاد میں بیتاب ہے جاں کھوتی ہے
دَم بہ دَم پیاس کی ایذا جو سِوا ہوتی ہے
نہر کو تکتی ہے اور اشکوں سے منہ دھوتی ہے
بولے عباسؑ کہ خادم پہ ترس کھایئے گا
اب مری لاش کو خیمے میں نہ لے جایئے گا

مشک بھر کر سوئے خیمہ جو علمدار چلے / نسیمؔ

Presented By: ShianeAli.com

جب ہوئے بازوئے عباسؑ قلم دریا پر

جب ہوئے بازوئے عباسؑ قلم دریا پر
گر کے ٹھنڈا ہوا حضرت کا عَلم دریا پر
غرقِ خوں ہو گیا وہ بحرِ کرم دریا پر
غُل تھا زخمی ہوا سقائے حرم دریا پر
مشک کو دانتوں میں پکڑے ہوئے یوں لاتا ہے
دہنِ شیر میں جس طرح شکار آتا ہے

غش کی آمد ہے جگر سوزِ عطش سے ہے کباب
ہیں جو بے دست ٹھہرتی نہیں پاؤں میں رکاب
پیاسے بچوں کے لئے سینے میں دل ہے بے تاب
غم یہی ہے کہ کہیں مشک سے ضائع نہ ہو آب
تیر پیہم جو کمانوں سے چلے آتے ہیں
یا علیؑ کہتے ہیں اور مشک پہ جھک جاتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

کر کے منہ سُوئے نجف کہتے تھے با دیدۂ تر
یا علیؑ لیجئے مجھ بے کس و مضطر کی خبر
اے شہِؑ عقدہ کشا بادشہِؑ جِنّ و بشر
چاہتا ہوں میں کہ اِس مَشک کو پہنچے نہ ضَرر
آپ کے بیٹے کا شیدا ہوں مدد لازم ہے
آپ کی پوتی کا سَقّہ ہوں مدد لازم ہے

اَسپ سے کہتے تھے عباسؑ یہ با چشمِ پُر آب
یاں سے لے چَل مجھے اے اسپِ وفادار شِتاب
پیاسے ہوویں گے جو سیراب تو ہووے گا ثواب
کہیں ایسا نہ ساری مِری محنت ہو خراب
ہائے کیا جانیے کیا بچوں کی حالت ہو گی
مرگئی پیاسی سکینہؑ تو قیامت ہو گی
[redacted]

Presented By: ShianeAli.com

تیغ کا وار جو عباسؑ کے شانے پہ لگا

تیغ کا وار جو عباسؑ کے شانے پہ لگا
کٹ کے بازوئے علمدار زمیں پر آیا
دوسرے ہاتھ میں مشکیزے کو آخر تھاما
اور گھوڑے کی بھی رفتار کو کچھ تیز کیا
یاد آنے لگی بچوں کی انہیں پیاس بہت
آبدیدہ ہوئے اِس صدمے سے عباسؑ بہت

دفعتاً دوسرے بازو پہ بھی اک وار لگا
اور وہ ہاتھ بھی شانے سے قلم ہو کے گِرا
مشک کو دانتوں سے عباسِؑ جری نے تھاما
فاصلہ خیمۂ اطہر کا نہ کم ہوتا تھا
کہہ رہے تھے یہ فرس سے کہ خدارا جلدی
مجھ کو تو خدمتِ شبیرؑ میں پہنچا جلدی

Presented By: ShianeAli.com

ناگہاں مشک پہ آ کر لگا اک تیرِ جفا
آخرش بہہ گیا پانی وہ زمیں پہ سارا
بہتے پانی کو دِلاور نے بہ حسرت دیکھا
اور اِس صدمے سے عباسؑ کا دل ٹوٹ گیا
ٹوٹی امید جو پیاسوں کی بصد یاس گرے
ضرب اک سَر پہ لگی گھوڑے سے عباسؑ گرے

گِرتے ہی خاک پہ غازی نے کہا اَدرِکنی
المدد لختِ دلِ عقدہ کشا اَدرِکنی
المدد اے پسرِ شیرِ خدا اَدرِکنی
ہو کرم مجھ پہ اب اے شاہِؑ ہُدا اَدرِکنی
خالقِ کل کا یہ احسان ہُوا ہے آقا
یہ غلام آپ پہ قربان ہُوا ہے آقا

Presented By: ShianeAli.com

سُن کے عباسؑ کی آواز چلے شاہِؑ ہُدا
راہ میں دستِ بُریدہ جو ملے اُن کو لیا
کبھی سینے سے لگایا کبھی اُن کو چوما
آئے عباسؑ کے نزدیک امامِ دوسَرا
خاک اور خون میں غلطاں نظر آئے عباسؑ
پھر بھی مطلق نہ پریشاں نظر آئے عباسؑ

شاہِؑ دیں بیٹھ گئے جلتی ہوئی ریتی پَر
اپنے زانو پہ رکھا پیار سے عباسؑ کا سَر
آنکھ سے کھینچ کے اک تیر کو بولے سَروَرؑ
بھائی کو چھوڑ کے تم باندھتے ہو رَختِ سفر
آج پردیس میں تقدیر ہمیں لوٹ گئی
زور بازو کا گھٹا اور کمر ٹوٹ گئی

تیغ کا وار جو عباسؑ کے شانے پہ لگا

Presented By: ShianeAli.com

جب زانوئے حسینؑ پہ عباسؑ مرگئے

جب زانوئے حسینؑ پہ عباسؑ مر گئے
صدمے غضب کے سبطِ نبیؐ پر گزر گئے
خنجر الم کے دل سے جگر تک اُتر گئے
چلّاتے تھے کہ شیر ہمارے کدھر گئے
وا حسرتا کہ بیکس و بے یار ہو گئے
سَر کیسے پیٹیں ہاتھ تو بے کار ہو گئے

اکبرؑ نے رو کے عرض یہ کی اے شہِ زماں
رونے سے اب ملیں گے نہ حضرت کے بھائی جاں
لے چلئے گھر میں لاشِ علمدارِ نوجواں
ایسا نہ ہو نکل پڑیں خیمے سے بی بیاں
دَریا پہ ننگے سَر کہیں بنتِ علیؑ نہ آئے
بچّوں کو ساتھ لے کے سکینہؑ چلی نہ آئے

Presented By: ShianeAli.com

چادر اُوڑھا کے واں سے امامؑ اُمم چلے
فرمایا لو کریم نگہبان ہم چلے
اکبرؑ تو آگے لے کے وہ پُر خوں علم چلے
سَر ننگے پیچھے سیدِ عالی ہمَم چلے
جنگل میں شورِ نالہ و فریاد و آہ تھا
حضرت کے پیچھے اسپِ علمدارِؑ شاہ تھا

سمجھے یہ سب کہ بازوئے عباسؑ کٹ گئے
سیدانیوں کے تن سے لہو اور گھٹ گئے
بچوں کے ننھے ننھے جگر غم سے پھٹ گئے
رنگ اُڑ گئے اَلَم سے کلیجے اُلٹ گئے
ہر دل پہ برقِ رنج و غم و یاس گر پڑی
خیمے کے در پہ زوجۂ عباسؑ گر پڑی

جب زانوئے حسینؑ پہ عباسؑ مر گئے

Presented By: ShianeAli.com

زینبؑ سے رو کے کہنے لگے سَرورِ زمن
لے کر نشاں کو جائے کہاں اب یہ بے وطن
اب تو نہ فوج ہے نہ علمدارِ صف شکن
گھر لٹ گیا عَلَم کو بڑھاؤ اب اے بہن

لو یہ نشانیٔ شہِؑ دُلدل سوار لو
پٹکا عَلَم کا کھول لو پنجہ اُتار لو

چھوٹا یہ شہؑ سے کہتا تھا آنسو بہا بہا
بابا ہمارے گھر میں کب آئیں گے اے چچا
آیا عَلَم پھر اُن کے نہ آنے کہ وجہ کیا
چھوٹے سے رو کے تب یہ بڑے بھائی نے کہا

اَمّاں کی مانگ اُجڑ گئی صدمے گزر گئے
بھیا تمہیں خبر نہیں بابا تو مر گئے

جب زانوئے حسینؑ پہ عباسؑ مر گئے

Presented By: ShianeAli.com

شبیرؑ جبکہ رَن سے چلے سُوئے خیمہ گاہ

شبیرؑ جبکہ رَن سے چلے سُوئے خیمہ گاہ
مشک و عَلَم کو جُھک کے اُٹھایا بہ اشک و آہ
دل تھام کر کٹے ہوئے بازو پہ کی نگاہ
سَر تا قدم حسینؑ ہیں اک مستقل کراہ

لے کر تبرکاتِ علمدارِ کربلا
سُوئے خیام جاتا ہے سالارِ کربلا

گِرتے سنبھلتے آ ہی گیا خیمۂ حرم
وہ رُک گئے حسینؑ کے بڑھتے ہوئے قدم
زینبؑ کھڑی ہے خیمے کے دَر پر بچشمِ نم
شبیرؑ کہہ رہے ہیں بہن لوٹ آئے ہم

زینبؑ ہمارا بھائی خفا ہم سے ہو گیا
شیرِ خدا کا شیر تَرائی میں سو گیا

Presented By: ShianeAli.com

سَر پیٹ کے یہ کہتی تھی زینبؑ جگر فگار
عباسؑ میرے شیر کہاں ہو بہن نثار
تم ہو حفاظتِ حرمِ شہؑ کے ذمہ دار
بھیا میں کتنی دیر سے کرتی ہوں انتظار
بچّے یہ کہہ رہے ہیں اُنہیں جامِ آب دُوں
بھیا تمہی بتاؤ اُنہیں کیا جواب دُوں

یہ رات کے اندھیرے یہ صحرا اب آ بھی جاؤ
جنگل میں ہم غریب ہیں تنہا اب آ بھی جاؤ
بھیا بلک رہی ہے سکینہؑ اب آ بھی جاؤ
کیا آج رات دو گے نہ پہرہ اب آ بھی جاؤ
کہتے تھے ہر بَلا سے مجھے تم بچاؤ گے
کیا قید ہو کے جاؤں گی اُس وقت آؤ گے

شبیرؑ جبکہ رَن سے چلے سوئے خیمہ گاہ / شاھدؔ نقوی

Presented By: ShianeAli.com

لکھا ہے جب کوئی حامی نہ شاہِؑ دیں کا رہا

لکھا ہے جب کوئی حامی نہ شاہِؑ دیں کا رہا
اوُر آپ ظلم کی فوجوں میں رہ گئے تنہا
ہجومِ یاس نے چاروں طرف سے گھیر لیا
تو ناگہاں درِ خیمہ سے آئی رن میں صدا

خبر لو جلد شہِؑ کربلا دُہائی ہے
تمہارے بچے کو جھولے میں نیند آئی ہے

یہ سُن کے خیمے کی جانب گئے امامِؑ ہُدا
قریب جھولے کے پہنچے تو رُو کے فرمایا
معاف کیجیو بیکس پدر کو اے بیٹا
کہ ایک پانی کا قطرہ تمہیں پلا نہ سکا

خدا گواہ بہت تم سے شرمسار ہوں میں
یقیں کرو علی اصغرؑ کہ بے قرار ہوں میں

Presented By: ShianeAli.com

یہ کہہ کے روئے بہت اور پسر کو پیار کیا
اُٹھایا جھولے سے حضرت نے اپنا ماہ لقا
ٹپک پڑے تھے جو چہرے پہ اشکِ شاہؑ ہُدا
وہ سمجھا پانی ہے بچے نے منہ کو کھول دیا
تری جو اشکوں کی پائی تو مسکرانے لگا
زبانِ خشک کو ہونٹوں پہ وہ پھرانے لگا

کہا حسینؑ نے پانی تمہیں پلا لائیں
چلو گے نانا کی اُمت کے پاس لے جائیں
ستم گروں کو یہ حالت تمہاری دِکھلائیں
صغیر جان کے شاید عدو ترس کھائیں
دہن کو کھول کے سُوکھی زباں دِکھادینا
کہ تین روز سے پیاسا ہوں یہ جتا دینا

Presented By: ShianeAli.com

غرض وِداع کیا اور شہِؑ انام چلے
ستمگروں کی طرف شاہِؑ تشنہ کام چلے
پسر کو ہاتھوں پہ رکھّے ہوئے امام چلے
قدم قدم پہ اُدھر موت کے پیام چلے
تمام پیاسوں میں پیارا جو شہؑ کو تھا یہ پسر
حسینؑ ڈھال سے سایہ کیئے تھے اصغرؑ پر

پَرے سے فوج کے ناگاہ حرملا نکلا
کمان دوش سے ، چلِّے سے تیر لے کے چلا
گلُوئے لختِ دلِ شاہِؑ کربلا تاکا
کماں میں تیر کو جوڑا شقیؔ نے اور یہ کہا
حسینؑ ! اب وہ پلاتا ہوں آبِ سرد اِن کو
کہ تا بہ حشر لگے گی نہ پیاس کمسن کو

Presented By: ShianeAli.com

یہ کہہ کے تیر کو جوڑا اِدھر یہ حال ہوا
کہ حلق چھِد گیا، معصوم خوں میں لال ہوا
دہن سے خون اُگلنے لگا نڈھال ہوا
اک آہ ہلکی سی کی اور انتقال ہوا

پدر نے یاس سے ننھی سی جان کو دیکھا
کبھی زمیں کو کبھی آسمان کو دیکھا

لکھا ہے جب کوئی حامی نہ شاہِ دیں کا رہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیّد ہاشم رضا

جس جس کو چن لیا وہ بنا فخرِ اولیاؑ
کیا وصف ہو حسینؑ کے اِس انتخاب کا

ذکی بریلویؔ

پُرسہ شہِ والا کا زہراؑ کو دیا جائے
سب چاک گریباں ہوں ماتم بھی کیا جائے

Presented By: ShianeAli.com

مومنو بے کس و بے یار ہے مظلوم حسینؑ

مومنو بیکس و بے یار ہے مظلوم حسینؑ
سخت آفت میں گرفتار ہے مظلوم حسینؑ
دل شکستہ جگر افگار ہے مظلوم حسینؑ
کیا سراسیمہ و لاچار ہے مظلوم حسینؑ

تیر کاری ہیں لگے زخموں پہ شمشیروں کے
نیزوں کے زخموں میں پیوست ہیں پھل تیروں کے

کیا رحیمی ہے کہ غصہ نہیں آتا ہے ذرا X
کیا کریمی ہے کہ سر کرتے ہیں اُمت پہ فدا
کیا تحمل ہے کہ ہر زخم پہ ہے شکر خدا
کیا شجاعت ہے کہ لاکھوں میں کھڑے ہیں تنہا

تیر بھی نیزے بھی سینے پہ لئے جاتے ہیں
پر دعا ناناؐ کی اُمت کو دیئے جاتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

یوں تو یاں ایک سے اک ظلم ہُوا شہؑ پہ سِوا
تین صدموں میں مگر ضبط کا یارا نہ رہا
اک جواں اِس کا بھتیجا تھا حسنؑ کا بیٹا
شب کو وہ دولہا بنا صبح شہیدوں میں ملا
اُس کے مرنے کی خبر بیوؤں نے جب پائی تھی
ماں دلہن کو لئے سَر ننگے نکل آئی تھی

دوسرا غم ہے یہ اک بھائی تھا اِس کا صفدر
جب سے وہ مر گیا سیدھی نہیں ہوتی ہے کمر
اب بھی روتا ہے اُسے ہائے برادر کہہ کر
بے کفن لاش وہ اُس کی ہے پڑی دریا پَر
ابھی وہ لاش عجب درد سے تھرّائی تھی
لڑکی اک ہائے چچا کہہ کے جو چِلّائی تھی

Presented By: ShianeAli.com

تیسرا حادثہ میں کیا کہوں پھٹتا ہے جگر
اِس کا اک بیٹا تھا اٹھارہ برس کا اکبرؑ
برچھیوں سے ابھی مارا گیا وہ رشکِ قمر
حیف ہے دفن ہوئی رات کو جس کی مادر
غمِ اکبرؑ میں اسے کیا کہوں کیوں کر دیکھا
"چشمِ افلاک نے" زینبؑ کو کھلے سر دیکھا

مومنو بے کس و بے یار ہے مظلوم حسینؑ / میر انیسؔ

(بشکریہ سوز خواں سیّد ہادی حسین نقوی مرحوم)

شہرتؔ بلگرامی

قید خانہ میں سکینہؑ احتجاجاً مر گئی
اب رسن کھل جائے گی زینبؑ رہا ہو جائے گی

Presented By: ShianeAli.com

ریتی پہ برچھی کھائے پڑا تھا جو نورِ عین

ریتی پہ برچھی کھائے پڑا تھا جو نورِ عین
بیٹھے تھے دل کو پکڑے ہوئے شاہِؑ مشرقین
ناگاہ اک کنیز پکاری بہ شور و شین
دم توڑتا ہے پیاس سے بے شیر یا حسینؑ
للہ جلد خیمے میں تشریف لایئے
بانوؑ کا لال رُوٹھ گیا ہے منایئے

غُل پڑ گیا کہ اصغرؑ بے شیر الوداع
اے نورِ عینِ حضرتِ شبیرؑ الوداع
ماں اَلفراق کہتی تھی ہمشیر الوداع
قسمت پکاری اے ہدفِ تیر الوداع
آلِؑ نبیؐ کو ہجر کے صدمے بڑے ہوئے
بچے بھی شور سُن کے قریب آ کھڑے ہوئے

Presented By: ShianeAli.com

عباسؑ کے پسر نے پکارا دُہائی ہے
مَرنے چلا حسینؑ کا پیارا دہائی ہے
جاتا ہے شہؑ کا راج دُلارا دہائی ہے
آقا بچھڑ رہا ہے ہمارا دہائی ہے
کہتا ہے دل کہ ساتھ چلو تیر کھائیو
بابا یہ کہہ گئے تھے کہ جُھولا جُھلائیو

ماں بولی ایسی فال نہیں لب پہ لاتے ہیں
واری نہ یوں کہو مجھے وَسواس آتے ہیں
آقا تمہارے پیاس بجھانے کو جاتے ہیں
بچوں پہ تو جہاں میں سبھی رحم کھاتے ہیں
کیوں کر کہوں کہ اِن پہ شقی ہاتھ اُٹھائیں گے
معصوم جان کر بھی نہ پانی پلائیں گے

اصغرؑ کو لے کے دشت میں آئے شہِؑ ہُدیٰ
بچّے کا منہ دکھاکے یہ فوجوں کو دی ندا
یہ بے زبان رحم کے قابل نہیں ہے کیا
دو دن سے اِس کلی کو بھی پانی نہیں ملا
بچّہ نڈھال ہے اِسے تھوڑا سا آب دو
صورت سوال ہے اِسے تھوڑا سا آب دو

ظالم نے حرملہ سے اشاروں میں کچھ کہا
ہنستا ہوا وہ شُوم کمیں گاہ کو چلا
بچّے کو لے کے پیچھے ہٹے شاہِؑ کربلا
ناگہ زمین کانپ گئی آسماں ہِلا
واں تیرِ غم لگا کے وہ سفاک ہٹ گیا
یاں ہاتھوں پہ تڑپ کے یہ بچہ اُلٹ گیا

Presented By: ShianeAli.com

بازو چھدا حسینؑ کا بے شیر کا گلا
اک آہ بھر کے رہ گئے مظلومِ کربلا
بیٹے کی سمت دیکھ کے بولے کہ میں فدا
لو میری جان پیاس بجھی حلق تر ہُوا
چونکو تو تیر کھینچ لیں ہم منہ کو پھیر کے
اے لال اُف نہ کیجیو پوتے ہو شیر کے

ریتی پہ برچھی کھائے پڑا تھا جو نورِ عین / نسیمؔ امروہوی

Presented By: ShianeAli.com

گہوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے

گہوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے
ہاتھوں پہ رکھ کے فدیۂ داور کو لے چلے
بادل میں شام کے مہِ انور کو لے چلے
چلّائی ماں کہاں مرے دلبر کو لے چلے
فارغ ابھی نہیں ہوئی اکبرؑ کے داغ سے
کچھ روشنی ہے گھر میں مرے اِس چراغ سے

بانوؑ کے اِس بیان سے گھبرائے شاہِؑ دیں
آخر قریب فوج کے لے آئے شاہِؑ دیں
بچّے کو رکھ کے ہاتھوں پہ چلّائے شاہِؑ دیں
یارو سمجھ لو جو تمہیں سمجھائے شاہِؑ دیں
کچھ تو خیال چاہیے ننھی سی جان کا
بتلاؤ کیا قصور ہے اِس بے زبان کا

Presented By: ShianeAli.com

یہ سُن کے حرملا نے اُٹھایا کمان کو
تاکا خطاشِعار نے ننھی سی جان کو
مارا خدنگ شاہؑ کے ابرو کمان کو
ہے ہے مٹایا بانوؑ کے نام و نشان کو
چِلّائی موت ہائے نہ تجھ کو امان دی
بچّے نے سہم سہم کے ہاتھوں پہ جان دی

شہؑ نے سِوائے شکر، زباں سے نہ کچھ کہا
چاند اپنا زیرِ خاک چُھپایا بصد بکا
تُربت سے اُٹھ کے آپ نے خیمے کا رُخ کیا
لیکن قدم نہ آگے کو اُٹھتے تھے مطلقا
کہتے تھے کیا کہوں گا جو بچے کو مانگے گی
بانوؑ ضرور ہنسلیوں والے کو مانگے گی

Presented By: ShianeAli.com

پہنچے غرض کہ تا درِ خیمہ بحالِ زار
آئی جو بانوؑ دیکھ کے شرمائے بار بار
گردن جُھکا کے کہنے لگے شاہِؑ نامدار
لو شہر بانوؑ بن گیا اصغرؑ کا بھی مزار
ناسور پڑ گیا ہے دلِ درد ناک میں
بانوؑ تِری کمائی ملی آج خاک میں

گہوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اعجازؔ رحمانی

لے آیا مقدر ہمیں دربارِ علیؑ تک
کچھ لوگ ہیں ایسے جو ہیں رستے میں ابھی تک
جب تک کہ اُٹھاتا نہیں پردہ کوئی رُخ سے
ٹھہری ہوئی واللہ قیامت ہے جبھی تک

(بشکریہ سیّد کاشف مہدی / گلدستۂ مودت)

Presented By: ShianeAli.com

پہنچے جو قتل گاہ میں شاہؑ فلک جناب

پہنچے جو قتل گاہ میں شاہِؑ فلک جناب
للکار کر یہ اہلِ جفا سے کیا خطاب
پانی کا ملتجی نہیں اب ابنِ بو ترابؑ
استغفراللہ آلِ نبیؐ اور سوالِ آب
دیتا ہے جو سبھوں کو اسی سے سوال ہے
منظور بے زباں کا بس اظہارِ حال ہے

دو اک قدم کی جو نہ ہو تکلیف ناگوار
آنکھوں سے اپنی دیکھ لو احوالِ شیر خوار
آگے بڑھے جو اُن میں تھے دانا وہ ہوشیار
چادر اُلٹ دی شاہؑ نے چہرے سے ایک بار
تیور کبھی بجھے ہوئے گہہ ضو نظر پڑی
بجھتے ہوئے چراغ کی سی لو نظر پڑی

Presented By: ShianeAli.com

بولے حسینؑ دیکھ چکے ، وہ پکارے ہاں
فرمایا پھر حمیتِ اسلام ہے کہاں
ہم کس کے میہمان ہیں ، یہ کس کے میہماں
طالب نہیں صراحی و ساغر کے بے زباں
مشہور اِن کے گھر کی قناعت ہے خلق میں
دو چار قطرے پانی کے ٹپکا دو حلق میں

اُترے بھی یا نہ اُترے یہ پانی گلے سے اب
تالو سے مل گئی ہے زباں اور لب سے لب
پوری یہ بات کہہ نہ چکے تھے شہِؑ عرب
ننھے گلے پہ تیر لگا آکے ہے غضب
فوارہ خوں کا زخم سے گردن کے بہہ گیا
جتنا پیا تھا دودھ لہو بن کے بہہ گیا

Presented By: ShianeAli.com

رگڑے یہ پاؤں ننھے کہ گھنگرو نکل پڑے
منہ سے انگوٹھے آنکھ سے آنسو نکل پڑے
ہو ہو کے ڈھیلے جوشنِ بازو نکل پڑے
حیدرؑ جِناں سے کھول کے گیسو نکل پڑے

شہؑ بولے قدر بڑھ گئی مجھ دل ملول کی
نذرِ حسینؑ آپ خدا نے قبول کی

پہنچے جو قتل گاہ میں شاہِؑ فلک جناب

راجہ محمود آباد(محمد امیر احمد خاں محبوبؔ)

سعیٔ اصلاح میں مصروف تھے حضرتؐ دن رات
فرض لوگوں پہ کیا آیتوں نے خمس و زکوٰۃ
مستحقین کو یہ بٹتے رہے مثلِ صلات
اب نہ وہ عہد رہا اور نہ وہ پہلی سی بات

حصے تھے خمس کے توحید و رسالت کیلئے
اور مخصوص کیا اہلِ قرابت کیلئے

Presented By: ShianeAli.com

بانوؑ پچھلے پہر اصغرؑ کے لئے روتی ہے

بانوؑ پچھلے پہر اصغرؑ کے لئے روتی ہے
ایک وہ جاگتی ہے خلقِ خدا سوتی ہے
سَر کو بھی پیٹتی ہے جان کو بھی کھوتی ہے
یہ عجب غم ہے کہ تسکین نہیں ہوتی ہے

پیٹتے پیٹتے بے ہوش جو جاتی ہے
علی اصغرؑ ، علی اصغرؑ کی صدا آتی ہے

کبھی کونے میں وہ منہ ڈھانپ کے چلّاتی ہے
اور کبھی صحن میں گھبرا کے نکل آتی ہے
کوکھ پکڑے ہوئے ہر ایک طرف جاتی ہے
ڈھونڈتی ہے مگر اصغرؑ کو نہیں پاتی ہے

تَن کو لرزش ہے جدُا اور ہے منہ زرد جدُا
دل تڑپتا ہے جدُا سینے میں ہے درد جدُا

Presented By: ShianeAli.com

کبھی کہتی ہے کہ گھر میں مرے اندھیارا ہے
علی اصغرؑ کی جُدائی نے مجھے مارا ہے
ہائے میں گھر میں ہوں جنگل میں مرا پیارا ہے
مہربانی جو کرے موت تو چھٹکارا ہے

کب تلک راتوں کو ہم نالۂ و فریاد کریں
یاالٰہی ، علی اصغرؑ مجھے اب یاد کریں

گود پھیلا کے کبھی کہتی ہے دلبر آجا
روح بے چین ہے آجا علی اصغرؑ آجا
دل تڑپتا ہے مرا گود کے اندر آجا
فاطمہؑ کے لیئے آجا ، پئے حیدرؑ آجا

بوند پانی کے لیئے ہائے تری جان گئی
آ میں صدقے گئی واری گئی قربان گئی

Presented By: ShianeAli.com

خَلق سب سوتی ہے راتوں کو گھروں میں اپنے
ہم اگر لیتے ہوں کروٹ تو قَسم لو ہم سے
نیند آتی مجھے ، پہلو میں اگر تم ہوتے
تم تو اے لختِ جگر ، گود میں مرقد کی گئے

یاد اِس پالنے والی کی بُھلائی تم نے
پائینتی باپ کی اے لال بَسائی تم نے

بانوؑ پچھلے پہر اصغرؑ کے لئے روتی ہے

(بشکریہ شاعر و مصنف ، محقق و دانشور پروفیسر سیّد غلام عباس)

شاعر و سوز خواں ماجد رضا عابدی

تجھےؑ دیکھنا ہے وضو مِرا ترا ؑ عشق میری نماز ہے
توؑ ہی بخش دیتا ہے شاہیاں توؑ بڑا غریب نواز ہے
توؑ نبیؐ کی پشت پہ ہو اگر تو نمازِ حق بھی رُکی رہے
تو حسینؑ ہے تو حسینؑ ہے توؑ نماز کی بھی نماز ہے

(بشکریہ شاعر و خطیب مولانا کمال حیدر رضوی)

Presented By: ShianeAli.com

امامؑ پاک کو جب اشقیا نے گھیر لیا

امامِؑ پاک کو جب اشقیا نے گھیر لیا
مسافروں کو سپاہِ جفا نے گھیر لیا
نبیؐ کے لال کو فوجِ دغا نے گھیر لیا
علیؑ کے چاند کو کالی گھٹا نے گھیر لیا
ستم شروع ہوئے صلح کا جواب ملا
غضب ہے ساتویں تاریخ سے نہ آب ملا

وہ قحطِ آب ، وہ سادات پر ہجومِ الم
نبیؐ کی آلؑ میں وہ شورِ العطش پیہم
وہ فکر و یاس وہ اندوہ وہ امامِؑ اُمم
وہ شہؑ کو شوقِ عبادت وہ ظلمِ فوجِ ستم
ملا نہ چین نہم تک امامِؑ صابر کو
بس ایک رات کی مہلت ملی مسافر کو

عزیز و یاور و ناصر جو چند تھے ہمراہ
سبھوں کو جمع کیا ، شہؑ نے با غمِ جانکاہ
زُہیرؓ قینؓ و بُرَیرؓ و حبیبؓ خود آگاہ
جنابِ اکبرؑ و عباسؑ و قاسمِؑ ذی جاہ
سُوئے امامؑ جو سب یار و اقرباء آئے
تو اُٹھتے بیٹھتے بیمارِ کربلا آئے

جب آکے بیٹھ گئے سب وہ زاہد و ابرار
پکارے شاہِؑ ہُدا غور سے سُنیں دِیندار
میں اِس دیار سے جورِ فلک سے ہوں ناچار
پھرے ہیں آلِؑ حبیبِؐ خدا سے ظلم شِعار
یہ سنگدل نہ جفاؤں سے منہ کو موڑیں گے
کسی طرح یہ ستمگر نہ مجھ کو چھوڑیں گے

Presented By: ShianeAli.com

میں اِن کے شر سے اَماں پاؤں غیر ممکن ہے
وطن میں آلؑ کو پہنچاؤں غیر ممکن ہے
یہاں سے پاؤں بھی سَر کاؤں غیر ممکن ہے
میں کل کو قتل سے بچ جاؤں غیر ممکن ہے
خدا سے صبر و رِضا کا ہے خواستگار حسینؑ
بس ایک رات کا مہماں ہے بے دیار حسینؑ

بَلا میں کشتۂ رنج و اَلم کو رہنے دو
فقط مسافرِ راہِ عَدم کو رہنے دو
ستم رسیدہ و پابندِ غم کو رہنے دو
نہ تم رہو نہ علیؑ کے حرم کو رہنے دو
ہمارے بعد یہ ناچار دَر بدر نہ پھریں
رسولؐ زادیاں بلوے میں ننگے سَر نہ پھریں

امامؑ پاک کو جب اشقیا نے گھیر لیا/نسیمؔ

Presented By: ShianeAli.com

کتب میں ہے شبِ عاشور کا یہ حال لکھا

کتب میں ہے شبِ عاشور کا یہ حال لکھا
حرم سرا میں مصلّے پہ تھے امامِؑ ہدیٰ
کبھی تھا شغلِ تلاوت کبھی یہ حق سے دعا
الٰہی صبر کی طاقت ہو میرے دل کو عطا

الٰہی احمدِؐ مرسل سے سرخ رو رکھنا
اس امتحان میں پیاسے کی آبرو رکھنا

اِنہی دعاؤں میں گزری جو رات ایک پہر
تو آئے خیمۂ انصارِؓ پاک پر سرورؑ
شگافِ در سے یہ دیکھا کہ جمع ہیں صفدر
حبیبؑ کہتے ہیں یہ بیچ میں کھڑے ہوکر

علیؑ کے دوستو ، کل روزِ رستگاری ہے
نبیؐ کی آلؑ پہ یہ وقتِ جاں نثاری ہے

Presented By: ShianeAli.com

یہ حال دیکھ کے شُکرِ خدا بجالائے
بہادروں کی تمنا پہ تیرِ غم کھائے
وہاں سے خیمۂ ہمشیر کی طرف آئے
بہن کا پیار جو دیکھا تو غم سے تھرائے
خود اپنے پیاروں کو رَختِ کہن پنہایا ہے
ابھی سے دونوں گلوں کو کفن پنہایا ہے

یہ کہہ رہی ہیں کہ نصرت میں جدّ و کَد کرنا
میں واری پیرویٔ ضیغمِ صمد کرنا
کڑی اُٹھاکے اخی کی بَلا کو رَد کرنا
بہادرو، مِرے ماں جائے کی مدد کرنا
وہ کیا غلام جسے الفتِ امامؑ نہیں
جو رَن میں کام نہ آئے تو ماں سے کام نہیں

Presented By: ShianeAli.com

جو کام آؤ گے تم تو دعائیں میں دُوں گی
جو پھر کے آئے تو صورت کبھی نہ دیکھوں گی
تمام عمر کبھی منہ سے بھی نہ بولوں گی
قَسَم سے کہتی ہوں ہرگز نہ دودھ بخشوں گی
میں شاد ہوں گی جو برباد کر کے آؤ گے
جو ماں کو چاہتے ہو تم تو مر کے آؤ گے

بہن کی چاہ پہ رو کر بڑھے شہِؑ ذیجاہ
یہ دَر سے بیوۂ شبرؑ کا حال دیکھا آہ
کہ دونوں پہلوؤں میں ہیں حسنؑ کے نورِ نگاہ
اِدھر ہیں قاسمِؑ مضطر اُدھر ہیں عبدُاللہ
یہ کہہ رہی ہیں کہ شہؑ گھر گئے ہیں آفت میں
میں واری جان لڑانا چچا کی نصرت میں

Presented By: ShianeAli.com

میں صدقے تم پہ بڑا حقِ شاہؑ والا ہے
حسنؑ کے بعد اِنہی نے تو گھر سنبھالا ہے
کبھی نہ مجھ کو نہ تم کو اَلم میں ڈالا ہے
پدر کی طرح بڑی شفقتوں سے پالا ہے

چچا کے پاؤں پہ دونوں کا خون بہہ جائے
الٰہی کل زنِ بیوہ کی بات رہ جائے

کتب میں ہے شبِ عاشور کا یہ حال لکھا/نسیمؔ

Presented By: ShianeAli.com

لکھا ہے جب شبِ عاشور گزری ایک پہر

لکھا ہے جب شبِ عاشور گزری ایک پہر
حسینؑ آئے سوئے خیمہؑ علی اکبرؑ
شگافِ دَر سے یہ دیکھا کہ وہ مہِ انور
فروغِ حُسن سے دولھا بنا ہے بستر پر
عجیب یاس سے ماں بار بار دیکھتی ہے
اُٹھا کے شمع ، رُخِ گلعذار دیکھتی ہے

یہ دیکھتے ہی کلیجے پہ تیر غم کھائے
خدا یہ سانحہ دشمن کو بھی نہ دِکھلائے
وہاں سے خیمہؑ عباسؑ کی طرف آئے
جری کی چاہ پہ فرطِ اَلم سے چِلّائے
کبھی حسینؑ کے صدمے سے آہ بھرتے ہیں
کبھی حُسام کو صیقل سے صاف کرتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

جری کے سامنے کلثومؑ جان کھوتی ہیں
کسی خیال میں اشکوں سے منہ کو دھوتی ہیں
رِدا کو آنسوؤں سے دَم بہ دَم بھگوتی ہیں
قریب بیٹھی ہوئی زار زار روتی ہیں
وہ رنج و غم ہے کہ حالت تباہ کرتی ہیں
فلک کو دیکھ کے ہر بار آہ کرتی ہیں

وہ کہہ رہے ہیں کہ خواہر نہ یوں بکا کیجے
حضور اپنی طرف سے مجھے فدا کیجے
نصیب کا نہ فلک سے کوئی گِلا کیجے
پسر سمجھ کے مجھے شہؑ کا حق ادا کیجے
مطیعِ سبطِ رسولِؐ انام ہے عباسؑ
ہر اک عزیز کا اُن کے غلام ہے عباسؑ

Presented By: ShianeAli.com

بہن کی شان پہ رو کر بشانِ ابرِ بہار
حسینؑ واں سے چلے سُوئے خیمۂ بیمار
قریب جا کے پکارے کہ اے مرے دِلدار
رسولِؐ پاک کی مَسند کے مالک و مختار
اُٹھو کہ میری شہادت قریب آپہنچی
گلا کٹانے کی ساعت قریب آپہنچی

وہ رو کے بولے کہ ہے ہے یہ کیا کہا بابا
ہماری زیست میں حضرت پہ یہ جفا بابا
مریض کیوں نہ ہو قربان ، میں فدا بابا
قریبِ مرگ ہوں مرنے سے خوف کیا بابا
حسینؑ بولے کہیں وہ بھی رَن پہ چڑھتا ہے
جو گُل اشاروں سے پانچوں نمازیں پڑھتا ہے

Presented By: ShianeAli.com

تمہیں تو کل سے بڑا رنج و غم اُٹھانا ہے
حرم کے ساتھ اَلم پر اَلم اُٹھانا ہے
سنبھل سنبھل کے ہر اک جا قدم اُٹھانا ہے
جو ہم سے اُٹھ نہ سکا وہ ستم اُٹھانا ہے
بتاؤ طوقِ گلو گیر کون پہنے گا
جو تم نہ ہو گے تو زنجیر کون پہنے گا

جو بیڑی سامنے آئے تو سَر جُھکا لینا
خوشی سے طوقِ گراں کو گلے لگا لینا
جو تازیانے بھی ماریں شقی تو کھا لینا
مگر شریعتِ اسلام کو بچا لینا
پسِ فنا بھی حیاتِ دوام رہ جائے
وہ کیجیو کہ محمدؐ کا نام رہ جائے

لکھا ہے جب شبِ عاشور گزری ایک پہر / نسیمؔ

Presented By: ShianeAli.com

کوفہ کو چلا قاصدِ صغراؑ جو وطن سے

کوفہ کو چلا قاصدِ صغراؑ جو وطن سے
طے راہِ مسافت کی بڑے رنج و محن سے
ناگاہ گزر جب ہُوا اُس ظلم کے بَن سے
جب بَن میں جدائی ہُوئی شہؑ کے سَر و تن سے
واں دیکھا کہ کچھ لاشے پڑے خون میں تر ہیں
زخمی ہیں بدن اور تنوں پر نہیں سَر ہیں

دل میں یہ لگا سوچنے وہ قاصدِ غم خوار
کوفے ہی کی جانب تو گئے تھے شہِؑ ابرار
آقا کی مِرے خیر ہو اچھے نہیں آثار
حیدرؑ کے گھرانے کے نشاں سب ہیں نمودار
کچھ اُن کو قرابت تھی حسینؑ اور حسنؑ سے
سادات کی خوشبو چلی آتی ہے بدن سے

Presented By: ShianeAli.com

روتا ہُوا وہ لاشۂ سَرورؑ پہ جو پہنچا
فریاد تھی ہے ہے مِرے آقا ، مِرے آقا
کس طرح لعینوں نے تمہیں گھیر کے مارا
اِس طرح کے ہیں زخم کہ دیکھا نہیں جاتا
کیسے کلمہ گو تھے رسولِؐ عرَبی کے
کس ظلم سے مارا ہے نواسے کو نبیؐ کے

کی اپنے نبیؐ زادے کی کیا عزت و توقیر
سَر تا بہ قدم خوں میں بھری چاند سی تصویر
کثرت سے ہیں زخمِ تبر و خنجر و شمشیر
نیزوں پہ تو نیزے ہیں پڑے تیروں پہ ہیں تیر
یہ گُل سا بدن گھوڑوں سے پامال کیا ہے
ہے ہے میرے آقا ترا کیا حال کیا ہے

Presented By: ShianeAli.com

صغراؑ کا عجب حال ہے فرقت میں تمہاری
یہ ضعف کی شدت ہے کہ غش رہتا ہے طاری
جب آنکھ کھلی رو کے یہ نانی کو پکاری
کیا آئی سفر سے میرے بابا کی سواری
دَم تَن سے نکل جائے گا اِس رنج و محن میں
کیا جانیئے کب آئیں گے شبیرؑ وطن میں

پھر یاس سے سَر رکھ دیا لاشے کے قدم پَر
نوحہ تھا کہ ہے ہے اسدُ اللہ کے دلبر
صغراؑ جو تمہیں پوچھے تو میں کیا کہوں جاکر
اُس کو یہ تمنا ہے کہ اب آتے ہیں سَروَرؑ
یہ کہہ دوں کہ سَر تَن سے اُتارا گیا صغراؑ
پَردیس میں بابا تِرا مارا گیا صغراؑ

کوفہ کو چلا قاصدِ صغراؑ جو وطن سے / حزنؔ

Presented By: ShianeAli.com

امتحاں گاہ میں پہنچے جو شہؑ جنؔ و بشر

امتحاں گاہ میں پہنچے جو شہِؑ جنؔ و بشر
ظلم کیا کیا نہ سہے کرب و بلا میں آکر
آ گیا آخری منزل پہ شہادت کا سفر
سب کا خوں بہہ گیا، اب رہ گئے تنہا سَرورؑ

باپ کے واسطے بیٹی کا عریضہ لایا
ایک قاصد سرِ مقتل، خطِ صغراؑ لایا

خط میں لکھا تھا کہ بس اب جلد ہی بُلوائیں مجھے
یاد میں بالی سکینہؑ کی نہ تڑپائیں مجھے
فرقتِ اصغرِؑ ناداں میں نہ رُلوائیں مجھے
باباجاں، بھائی سے کہہ دیں کہ وہ لے جائیں مجھے

باپ کا دل ہی سمجھتا ہے جو حالت ہوگی
اُس گھڑی کیفیتِ ضبط، قیامت ہوگی

Presented By: ShianeAli.com

خط پڑھا ، صبر کیا ، دل سے لگایا خط کو
قبرِ اصغرؑ پہ رکھا ، بیٹھے ، اُٹھایا خط کو
لاشِ اکبرؑ پہ گئے ، پڑھ کے سنایا خط کو
ایک پل بھی نہ نگاہوں سے ہٹایا خط کو
خط سے صغراؑ کی جو تصویر ابھر آتی تھی
ضبط کرنے پہ بھی اک آہ نکل جاتی تھی

آہ بھر کر یہ کیا قاصدِ صغراؑ سے کلام
شکریہ بھائی ، کہ پہنچایا ہمیں یہ پیغام
میری بچی کو یہ احوال بتادینا تمام
اَب نہ اصغرؑ ہیں ، نہ اکبرؑ ، یہ مصیبت کی ہے شام
اَب سکینہؑ سے بھی بچھڑیں گے وہ ساعت آئی
ہم پہ یہ اور قیامت پہ قیامت آئی

امتحاں گاہ میں پہنچے جو شہِؑ جنّ و بشر / قسیمؔ ابنِ نسیمؔ

(بشکریہ سوز خواں سیّد باقر حسین رضوی)

Presented By: ShianeAli.com

عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے

عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے
بھائی سے اپنے ہاتھ لبِ نہر دھو چکے
یاں تک کہ قتل اکبرؑ و اصغرؑ بھی ہو چکے
سینے پہ جو پلے تھے وہ مٹّی میں سو چکے
تھے نوحہ گر ہر ایک تنِ پاش پاش پر
قاسمؑ کی لاش پر کبھی اصغرؑ کی لاش پر

لشکر میں تھا یہ غُل کہ دلاور کو مار لو
ہاں شہسوارِ دوشِ پیمبرؐ کو مار لو
سیّد کو بے دیار کو مضطر کو مار لو
سب مر چکے ہیں اب شہِؑ صفدر کو مار لو
قبضے میں تیغِ ظلم بھی تیرِ جفا بھی ہے
کہتے ہیں شہؑ بتاؤ میری کچھ خطا بھی ہے

Presented By: ShianeAli.com

رحم اب کرو میں بیکس و تنہا ہوں ظالمو
گزرے ہیں تین روز کہ پیاسا ہوں ظالمو
سیّد ہوں اور امام تمہارا ہوں ظالمو
سوچو ذرا میں کس کا نواسا ہوں ظالمو
ہوگا بھلا نہ صابر و شاکر کو مار کر
پچھتاؤ گے غریب مسافر کو مار کر

مدِّ نظر ہے تم کو اگر قتل ہی مِرا
سُن لو یہ اک وصیتِ آخر مِری ذرا
بچوں پہ رحم کیجیو اے قومِ بے حیا
زہراؑ سے کم نہیں مِری بہنوں کا مرتبہ
مرنے کے بعد مجھ پہ یہ احسان کیجیو
زینبؑ کے سَر سے بلوے میں چادر نہ لیجیو

Presented By: ShianeAli.com

اِس آن میں ہوئے شہؑ بیکس پہ اتنے وار
جتنے چھبے تھے تیر بدن سے ہوئے وہ پار
تڑپے زمیں پہ گر کے امامِ فلک وقار
فریادِ فاطمہؑ سے ہلا عرشِ کردگار
تڑپا زمیں پہ جسم ، شہؑ مشرقین کا
غُل تھا کہ جلد کاٹ لو اب سَر حسینؑ کا

نا گہ پکڑ کے تیغ ، بڑھا شمرِ بد شعار
قرآن پَر شقی نے رکھا پائے نابکار
سَر ننگے گھر سے نکلی سکینہؑ جگر فگار
دیکھی گلے پہ باپ کے جس دَم چُھری کی دھار
چلّاتی تھی ارے شہؑ والا کو چھوڑ دے
سَر میرا کاٹ لے مِرے بابا کو چھوڑ دے

Presented By: ShianeAli.com

ہر چند پیٹتی رہی ناداں بصد ادب
فریاد کو یتیم کی سُنتا تھا پَر وہ کب
خنجر گلے پہ رکھ دیا حضرت کے ہے غضب
سُوکھی زباں دِکھا کے کہا شاہؑ نے یہ تب
ظالم سکینہؑ خیمے میں جا لے تو ذِبح کر
پانی ذرا سا مجھ کو پلا لے تو ذِبح کر

حضرت تو پانی پانی پکارا کیئے اِدھر
کاٹا کیا گلے کو اُدھر شمرِ بد گُہر
دوڑی نکل کے خیمے سے زینبؑ برہنہ سَر
چلتی تھی دو قدم کبھی گرِتی تھی خاک پَر
کہتی تھی آہ کس سے میں اب التجا کروں
لُٹتا ہے گھر مِرا ارے لوگو میں کیا کروں
عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے

Presented By: ShianeAli.com

جب رَن میں سبطِ احمدِ مختار گھر گیا

جب رَن میں سبطِ احمدِؐ مختار گھر گیا
سید، غریب و بے کس و بے یار گھر گیا
اہلِ حرم کا قافلہ سالار گھر گیا
لشکر تمام ہوگیا سَردار گھر گیا
غل تھا امان دو نہ شہِؑ مشرقین کو
نوکوں سے برچھیوں کی گرادو حسینؑ کو

جس وقت تھا یہ حشر یہ ماتم یہ شور و شَر
آ پہنچا اک مسافر غربت زدہ اُدھر
نکلا تھا گھر سے شوقِ نجف میں وہ خوش سِیَر
چھوڑے ہوئے وطن اُسے گزرا تھا سال بھر
بے خانماں کو عشق، خدا کے ولی کا تھا
مشتاق وہ زیارتِ قبرِ علیؑ کا تھا

Presented By: ShianeAli.com

پہنچا جو کربلا میں تو دیکھا یہ اُس نے حال
تنہا کھڑا ہے ایک مسافر لہو میں لال
فوجیں ستم کی گردِ ہیں آمادۂ قِتال
چلتے ہیں تیر پانی کا کرتا ہے جب سوال
از بس کہ اہلِ درد تھا بیتاب ہو گیا
پانی کے مانگنے پہ جگر آب ہو گیا

کہنے لگا لرز کے وہ ذی قدر و نیک نام
اللہ کس قدر ہے پُر آشوب یہ مقام
دریا خدا نے خلق کیے بہرِ فیضِ عام
مرتا ہے بے اجل یہ ستم کش یہ تشنہ کام
اِن سے بشر ڈرے جنہیں خوف خدا نہیں
جلدی نکل چلو یہ ٹھہرنے کی جا نہیں

Presented By: ShianeAli.com

دو چار گام چل کے یہ سوچا وہ نامور
مظلوم کی دعا میں ہے ہر طرح کا اثر
واللہ بَرگُزیدۂ حق ہے یہ خوش سِیَر
کر لیجے التماسِ دعا ہاتھ باندھ کر
تیغوں میں اُس کے پاس چلو جو خدا کرے
آساں ہو مشکلیں جو یہ بے کَس دعا کرے

آیا جو کانپتا ہُوا وہ شاہِؑ دیں کے پاس
کی عرض اَلسّلامُ علیک اے فلک اساس
مولاؑ جواب دیکے یہ بولے بہ درد و یاس
آنا ہُوا کدھر سے ترا اے خدا شناس
عرض اُس نے کی غلامِ شہِؑ ذوالفقار ہوں
بے کس ہوں بے نوا ہوں غریبُ الدّیار ہوں

Presented By: ShianeAli.com

عرض اُس نے کی حسینؑ سے اوؔر ہے یہ التجا
کیجے اُٹھا کے ہاتھ مِرے حق میں یہ دعا
پہنچا دے مجھ کو قبرِ علیؑ پَر مِرا خدا
مولاؑ نے آسماں کی طرف دیکھ کر کہا

جس کو نہیں زوال وہ دولت نصیب ہو
یارب اِسے علیؑ کی زیارت نصیب ہو

تسلیم کی جو اُس نے تو بولے شہِؑ انام
قبرِ نبیؐ پہ جاکے یہ کہنا پس از سلام
آتے ہیں آپ درد و مصیبت میں سب کے کام
یہ بیکس و غریب بھی ہے آپ کا غلام

تنہا ہُوں دشمنوں میں خبر آکے لیجئے
ہنگامِ ذبح ، گود میں سَر آکے لیجئے

Presented By: ShianeAli.com

سن کر یہ شہؑ سے بولا نہ جائے گا اب غلام
بس جی چکا بہت یہی مرنے کا ہے مقام
اب دیجئے رِضا کہ بڑھوں کھینچ کر حُسام
وہ کام چاہیے کہ رہے تا بہ حشر نام
دِیندار ہوں نہ ترک رِفاقت کرونگا میں
اب مر کے شیرِ حق کی زیارت کرونگا میں

قدموں پہ لوٹ کر یہ پکارا وہ دردناک
اظہارِ اِسمِ اقدسِ اعلیٰ میں کیا ہے باک
بتلایئے کہ غم سے مِرا دل ہے چاک چاک
چُپ ہوگئے تڑپنے پہ اُس کے امامِ پاک
یہ تو نہ کہہ سکے کہ شہِؑ مشرقین ہوں
مولا نے سَر جُھکا کے کہا میں حسینؑ ہوں
جب رَن میں سبطِ احمدِؐ مختار گِھر گیا

Presented By: ShianeAli.com

جب قتل رن میں ہوچکا لشکر حسینؑ کا

جب قتل رن میں ہو چکا لشکر حسینؑ کا
باقی رہا نہ ناصر و یاور حسینؑ کا
دشمن جو تھا ہر ایک ستم گر حسینؑ کا
غُل پڑ گیا کہ کاٹ لو اب سَر حسینؑ کا
پیاسے پہ ابر ، شام کے لشکر کا چھا گیا
مظلوم اہلِ ظلم کے نرغے میں آ گیا

کہتا تھا کوئی تیر لگاؤ حسینؑ کو
تلواروں سے لہو میں ڈُباؤ حسینؑ کو
کہتا تھا شمر گھیر کے لاؤ حسینؑ کو
گھوڑے سے جلد نیچے گِراؤ حسینؑ کو
کیا چپکے دیکھتے ہو منہ اِس تشنہ کام کا
سَر کاٹ لو حسین علیہ السّلام کا

Presented By: ShianeAli.com

جب تیر آ کے لگتا تھا جسمِ حسینؑ پر
خیمے کو تکتے جاتے تھے منہ پھیر پھیر کر
کہتے تھے دل سے رو کے شہنشاہِ بحر و بر
زینبؑ کہیں نہ خیمے سے نکلے برہنہ سر
بانوؑ کو اے کریم مِرے غم میں صبر دے
زینبؑ کو اے خدا مِرے ماتم میں صبر دے

زینبؑ نے اپنے بھائی کی جب یہ سنی صدا
گھبرا کے آئی ڈیوڑھی پہ وہ غم کی مبتلا
دیکھا کہ شہؑ کو گھیرے ہے سب فوجِ اشقیا
اُمت کی مغفرت کی ، ہیں شہؑ کر رہے دُعا
کوئی قریب آ کے ہے شمشیر مارتا
اور جسمِ پاک پر ہے کوئی تیر مارتا

زینبؑ پکاریں تیر یہ مجھ پہ لگاؤ تم
بھائی کے بدلے خون میں مجھ کو ڈُباؤ تم
نیزے پہ کاٹ کر مرے سَر کو چڑھاؤ تم
فرزندِ فاطمہؑ پہ نہ اب ہاتھ اُٹھاؤ تم
پانی کو تین روز سے محروم ہے حسینؑ
سیّد ہے بے گناہ ہے مظلوم ہے حسینؑ

جب قتل رَن میں ہوچکا لشکر حسینؑ کا

عظمتؔ بلگرامی

کرکے وضو نظر نے شرابِ طہور سے
دیکھا جمالِ رُوئے محمدؐ غرور سے
تہذیب و فن ، تمدن و اخلاق و آگہی
سب مل کے بھیک مانگ رہے ہیں حضورؐ سے

Presented By: ShianeAli.com

جب آخری سلام کو خیمے میں آئے شاہؑ

جب آخری سلام کو خیمے میں آئے شاہؑ
رخصت کیا ہر ایک کو باحالتِ تباہ
کبراؑ پہ اور سکینہؑ پہ حسرت سے کی نگاہ
فرمایا صبر دے تمہیں خلاقِ مہر و ماہ
دے کر دِلاسہ آئے جو سجادؑ کے قریں
دیکھا پڑا ہے غش میں وہ بانوؑ کا مہ جبیں

بازو ہلا کے بولے شہنشاہِؑ نامدار
غفلت کا وقت یہ نہیں اُٹھو پدر نثار
زینبؑ کی اور بانوؑ کی چادر سے ہوشیار
گھبرا کے اُٹھے سیدِ سجادؑ ایک بار
دیکھا زمانہ ہوتا ہے خالی حسینؑ سے
بیوؤں میں حشر برپا ہے زینبؑ کے بَین سے

Presented By: ShianeAli.com

پوچھا پدر سے آئے ہیں تنہا شہِؑ اُمم؟
نہ سایۂ عَلَم ہے نہ عباسؑ ذی حشم
کس حادثے میں ہوگئی مولا کی پشت ، خَم
چہرے پہ خون کیسا ہے اُور چشم کیوں ہے نَم
قاسمؑ کہاں ہیں اکبرؑ ذیشان کیا ہوئے
شہؑ نے کہا کہ سب رہِ حق میں فدا ہوئے

اُمت نے نانا جان کی برباد کردیا
تنہا پدر ہے حلق ہے اُور خنجرِ جفا
کچھ دیر بعد خیمے جلائیں گے اشقیا
چھینیں گے سَر سے زینبؑ و کلثومؑ کی رِدا
اب تم امامِ عصر ہو ہمت سے کام لو
طوفاں کی زد میں آلؑ کی کشتی ہے تھام لو

Presented By: ShianeAli.com

مولاؑ کے اِس بیان پہ محشر بپا ہُوا
اہلِ حرم میں رونے کا اک غُلغلہ اُٹھا
دوڑی سکینہؑ آن کے دامن پکڑلیا
بولی نہ رَن کو جاؤ پیمبرؐ کا واسطہ
قربان جاؤں کس کے میں سینہ پہ سوؤں گی
بابا جو تم نہ ہوگے تو راتوں کو روؤں گی

مُنہ چُوم کر حسینؑ نے گودی میں لے لیا
دامن سے اشک پونچھ کے بولے شہِؑ ہُدا
بھائی کا سایہ سَر پہ تمہارے رکھے خدا
ماں باپ کس کے زندہ رہے ہیں یہاں سدا
سب کو فنا ہے شک نہیں حق کے کلام میں
بی بی کو لینے آئینگے ہم قیدِ شام میں

جب آخری سلام کو خیمے میں آئے شاہؑ

(داروغہ امیر محمد رضوی سبزواری امیؔر چھولسی)

Presented By: ShianeAli.com

جب ماریہ کے دشت میں وارد ہُوا زعفرؑ

جب ماریہ کے دشت میں وارد ہُوا زعفرؑ
میداں میں اکیلے تھے کھڑے سبطِ پیمبرؐ
سَر تا بہ قدم خون میں آلودہ تھے سَرورؑ
اور ریگِ بیاباں تھی بھری زخموں کے اندر

اِس پیاس میں منہ آنسوؤں سے دھوتے تھے مولاؑ
اک چھوٹی سی تربت پہ کھڑے روتے تھے مولاؑ

تھے لاشِ پسر پر ابھی گِریاں شہِؑ ابرار
جو زعفرِؑ جِن سامنے سے آ گیا یکبار
شہؑ نے کہا اے شخص خبردار ، خبردار
بے سَر ہیں پڑے یاں مِرے سب یاور و انصار

یہ پھول ہیں سب باغِ شہِؑ جنّ و بشر کے
لاشے نہیں ٹکڑے ہیں یہ زہراؑ کے جگر کے

Presented By: ShianeAli.com

یہ اُن کے ہیں لاشے جو تھے مظلوم کے یاور
یہ اُن کے ہیں لاشے جو پیاسے ہوئے بے سَر
ٹکڑے ہوئے تیغوں سے یہاں قاسمِؑ مضطر
اے شخص یہاں دفن ہوئے ہیں علی اصغرؑ
زینبؑ کے یہاں گود کے پالے کا ہے لاشہ
اِس جا پہ مرے گیسوؤں والے کا ہے لاشہ

شہؑ نے کہا تو کون ہے، کیا نام ہے تیرا
یاں کس لئے تو آیا ہے مطلب ہے ترا کیا
ہر چند کہ بے کس ہوں، میں زخمی ہوں سَراپا
لیکن مجھے مجبور تُو ہرگز نہ سمجھنا
سب مر گئے اِس پر نہیں ناچار ابھی ہوں
بیکس ہوں مگر کُل کا مددگار ابھی ہوں

Presented By: ShianeAli.com

کی عرض یہ زعفرؓ نے کہ اے سیدِؑ والا
تیرا تو مددگار ہے وہ خالقِ یکتا
تو کُل کا مددگار ہے پروا ہے تجھے کیا
پَر کیجئے منظور مِری عرض اے آقا
لُوٹے نہ کوئی آلِؑ رسولِؐ عرَبی کو
خیمے کی نگہبانی کا دو اِذن مجھی کو

یہ بات جو شبیرؑ کو زعفرؓ نے سُنائی
رونے لگے وہ بادشہِؑ کرب و بَلائی
یاد آگئی ناموس کی اُس وقت تباہی
کہنے لگا زعفرؓ سے وہ خالق کا فدائی
محتاج حرم ہوویں گے اک ایک ردا کے
سادات کی عزت ہے بس اب آگے خدا کے

Presented By: ShianeAli.com

اے بھائی کروں کیا تجھے خیمے کا نگہباں
زینبؑ کو تو جانا ہے ابھی باسرِ عریاں
اہلِ حرمِ شاہؑ کو ہے دیکھنا زنداں
جلنے ہیں ابھی خیمۂ شاہنشہِ دوراں
قید ہوئیگی سب عترتِؑ سلطانِؐ مدینہ
ظالم کے طمانچے ابھی کھائیگی سکینہؑ

جب ماریہ کے دشت میں وارد ہوا زعفرؑ

(بشکریہ مفکر وسوز خواں سید تقی الحسن فرزند سوز خواں وصی الحسن امروہوی)

رضا الہ آبادیؒ

رضا ہے جس پہ تصدق متاعِ کون و مکاں
اِک ایسے غم سے مری زندگی عبارت ہے

(بشکریہ سوز خواں ناطق علی نقوی اربی)

Presented By: ShianeAli.com

جب کربلا میں شاہؑ کا لشکر ہُوا شہید

جب کربلا میں شاہؑ کا لشکر ہُوا شہید
اکبرؑ ہُوا شہید اور اصغرؑ ہُوا شہید
عباسؑ اور قاسمؑ مضطر ہُوا شہید
تنہا حسینؑ رہ گئے سب گھر ہُوا شہید

زعفرؓ سے بات جن نے ، یہ باشور و شین کی
اب تک خبر نہیں تجھے آقا حسینؑ کی

پھیرے سکینہؑ لب پہ زباں پانی تُو پیے
اکبرؑ تو کھائے زخمِ سِناں پانی تو پیے
اصغرؑ ہو قتل ،تشنہ دہاں پانی تو پیے
واں آقا تیرا پیاسا ہے یاں پانی تو پیے
کس منہ سے پیشِ فاطمہؑ محشر میں آئے گا
اُس دن بتا کہ کون تجھے بخشوائے گا

Presented By: ShianeAli.com

زعفرؑ نے پوچھا تجھ کو یہ کیونکر ہوئی خبر
بولا وہ جن بحدِ ادب ہاتھ باندھ کر
اک دن ہُوا تھا میرا نجف کی طرف گزر
پہنچا جوں ہی میں قبرِ جنابِ امیرؑ پر
دیکھا ضریحِ شاہِؑ نجف تھرتھراتی ہے
ہے ہے حسینؑ پیارے کی آواز آتی ہے

سُن کر صدا جو میں گیا بَر مرقدِ ملول
کی عرض ہاتھ باندھ کر اے نائبِ رسولؐ
لرزش میں کیوں مزار ہے کیوں آپ ہیں ملول
بندہ بھی مطّلع ہو مِری عرض ہو قبول
آئی ندا کہ شاہِؑ زمن قتل ہوتا ہے
میرا حسینؑ تشنہ دہن قتل ہوتا ہے

Presented By: ShianeAli.com

یہ سُنتے ہی ضریح سے آنکھوں کو وہ ملا
بیتاب ہو کے دشتِ بَلا کی طرف چلا
دیکھا جو اُس نے نقشۂ میدانِ کربلا
لشکر ہے سَر کٹائے پڑا، خوں میں ہے بھرا
حسرت سے شاہؑ لاشوں پہ کرتے نگاہ ہیں
خیمے میں اہلِ بیتؑ ہیں، نرغے میں شاہؑ ہیں

سبطِ نبیؐ پہ اُس نے جو کی غور سے نگاہ
اک لاش ننھی ہاتھوں پہ اپنے لئے ہیں شاہؑ
منہ چُومتے ہیں، گاہ گلا چُومتے ہیں آہ
ہر مرتبہ یہ کہتے ہیں جو مرضیٔ الٰلہ
وہ ننھی لاش سینے سے اپنے لگاتے ہیں
بچے کی قبر سبطِ پیمبرؐ بناتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

تلوار سے جو کھود چکے قبر، شاہؑ دیں
عمّامہ اپنا پھاڑ کے سَردارِ مومنیں
کفنانے کو اُٹھالیا ہاتھوں پہ نازنیں
کرتا اُتارا دفن کیا اپنا مہ جبیں
پیوند خاک جبکہ اُسے شہؑ نے کردیا
کُرتا شلوکا ننھی سی تربت پہ رکھ دیا

تیرِ ستم نے زیست کا نقشہ بگاڑ کے
اک ماں کی حسرتوں کے چمن کو اُجاڑ کے
کاٹا قضا نے نخلِ تمنا اُکھاڑ کے
سُن کر یہ ذکر، غم سے ہوں ٹکڑے پہاڑ کے
ننھی سی قبر کھود کے اصغرؑ کو گاڑ کے
شبیرؑ اُٹھ کھڑے ہوئے دامن کو جھاڑ کے

جب کربلا میں شاہؑ کا لشکر ہُوا شہید

Presented By: ShianeAli.com

جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہِ شبیرؑ

جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہِ شبیرؑ
بجز اصغرؑ نہ رہا نورِ نگاہِ شبیرؑ
تھی فقط روحِ علیؑ ، پشت پناہِ شبیرؑ
حق سے کہتے تھے کہ تو رہیو گواہِ شبیرؑ
سَر فدا کر کے شریکِ شہدا ہوتا ہوں
آج میں تیری امانت سے ادا ہوتا ہوں

اب نہ قاسمؑ مِرا باقی ہے نہ اکبرؑ باقی
نہ علمدار سلامت ہے نہ لشکر باقی
بھانجے بیٹے بھتیجے نہ برادر باقی
اب فقط سَر مِرا باقی ہے اور اصغرؑ باقی
قتلِ اصغرؑ ہو ، مِرا سَر بھی جدُا ہو جائے
اِس امانت سے بھی شبیرؑ ادا ہو جائے

Presented By: ShianeAli.com

یا خدا تجھ پہ میں صدقے مِرا لشکر بھی نثار
دل فدا، جان فدا، روح فدا، سَر بھی نثار
علی اکبرؑ بھی نثار اور علی اصغرؑ بھی نثار
تجھ پہ باقرؑ بھی فدا، عابدِؑ مضطر بھی نثار

میں نے جو کچھ ترے دربار سے پایا مولا
سب تری راہ میں خوش ہو کے لُٹایا مولا

وہ کلیجے پہ دَھرے ہاتھ پڑے ہیں اکبرؑ
ہے وہ عباسِؑ دلاور وہ حسنؑ کا دلبر
ایک اک پیارے کو قربان کیا گِن گِن کر
کی امانت میں خیانت نہ ذرا، اے داور

تو نے دولت تھی جو مجھ خاک نشیں کو سونپی
وہ امانت تری بندے نے زمیں کو سونپی

Presented By: ShianeAli.com

بندہ پرور میں ہوں اک عبدِ غریب و احقر
بیکس و بے پدر و بے وطن و بے مادر
منزلِ ملکِ عدم میں تُو مِرا ہو رہبر
نہ تو اُس راہ سے آگاہ نہ منزل کی خبر
شوق بھی رعب بھی مجھ کو تری درگاہ کا ہے
سامنا بندۂ ناچیز کو اللہ کا ہے

ناگہاں آئی یہ آوازِ خدائے کونین
بس مِرے بندۂ بیکس مِرے مظلوم حسینؑ
شکر وہ کرتا ہے تو آج بصد شیون و شین
مجھ کو شرم آتی ہے اے فاطمہؑ کے نورُالعین
تشنہ کامی میں نہیں کام لبِ دریا سے
آفریں اے مِرے چوبیس پہر کے پیاسے

جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہِ شبیرؑ / مرزا دبیرؔ

Presented By: ShianeAli.com

جب خاتمہ بخیر ہُوا فوجِ شاہؑ کا

جب خاتمہ بخیر ہُوا فوجِ شاہؑ کا
کوثر پہ قافلہ گیا پیاسی سپاہ کا
گھر لٹ گیا جنابِؐ رسالت پناہ کا
خاک اُڑ رہی تھی حال یہ تھا بارگاہ کا
وہ بھائی ، وہ رفیق ، نہ وہ نورِ عین تھے
نرغے میں دشمنوں کے اکیلے حسینؑ تھے

پُر خوں جبیں ، پھٹے ہوئے کپڑے ، بدن پہ خاک
چادر سیاہ ، ایک گریباں ، ہزار چاک
دل بھی جگر بھی سینہ ٔ پُر خوں بھی دردناک
بیکس بہن کے حال پہ روئے امامِ پاک
فرمایا خوں میں اکبرؑ مہ رُو نہائے ہیں
ہم اُن کی لاش چھوڑ کے رخصت کو آئے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

عباسؑ اب کہاں ہیں کہاں اکبرِؑ حَسیں
اعدا کو بڑھ کے روکنے والا کوئی نہیں
خیمے تک آ نہ جائے کہیں فوجِ اہلِ کیں
رخصت کرو حسینؑ کو اے زینبِؑ حزیں
لا دو رسولِؐ پاک کا رَختِ کُہن ہمیں
پہنادو اپنے ہاتھ سے زینبؑ کفن ہمیں

وہ بولی میری جان نکل لے تو جایئے
خنجر اَجل کا حلق پہ چل لے تو جایئے
مضطر ہے جی بہن کا سنبھل لے تو جایئے
اچھا ذرا سکینہؑ بہل لے تو جایئے
بالوں پہ خاک اُڑا کے منہ اشکوں سے دھو تو لوں
ماں جائے بھائی میں تجھے جی بھر کے رو تو لوں

Presented By: ShianeAli.com

دیکھا یہ کہہ کے بالی سکینہؑ کو پاس سے
لپٹی وہ دوڑ کر شہِؑ گردوں اساس سے
طاقت نہ تھی کلام کی ہر چند پیاس سے
بولی وہ تشنہ کام شہِؑ حق شناس سے
کیا اِس بَلا کے بَن سے تہیہ سفر کا ہے
صدقہ گئی بتاؤ ارادہ کدھر کا ہے

فرمایا شہؑ نے ہاں یہ سفر ناگُزیر ہے
آؤ گلے لگو کہ یہ وقتِ اخیر ہے
اب آرزوئے قُربِ خدائے قدیر ہے
تنہا ہیں ہم ، سپاہِ مخالف کثیر ہے
طے ہو یہ مرحلہ جو عنایت خدا کرے
جس کا نہ کوئی دوست ہو بی بی وہ کیا کرے

جب خاتمہ بخیر ہُوا فوجِ شاہؑ کا

Presented By: ShianeAli.com

یہ کہہ کے پیاری بیٹی سے، دیکھا اِدھر اُدھر
پوچھا کدھر ہیں بانوؑ ناشاد و نوحہ گر
فضہؑ نے عرض کی کہ اِدھر پیٹتی ہیں سَر
رُخصت کی بھی حضور کی اُن کو نہیں خبر
لب پر گھڑی گھڑی علی اکبرؑ کا نام ہے
چلئے ذرا کہ کام اب اُن کا تمام ہے

سُن کر صدا حسینؑ کی چونکی وہ نوحہ گَر
کی عرض سَر جُھکا کے قدم پَر بچشمِ تَر
تنہا حضور آئے ہیں باندھے ہوئے کمر
صاحب کہاں ہے مَنّتوں والا مِرا پسر
ایسا نہیں جو دُکھ میں جدُا ہووے باپ سے
اپنے مراد والے کو لوں گی میں آپؑ سے

Presented By: ShianeAli.com

اے جانِ فاطمہؑ مرا پیارا کدھر گیا
اَمّاں کی زندگی کا سہارا کدھر گیا
وہ تین دن کی پیاس کا مارا کدھر گیا
سیدانیوں کی آنکھ کا تارا کدھر گیا
باتیں یہ سُن کے کہنے لگے شاہِؑ بحر و بر
یارب جُدا نہ ہو کسی ماں سے جواں پسر
جب خاتمہ بخیر ہُوا فوجِ شاہؑ کا

☆☆☆☆☆

وقآر محسن

اجل کو ہوگئی آخر کو مات مقتل میں
حسینؑ بانٹ رہے تھے حیات مقتل میں
وہی کیا جو کہا تھا رسولِ اکرمؐ نے
رکھی حسینؑ نے نانا کی بات مقتل میں

(بشکریہ سوز خواں ماسٹر محمود زیدی و بشیر علوی)

Presented By: ShianeAli.com

جس دَم نگینِ خاتم پیغمبراںؐ گرا

جس دَم نگینِ خاتمِ پیغمبراںؐ گرِا
رونق اُٹھی زمیں سے امامِؑ زماں گرِا
گرِنے پہ سب گروہ لئے برچھیاں گرِا
ہے ہے نہ اِن جفاؤں پہ بھی آسماں گرِا

زہراؑ سے پوچھیے یہ قلق نورِ عین کا
تپنا زمیں کا اور تڑپنا حسینؑ کا

زینبؑ کا وہ تڑپنا وہ گھبرانا یاس کا
وہ تھرتھرانا دل کا وہ اُڑنا حواس کا
کہنا بِلک بِلک کے یہ کلمہ ہراس کا
اے شمر، واسطہ علی اصغرؑ کی پیاس کا

لِلہ تین روز کے پیاسے کو چھوڑ دے
صدقہ نبیؐ کا اُن کے نواسے کو چھوڑ دے

Presented By: ShianeAli.com

تھم جا خدا کو مان ، حبیبؐ خدا کو مان
زہراؑ کو مان ، حضرتِؑ مشکل کشا کو مان
سوگند فقر و فاقہؑ آلِؑ عبا کو مان
اپنی رسولؐ زادی کی تو التجا کو مان
سارے بزرگ مر گئے مجھ بد نصیب کے
میرا کوئی نہیں ہے سِوا اِس غریب کے

اے شمر میں گلے سے لگا لوں تو ذبح کر
بھائی سے مل کے خیمے میں جا لوں تو ذبح کر
کچھ درد اپنے دل کا سُنا لوں تو ذبح کر
سیّد کو قبلہ رُو میں لِٹا لوں تو ذبح کر
پانی تو بھوکے پیاسے کو اے بد خصال دے
ہے وقتِ ذبح آنکھوں پہ کپڑا تو ڈال دے

Presented By: ShianeAli.com

اے شمر تجھ کو خالقِ اکبر کا واسطہ
اے شمر تجھ کو روحِ پیمبرؐ کا واسطہ
اے شمر تجھ کو حیدرِؑ صفدر کا واسطہ
اے شمر تجھ کو ننھے سے اصغرؑ کا واسطہ
لِللہ کر نہ ذبح ، شہِؑ مشرقین کو
میں بھیک مانگتی ہوں مجھے دے حسینؑ کو

یہ کہتے کہتے سُست ہوئی دَم اُلٹ گیا
سَر پیٹتی یہ رہ گئی سَر شہؑ کا کٹ گیا
یوں لاش پہ گرِی کہ جگر سب کا پھٹ گیا
بانہیں گلے میں ڈال کے لاشہ لپٹ گیا
ماں کی طرح تھی عاشقِ شاہِؑ زمن بہن
یہ بھائی بھائی کہتی تھی لاشہ بہن بہن

جس دَم نگینِ خاتم پیغمبرانؐ گرا

Presented By: ShianeAli.com

یہ دن وہ ہے کہ قتل ہوئے سرورِؑ زمن
بلوے میں بے رِدا ہوئی شبیرؑ کی بہن
ڈوبا لہو میں آج سکینہؑ کا پیرہن
شہزادیوں کے شانے میں باندھی گئی رَسَن

یہ دن ہے رُخصتِ شہِؑ عالی مقام کا
ماتم کرو حسین علیہ السّلام کا

مدفوں ہوئے نہ شاہِؑ زمن وا مصیبتا
ممکن ہوا نہ غسل و کفن وا مصیبتا
بھائی کو رو سکی نہ بہن وا مصیبتا
کیسے اُٹھائے رنج و محن وا مصیبتا

غم آج تک ہے خلق میں تازہ حسینؑ کا
اُٹھا نہ کربلا میں جنازہ حسینؑ کا

جس دَم نگینِ خاتمِ پیغمبراں گِرا

Presented By: ShianeAli.com

پیاسا ہے کئی دن سے یداللہ کا جانی

پیاسا ہے کئی دن سے یدُاللہ کا جانی
کہتے ہیں کچھ اور منہ سے نکل جاتا ہے پانی
زخمی کو تو ہوتی ہے بہت تشنہ دہانی
ایک بوند بھی دیتے نہیں وہ ظلم کے بانی
تنہا کو ہیں شمشیر پہ شمشیر لگاتے
وہ کہتا ہے پانی دو ، تو ہیں تیر لگاتے

کہتا ہے کوئی قاسمؑ بے پر کو بُلاؤ
کہتا ہے کوئی اپنے برادر کو بُلاؤ
ہنس کر کوئی کہتا ہے کہ اکبرؑ کو بُلاؤ
پھر تیر سے ماریں علی اصغرؑ کو بُلاؤ
عرصہ ہُوا ہاتھ آپ کو ملتے نہیں دیکھا
میدان میں زینبؑ کو نکلتے نہیں دیکھا

Presented By: ShianeAli.com

فرماتے تھے شہؑ لاشۂ اکبرؑ پہ یہ جاکر
بابا کی مدد کرنے کو اُٹھو علی اکبرؑ
سنتے ہو مجھے کہتے ہیں کیا کیا یہ ستم گر
دیکھو ہمیں تیغوں سے لعیں کرتے ہیں بے سَر
تولے ہوئے شمشیر ہر اک دشمنِ دیں ہے
اللہ تو اک سَر پہ ہے اَور کوئی نہیں ہے

شہؑ لاشِ علمدار سے فرماتے تھے رو رو
عباسِؑ علی جلد مدد کرنے کو اُٹھو
تلواریں لگاتے ہیں ہمیں ظالمِ بدخو
اے راحتِ جاں بھائی کی مظلومی کو دیکھو
اِس دَم کوئی ہمدم ہے نہ یاور ہے ہمارا
خنجر تو ہزاروں ہیں اَور اک سَر ہے ہمارا

Presented By: ShianeAli.com

شہؑ نے کہا گھوڑے سے کہ اے اسپِ وفادار
جا تو بھی کہ اب ہوتا ہے بے سَر ترا اُسوار
ہمدم مِرے اب بانوئےؑ بیکس سے خبردار
لے جائیو جس سمت چلی جائے وہ ناچار
جان اپنی نہ تو بہرِ شہِ جنّ و بشر دے
جا اہلِ حرم کو مِرے مرنے کی خبر دے

پوچھے مجھے گر بالی سکینہؑ تو سُناتا
بی بی ترا بابا ہُوا جنت کو روانا
ہووے گا نہ اب سیدِ مظلوم کا آنا
راتوں کو نہ نیند آئے تو آنسو نہ بہانا
ہم تو رہِ معبود میں اب مرتے ہیں بی بی
بن باپ کے بچے نہیں ضد کرتے ہیں بی بی

پیاسا ہے کئی دن سے یدُاللہ کا جانی / میر انیسؔ

Presented By: ShianeAli.com

لُوٹا گیا جو آلِ محمدؐ کا کارواں

لُوٹا گیا جو آلِ محمدؐ کا کارواں
افسردہ و ملول حرم میں تھیں بی بیاں
اُٹھتا تھا دل سے زینبِؑ مغموم کے دُھواں
تنہا زمین پر تھے امامِ فلک نشاں
سانچے میں صبر و ضبط و رِضا کے ڈَھلے ہوئے
چہرے پہ خاکِ تربتِ اصغرؑ ملے ہوئے

یوں ہو رہی تھی روحِ پیمبرؐ سے گفتگو
نانا خدا نے آج کیا مجھ کو سُرخ رُو
اسلام کو مٹا نہ سکے دین کے عدو
باطل کے دل میں رہ گئی ناپاک آرزو
کیا احمریں ہے چہرۂ حق دیکھ لیجئے
گُل رنگ ہے زمیں کا وَرَق دیکھ لیجئے

Presented By: ShianeAli.com

اِس کا نہیں ملال کہ خود تشنہ لب ہیں ہم
ساحل پہ ہے گڑا ہوا عباسؑ کا علَم
تاریخِ روزگار پہ ہے خون سے رقم
سقائے اہلبیتؑ کے بازو ہوئے قلم

ریتی پہ اک نشانِ وفا ثبت رہ گیا
پانی کے ساتھ خونِ علمدار بہہ گیا

اکبرؑ کے زخمِ سینہ سے اُبلا تھا جو لہو
اُس نے بڑھائی آپکے وارث کی آبرو
ایسی جوان موت کہ رونے لگے عدو
ایسی اجل کی ہوگی ، فرشتوں کو آرزو

رشتہ خدا سے اور رگِ گردن کٹی ہوئی
کیا سج رہی تھیں خاک سے زلفیں اَٹی ہوئی

Presented By: ShianeAli.com

کس شان سے شہید ہوا قاسمؑ جواں
نوشاہ جیسے کوئی چلا ہو سُوئے جناں
سہرے کے پھول حُسنِ عمل کے فسانہ خواں
اک ایک زخم ، ذوقِ شہادت کی داستاں
اسلام سَربُلند ہو ، اِس انہماک میں
اپنا شباب آپ مِلایا ہے خاک میں

دیکھا ہے سب نے عونؑ و محمدؑ کا شوقِ جنگ
کیسی شہید ہونے کی دونوں میں تھی اُمنگ
دونوں کی ایک شان تھی دونوں کا ایک ڈھنگ
دونوں جما گئے دلِ باطل پہ اپنا رنگ
دونوں سے موت آکے ہم آغوش ہوگئی
زینبؑ کی مامتا بھی تہہِ خاک سوگئی

Presented By: ShianeAli.com

گو تشنہ کام تھا مرا ششماہہ نیم جاں
لب تھے جو خشک تو سوکھی ہوئی زباں
اُس نے بھی مسکرا کے دیا اپنا امتحاں
گردن پہ زخمِ تیر سہہ پہلو کہ الاماں
اب حشر تک وہ رہ نہ سکے گی سکون سے
جتنی زمین تر ہوئی اصغرؑ کے خون سے

وہ آپؐ کے نواسے کے انصارِ جاں نثار
تھی جن کے دَم سے گلشنِ اسلام کی بہار
سب ہوگئے شہید پئے عزت و وقار
دنیا نہ پائیگی کبھی ایسے وفا شِعار
قربانی اُن کی دہر میں خالی نہ جائیگی
گرد اُن کے نام پر کبھی ڈالی نہ جائیگی

Presented By: ShianeAli.com

اے میری دلفگار بہن اے بِرے حرم
پیچھے ہٹے نہ راہِ رِضا سے کبھی قدم
اچھا بس اب سپردِ خدا ، جارہے ہیں ہم
کچھ اور ظلم ڈھائیں گے یہ بانیٔ ستم
لوٹیں گے میرے بعد یہ خیمے جلائیں گے
خاکسترِ خیام ، ہوا میں اُڑائیں گے

اے زندگی کی وادیٔ پُرخار ، الوداع
اے روزِ تابناک و شبِ تار ، الوداع
اے تشنہ لب سکینہؑ تمھیں پیار ، الوداع
تم کو شِفا ہو عابدِؑ بیمار ، الوداع
آواز دے گی فاطمہؑ کے نورِ عین کو
لائے گی اب زمین کہاں سے حسینؑ کو

لوٹا گیا جو آلِ محمدؐ کا کارواں / صباؔ اکبر آبادیؒ

Presented By: ShianeAli.com

غارتِ خیمۂ سرورؑ کو جب آئے اعداء

غارتِ خیمۂ سرورؑ کو جب آئے اعداء
ننگی تلواریں لئے بے ادب آئے اعداء
شور بیبیوں میں ہُوا ، ہے غضب آئے اعداء
کوئی وارث نہ رہا سَر پہ تب آئے اعداء
آس اب کِس کی ہے کون آہ بچائے ہم کو
اِن جفا کاروں سے اللہ بچائے ہم کو

بی بیاں کرتی تھیں فریاد کہ ہم لٹتے ہیں
اے خدا تیرے پیمبرؐ کے حرم لٹتے ہیں
آج بے جرم یہ پابندِ اَلم لٹتے ہیں
یوں مسافر کبھی پردیس میں کم لٹتے ہیں
آگ پردے کی قناتوں میں لگا دی ، ہے ہے
مسندِ احمدِؐ مختار جلا دی ، ہے ہے

Presented By: ShianeAli.com

تھی بپا آلِ نبیؐ میں یہ فغان و زاری
اتنے میں راکھ ہوئیں جل کے قناتیں ساری
نکلے میدان میں گھبرا کے حرم اِکباری
برچھیاں تانے ہوئے گرد تھے اُن کے ناری
ڈر سے سینے میں کسی بی بی کی سانس اڑتی تھی
لڑکھڑا کر کوئی بچہ لیئے گر پڑتی تھی

پائی غارت سے جو اعداء نے فراغت اِکبار
عُمرِ سعد سے اک شامی نے یہ کی گفتار
لٹ چکی بادشہِؑ کون و مکاں کی سرکار
کوئی شئے لشکریوں نے اب نہیں چھوڑی زِنہار
حرمِ شاہؑ میں اب اور تو کیا باقی ہے
سر پہ بیبوں کے بس اب ایک رِدا باقی ہے

Presented By: ShianeAli.com

شمر بولا کہ رِداؤں کو بھی لو جلد اُتار
نہیں حاکم کے گنہگاروں کو پردہ درکار
سَر برہنہ رہیں ناموسِ رسولِؐ مختار
بے کجاوے کے جو ہوں اونٹ کرو اُن پہ سوار
قتل وارث ہوئے دہشت ہمیں کیا ہے اِن کی
جتنا رو رو کے یہ چِلّائیں سزا ہے اِن کی

سَرِ زینبؑ سے رِدا لینے لگے جب اَظلم
تھرتھراتی تھی زمیں ہلتا تھا عرشِ اعظم
رو کے وہ کہتی تھی اے ظالمو زہراؑ کی قَسم
مریمؑ و حاجرہؑ سے مرتبہ میرا نہیں کم
غضبِ حق سے کہاں بچ کے نکل پاؤ گے
آہ اک ایسی کروں گی میں کہ جَل جاؤ گے

Presented By: ShianeAli.com

چھوڑ دو گوشۂ چادر کو مرے پاس نہ آؤ
بنتِ زہراؑ ہوں نبیؐ زادی ہوں مجھ کو نہ ستاؤ
کلمہ تم پڑھتے ہو جس کا نہ اُسے غیظ میں لاؤ
تم کو لازم تھا بہ عزت ہمیں پردہ میں بٹھاؤ

لوٹ کر زیور و زر پھر مجھے دُکھ دیتے ہو
اِک رِدا باقی ہے اُس کو بھی لئے لیتے ہو

غارتِ خیمۂ سرورؑ کو جب آئے اعداء

چھینتے ہو وہ رِدا جس میں ہیں سَو سَو پیوند
حق کو یہ ظلم کسی طور نہ ہوئے گا پسند
کہیں گے حشر میں قدسی یہ بہ آوازِ بلند
ننگے سَر فاطمہؑ آتی ہے کرو آنکھیں بند

اُس کی بیٹی کی رِدا چھین کے کیا پاؤ گے
آج کے ظلم کی محشر میں سزا پاؤ گے

Presented By: ShianeAli.com

سُن کے یہ دستِ ستم سب نے بڑھایا اکبار
اور رِدا ہائے غضب لی سَرِ زینبؑ سے اُتار
حق سے فریاد جو کرنے لگی وہ سینہ فگار
آئی مقتل سے یہ آوازِ امامؑ ابرار
مت کرو شکوہ ، اگر بھائی ہے پیارا زینبؑ
آزماتا ہے خدا صبر تمہارا زینبؑ

غم نہ کھاؤ جو رِدا لے گئے سَر سے دشمن ✕
دیکھ سکتا ہے کوئی نورِ الٰہی کو بہن
لائیو لب پہ نہ زِنہار شکایت کا سخن
جلتی ریتی پہ ہے عریاں ہمارا بھی بدن
ہے ستم سہنے کو خالق نے بنایا ہم کو
نہ رِدا تم کو میسر ہے نہ سایا ہم کو

غارتِ خیمۂ سرورؑ کو جب آئے اعداء

Presented By: ShianeAli.com

جب رخصتِ حسینؑ کا ہنگام آگیا

جب رخصتِ حسینؑ کا ہنگام آگیا
آئے زمیں پہ گھوڑے سے سجدے میں سَر جھکا
قاتل وہ آستیں چڑھاتا ہُوا بڑھا
بالیں پہ روحِ سیدہؑ نے سَر پٹک دیا
خنجر پِھرا تو ماں کا کلیجہ اُلٹ گیا
زہراؑ کی گود میں سَرِ شبیرؑ کٹ گیا

قرآن کے محافظ و یاور چلے گئے
عباسؑ و قاسمؑ و علی اکبرؑ چلے گئے
حد ہے کہ چھے مہینے کے اصغرؑ چلے گئے
اب کیا رہا کہ سبطِ پیمبرؐ چلے گئے
لاشیں پڑی ہیں گنجِ شہیداں کی خاک میں
قرآں بِکھر گیا ہے بیاباں کی خاک میں

Presented By: ShianeAli.com

وہ جانبِ خیام بڑھی فوجِ اشقیاء
سَر کھولے ساتھ ساتھ چلی بنتِ مصطفیٰؐ
لٹنے لگے خیام ، سَروں سے چھنی رِدا
خیمے سے نکلیں زینبِؑ مضطر برہنہ پا
آغوش میں چُھپا کے خدا کے کلام کو
بازو پکڑ کے لے چلیں بیمار امام کو

زینبؑ چلی تھی خیمے سے جب ہو کے بے رِدا
بیٹی کو تک رہی تھیں بڑے دُکھ سے سیدہؑ
اک بار سُوئے عالَمِ اَرواح رُخ کیا
دیکھا کہ دیکھتے ہیں اِدھر ہی کو مصطفیٰؐ
روکے تھا جن کو ضبط وہ سوتے اُبل پڑے
دیکھا پدر کو آنکھ سے آنسو نکل پڑے

Presented By: ShianeAli.com

فرمایا رو کے دیکھتے ہیں آپ یا نبیؐ
اُمت نے جو حضور کی عترت کی قدر کی
بابا صلہ تھا کیا مِری خدمات کا یہی
بابا مِرا حسینؑ ، مِری کوکھ اُجڑ گئی
بابا قصور کیا تھا مِرے نورِ عین کا
بابا چھُری سے کاٹا گیا سَر حسینؑ کا

بابا عدو مریض کا بستر بھی لے گئے
خیمے سے گاہوارۂ اصغرؑ بھی لے گئے
ظالم یتیم بچّوں کے گوہر بھی لے گئے
زینبؑ کے سَر سے چھین کے چادر بھی لے گئے
جائے کہاں کہ آگ لگی ہے خیام میں
سَر ننگے میری بچی ہے بلوائے عام میں

Presented By: ShianeAli.com

بابا اُجڑ رہا تھا مِرا گھر میں پاس تھی
روتا تھا مجھ پہ میرا مقدر میں پاس تھی
جب باپ سے چھُٹا علی اکبرؑ میں پاس تھی
ہنستا تھا تیر کھا کے جب اصغرؑ میں پاس تھی
دیکھا حضور مجھ پہ جو عالم گزر گیا
بابا میں چپ رہی مِرا عباسؑ مر گیا

بابا اسیر ہے مِرا کنبہ میں کیا کروں X
بچّوں پہ بڑھتی جاتی ہے ایذا میں کیا کروں
بابا بلک رہی ہے سکینہؑ میں کیا کروں
بابا میں کیا کروں ، مِرے بابا میں کیا کروں
کیجے دعا کہ صبر مجھے کردگار دے
مالک یہ کربِ روح کی منزل گزار دے

جب رخصتِ حسینؑ کا ہنگام آگیا / شاہدنقوی

Presented By: ShianeAli.com

جو کربلا میں ہوئی شاہؑ پر جفا سُنیے

جو کربلا میں ہوئی شاہؑ پر جفا سُنیے
بوقتِ عصر ، شہِؑ دیں کا ماجرا سنیے
بیانِ ہمت و صبرِ شہِؑ ہُدا سنیے
وہ آتی ہے مَلکُ الموت کی صدا سنیے
ملا جو حکم کہ سَر سے نکال ، جانِ حسینؑ
کہا کہ سخت ہے یارب ، یہ امتحانِ حسینؑ

لگا ہے زخمِ تبر بہہ رہا ہے سَر سے لہو
بھرے ہیں خون میں جانِ رسولؐ کے گیسو
قریب جا کے رکھوں دل پہ کس طرح قابو
کہ اِس لہو میں تو ہے فاطمہؑ کے دودھ کی بو
ندا یہ آئی کہ آنکھیں تو ڈال ، آنکھوں میں
کہا بہن کا ہے اِس دَم خیال آنکھوں میں

Presented By: ShianeAli.com

ندا یہ آئی کہ گردن سے کھینچ جان اِن کی
کہا میں کیا کروں گردن پہ چل رہی ہے چھری
چُھری پکڑ کے یہ چِلّاتی ہے کوئی بی بی
نہ ذِبح کر میرے بچّے کو میں دعا دُوں گی
جہاں رواں ترے خنجر کی آب ہے ظالم
یہ بوسہ گاہِ رسالت مآبؐ ہے ظالم

ندا یہ آئی کہ سینے سے قبض کر لے جاں
کہا وہ تیروں سے چھلنی ہے اے مِرے رحماں
ابھی تو مار کے برچھی ہٹا ہے اک شیطاں
اور اب تو ہے تہہِ زانوئے شمر یہ قرآں
یہ کرب ہے کہ رُخِ پاک زرد ہے یارب
تیرے حسینؑ کے سینے میں درد ہے یارب

Presented By: ShianeAli.com

ندا یہ آئی کہ مظلومیت کے رُتبہ شناس
کمر سے کھینچ لے صابر کی جان بے وَسواس
کہا مَلَک نے تڑپ کر بہ درد و حسرت و یاس
کمر تو ٹوٹ گئی جب سے مر گئے عباسؑ
ندا یہ آئی کہ اِن کا مُحال ہے چہرہ
کہا کہ خون سے اصغرؑ کے لال ہے چہرہ

یہ گفتگو تھی کہ مُرجھا گیا رسولؐ کا پھول
فلک سے آگئے روحُ الامیں ، حزین و ملول
کہا ملک نے کہ منہ ڈھانپ لو برائے رسولؐ
پسر کی لاش پہ کھولیں گی اپنے بال بتولؑ
ندا یہ سُن کے اُسی سَمت چل پڑیں زینبؑ
تڑپ کے خیمے سے باہر نکل پڑیں زینبؑ

Presented By: ShianeAli.com

نسیمؔ اِدھر سے تو قدسی کی یہ صدا آئی
اُدھر تڑپتی ہوئی بنتِ مرتضیٰؑ آئی
قریبِ لاش جو خواہر بصد بکا آئی
اخی کے حلقِ بُریدہ سے یہ صدا آئی

کوئی بزرگ نہ اب کوئی خورد ہے زینبؑ
نبیؐ کی آلؑ تمہارے سپرد ہے زینبؑ

جو کربلا میں ہوئی شاہؑ پر جفا سنیے / نسیمؔ امروہوی

پروفیسر کرارؔ حسینؔ

ہمدگانِ رسم و رخصت اپنے گھر بیٹھے رہیں
کربلا اک درس ہے اہلِ عزیمت کے لئے

رفیقؔ رضوی

کیوں نہ ہو ہم کو محبت مرثیہ خوانی کے ساتھ
کربلا تک آگئے ہم کتنی آسانی کے ساتھ

(بشکریہ سوز خواں سیّد آلِ عبا و آلِ رضا / منگورجہ)

Presented By: ShianeAli.com

جب رَن میں قتلِ فوجِ شہؑ کربلا ہوئی

جب رَن میں قتل فوجِ شہؑ کربلا ہوئی
سبطِ رسولؐ قتل ہوئے انتہا ہوئی
لیکن نہ ختم اہلِ جفا کی جفا ہوئی
اِس کربلا کے بعد پھر اک کربلا ہوئی

اب تک یہ پوچھتا ہے مورّخ یزید سے
رنجش حرم سے تھی کہ امامِ شہید سے

اصغرؑ نے کیا کیا تھا کہ چھیدا گیا گلا
جرمِ سکینہؑ کیا تھا کہ دُرّوں کی دی سزا
بیمار کس خطا پہ اسیرِ جفا ہُوا
زینبؑ کا کیا قصور تھا کیوں چھین لی رِدا

بے بس ربابؑ تکتی تھی کس درد و یاس سے
اک ماں کو کیوں ہٹا دیا جھولے کے پاس سے

Presented By: ShianeAli.com

لائے گئے حرم سرِ دربار کس لئے
رُسوا کئے گئے سرِ بازار کس لئے
طوقِ گراں و گردنِ بیمار کس لئے
دُرّوں کا ظلم ، ظلم پہ اِصرار کس لئے
مَسلے گئے جو پھول ریاضِ بتولؑ کے
کس کو کیا تھا قتل حرم نے رسولؐ کے

اللہ! بعدِ قتلِ شہنشاہِ اِنس و جاں
کیا کیا نہ فوجِ ظلم کی تھیں بد لگامیاں
وہ قہقہے وہ خیموں سے اُٹھتا ہُوا دُھواں
وہ بی بیوں کا صبر وہ بچّوں کی سسکیاں
دل چیرتی وہ زینبؑ ناشاد کی صدا
وہ اک بہن سے بھائی کی فریاد کی صدا

Presented By: ShianeAli.com

بھیّا تمہارے بعد اسیرِ جفا ہوئے
خیمے جلادیئے گئے ہم بے رِدا ہوئے
گستاخ کتنے آج یہ اِہلِ خطا ہوئے
ہنس ہنس کے پوچھتے ہیں کہ عباسؑ کیا ہوئے
کہتے ہیں طنز سے وہ دلاور کہاں گئے
قاسمؑ کو کیا ہُوا علی اکبرؑ کہاں گئے

بھیا تمہیں بتاؤ اِنہیں کیا جواب دوں X
بیوائیں روتی ہیں انہیں کیا کہہ کے چُپ کروں
خود بے رِدا ہوں کیسے غریبوں کے سَر ڈھکوں
بچوں کو ساتھ لے کے میں کس بَن میں جاچھُپوں
تاکید صبر کی تھی میں پابند اِسی کی ہوں
لیکن خیال آتا ہے بیٹی علیؑ کی ہوں

Presented By: ShianeAli.com

چھنتے رہے سکینہؑ کے گوہر میں چپ رہی
جلتا تھا گاہوارۂ اصغرؑ میں چپ رہی
کھنچتا رہا مریض کا بستر میں چپ رہی
سَر سے اُتر گئی مِرے چادر میں چپ رہی

بیمار غش میں ہے اُسے کیونکر اُٹھاؤں میں
خیمے تو جل چکے ہیں کہاں لے کے جاؤں میں

بھیا کسی طرح مِرے اکبرؑ کو بھیج دو
بھیا ربابؑ روتی ہے اصغرؑ کو بھیج دو
عباسؑ میرے شیرِ دِلاور کو بھیج دو
وقتِ مدد ہے ثانیٔ حیدرؑ کو بھیج دو

شمر آرہا بچوں کے کوڑے لگائے گا
میں کیا کروں گی مجھ سے تو دیکھا نہ جائے گا

Presented By: ShianeAli.com

زینبؑ کی اِس صدا پہ قیامت ہوئی بپا
لرزہ ہُوا زمیں کو فلک کانپنے لگا
کانوں میں آئی زینبِؑ مضطر کے یہ صدا
بیٹی سے جیسے کہتی ہو رو رو کے سیدہؑ
زینبؑ یہی مشیتِ داور ہے ، صبر کر
اب صبر ہی ترے لئے بہتر ہے ، صبر کر
جب رَن میں قتلِ فوجِ شہؑ کربلا ہوئی / شاھدؔ نقوی

اخترؔ ہاشمی

پیاسوں کا معجزہ یہ نہیں ہے تو پھر ہے کیا
دریا ہے پاس ، ساحلِ دریا کو پیاس ہے
کامل یقیں ہے روحِ روانِ حسینیت
لیکن یزیدیت تو مکمل قیاس ہے

Presented By: ShianeAli.com

جب رن میں بعد شامِ غریباں سحر ہوئی

جب رَن میں بعدِ شامِ غریباں سحر ہوئی
روشن شعاعِ مہر سے ہر رہ گزر ہوئی
بے وارثوں کی رات تڑپ کر بسر ہوئی
راہِ وفا کی ایک مہم اور سَر ہوئی
بھر کر نظر میں حادثۂ کربلا بڑھا
اب تازہ منزلوں کی طرف قافلہ بڑھا

اب کون ہے سُنے جو صدائے دلِ حزیں
اکبرؑ بھی دور جاچکے عباسؑ بھی نہیں
آخر نبیؐ کی آلؑ کی مُشکیں کَسی گئیں
دُرّے لگاتے لے چلے بیبوں کو اہلِ کیں
دیکھی فلک نے یہ بھی جفا اہلِ شام کی
طوقِ گراں سے چھِل گئی گردن، امامؑ کی

Presented By: ShianeAli.com

چھوٹے بڑے تھے ایک رَسن میں بندھے ہوئے
بچے گھسٹ رہے تھے مگر رو نہ سکتے تھے
ظالم جھٹک کے اسیروں کو لے چلے
کیا قہر تھا چلے بھی تو مقتل کی راہ سے
مقصد یہ تھا کہ دل کی خراشیں بھی دیکھ لیں
جاتے ہوئے عزیزوں کی لاشیں بھی دیکھ لیں

گُزرے اُدھر سے ہو کے جو یہ سوختہ جگر
کچلا پڑا تھا لاشۂ شہؑ جس مقام پر
زینبؑ زمیں پہ گرِ پڑی اک چیخ مار کر
تڑپا اِدھر زمیں پہ تنِ شاہِؑ بحر و بر
فریاد کی بہن نے جو رو کر حسینؑ سے
کونین تھرتھرا اُٹھے زینبؑ کے بَین سے

Presented By: ShianeAli.com

وہ پارہ پارہ لاش وہ دل چیرتی بکا
وہ دشتِ ہولناک وہ سہمی ہوئی فضا
شورِ فغاں سے چونک اُٹھا دشتِ کربلا
جیسے کہ ذرّے ذرّے سے آتی ہو یہ صدا

بھیا تمہارے بعد اسیرِ جفا ہوئے
خیمے جلادیئے گئے ہم بے رِدا ہوئے

بھیا تڑپ رہی تھی سکینہؑ زمین پر
کانوں سے اُس کے کھینچتے تھے دُر جب اہلِ شر
آواز روکتی تھی کہ تھا سیلیوں کا ڈر
رہ رہ کے ماں کو تکتی تھی یا مجھ پہ تھی نظر

حسرت سے میں اُسے وہ مجھے دیکھتی رہی
بھیا میں کچھ نہ کرسکی چپکی کھڑی رہی

جب رَن میں بعد شامِ غریباں سحر ہوئی / شاھد نقوی

Presented By: ShianeAli.com

جب گُل چراغِ تُربتِ خیرُ الوریٰ ہوا

جب گُل چراغِ تربتِ خیرُ الوریٰ ہوا
زہراؑ کا لال امتِ جد پر فدا ہوا
سجدے میں سَر امامؑ کا تَن سے جُدا ہوا
فریادِ جبرئیلؑ سے محشر بپا ہوا
غل پڑ گیا کہ بھائی سے ہمشیر چھُٹ گئی
زہراؑ کا گھر رسولؐ کی سَرکار لُٹ گئی

لکھّا ہے جب شہید ہوئے شاہِؑ بحر و بر
نوکِ سِناں پہ رَن میں چڑھا بے وطن کا سَر
آئے حرم سَرا میں ستمگار بے خطر
بازار ہوگیا پسرِ فاطمہؑ کا گھر
غل تھا ہر ایک بی بی کی چادر اُتار لو
عابدؑ جو کچھ کہے تو ابھی سَر اُتار لو

Presented By: ShianeAli.com

پھر تو نبیؐ کی آلؑ پہ کیا کیا جفا ہوئی
بنتِ علیؑ اسیر ہوئی بے رِدا ہوئی
بیمار و خستہ حال کی اچھی دَوا ہوئی
خیمے جلے تو اور قیامت بپا ہوئی
بانوؑ کا شور تھا نہ مِرا دَم نکل گیا
اے میرے بے زباں تِرا جھولا بھی جل گیا

وہ بیکسی وہ غربتِ آلِؑ عبا کی رات
آفت کا بَن، غضب کا اندھیرا، بَلا کی رات
پہلی وہ فرقتِ شہِؑ گلگوں قبا کی رات
رونے کی، پیٹنے کی، الم کی، عزا کی رات
بچّوں کی جانِ زار پہ صدمے بڑے رہے
جُھلسی ہوئی قنات میں شب بھر پڑے رہے

Presented By: ShianeAli.com

مہلت جو ظالموں کے ستم سے ملی ذرا
بچّوں کو ڈھونڈھنے کو چلی بنتِ مرتضیٰؑ
جب دخترِ حسینؑ کا پایا نہ کچھ پتا
دریا کی سمت مڑ کے پکاری بصد بکا
خواہر پہ اور تازہ مصیبت گزر گئی
عباسؑ کچھ خبر ہے سکینہؑ کدھر گئی

جب گل چراغِ تربتِ خیرُالوریٰ ہوا

یہ کہہ کے قتل گاہ میں محوِ بکا گئی
سوئے نشیب دخترِ خیرُ النساء گئی
کانوں میں اک یتیم کی آواز آگئی
دیکھا وہ حال کانپ گئی تھرتھرا گئی
اک بچّی ایک لاش پہ قربان ہوتی ہے
منہ سے نہ بولنے کا گلہ کر کے روتی ہے

Presented By: ShianeAli.com

زینبؑ قریب جا کے پکاری بحالِ زار
ہے ہے تو کس غریب کی بچّی ہے میں نثار
تُتلا کے وہ یتیم پکاری یہ بار بار
اِن کی ہی نور عین ہوں اِن کی ہی گُلعذار
رو کر یہ کہہ رہی ہوں شہِ کائنات سے
بابا مِرے چچا کو بلا دو فرات سے

سننا یہ تھا کہ دوڑ کے لپٹی یہ سوگوار
رو کر کہا کہ اے مِری بچّی تِرے نثار
سب گھر کو انتشار ہے سب گھر کو انتظار
مادر بھی بے قرار ہے خواہر بھی بے قرار
مجھ کو یہ آس کب تھی کہ اب تم کو پاؤں گی
لو واری گھر چلو میں تھپک کر سُلاؤں گی

Presented By: ShianeAli.com

ہے ہے یہ وقت اور یہ آندھی یہ انتشار
جنگل کا بھی نہ خوف کیا میری گلعذار
بے سَر پڑے ہیں دشت میں لاشے بحالِ زار
کیونکر شناخت کرلیا بابا کو میں نثار
ہر عُضو پائمال ، بدن پاش پاش ہے
ہاں ہو نہ ہو یہ قاسمؑ مضطر کی لاش ہے

اُس نے کہا یہی مِرے بابا ہیں میں فدا
میں دشت میں پکارتی پھرتی تھی جابجا
بابا کدھر ہیں کوئی بتادو پئے خدا
اِس لاش نے پکارا کہ بیٹی اِدھر کو آ
اِس کو مِری فغاں سے اذیت بڑی ہوئی
میں پیٹنے لگی تو یہ لاش اُٹھ کھڑی ہوئی

جب گل چراغِ تربتِ خیر الوریٰ ہوا / نسیمؔ

Presented By: ShianeAli.com

نمودِ شامِ غریباں ہجومِ آفت ہے

نمودِ شامِ غریباں ہجومِ آفت ہے
قدم قدم پہ نیا غم نئی مصیبت ہے
امامؑ ہیں نہ علمدار بہرِ نصرت ہے
فقط جلے ہوئے خیمے ہیں اور عترتؑ ہے
حرم ہیں فکر و تردّد میں سَر جھکائے ہوئے
جو سَرپرست تھے سوتے تھے سَر کٹائے ہوئے

وہ دشتِ ظلم ، وہ تنہائی ، وہ اندھیری رات
وہ فکر و یاس ، وہ پیاروں کے داغ ، وہ سادات
نبیؐ کی روح حفاظت کو ، یا خدا کی ذات
بہن سے زینبِؑ دلگیر نے کہی یہ بات
حرم میں آپ رہیں بیکسوں کی نصرت کو
میں گردِ خیمہ پھروں رات بھر حفاظت کو

Presented By: ShianeAli.com

یہ بات کہہ کے چلیں بنتِ حیدرِؑ کرار
زباں پہ نالہ و فریاد ہاتھ میں تلوار
حرم سَرا سے جو نکلی وہ مضطر و ناچار
تو دیکھا آتا ہے خیمے کی سَمت ایک سوار
پکارِیں بنتِ علیؑ اور سَمت جا بھائی
یہ بارگاہِ نبیؐ ہے اِدھر نہ آ بھائی

رُکا نہ پھر بھی جو وہ شہسوارِ نیک انجام
غضب میں آگئیں تب خواہرِ امامِؑ انام
فرَس اُڑا کے جو وہ آگیا قریبِ خیام
جَھپٹ کے دخترِ شیرِ خدا نے پکڑی لگام
لگام پکڑی جو اُس سوگوار نے بڑھ کر
گلے میں ڈال دیں باہیں سوار نے بڑھ کر

Presented By: ShianeAli.com

تڑپ کے صورتِ بسمل وہ جان کھونے لگا
جگر لرزنے لگا بے قرار ہونے لگا
غمِ حسینؑ میں اشکوں سے منہ کو دھونے لگا
جُھکا کے دوش پہ سَر ، زار زار رونے لگا
کہا نہ رو ، کہ خدا کا ولی ہوں اے بیٹی
میں غم زدہ ، تِرا بابا علیؑ ہوں اے بیٹی

پکارِیں ہائے لُٹا گھر خبر نہ لی بابا
بچھڑ گیا مِرا اکبرؑ خبر نہ لی بابا
گزر گیا علی اصغرؑ خبر نہ لی بابا
کٹا حسینؑ کا بھی سَر خبر نہ لی بابا
حرم کا لُٹ گیا زیور مدد نہ کی تم نے
چھنی رِدائیں جلا گھر مدد نہ کی تم نے

نمودِ شامِ غریباں ہجومِ آفت ہے / نسیمؔ رح

Presented By: ShianeAli.com

شامی جو شمعِ دینِ الٰہی بجھا چکے

شامی جو شمعِ دینِ الٰہی بجھا چکے
ناری خیامِ آلِؑ پیمبرؐ جلا چکے
ملعوں سِناں پہ سَر شہدا کے چڑھا چکے
بے دیں نبیؐ کے کنبے کو قیدی بنا چکے
تھا بغض ایسا آلِؑ رسالتؐ پناہ سے
بے وارثوں کو لے چلے مقتل کی راہ سے

جب درمیانِ گنجِ شہیداں ہُوا گزر
آئے نظر عزیزوں کے لاشے لہو میں تر
صدمے سے سب بے کسوں کے لرزنے لگے جگر
اونٹوں سے اہلبیتؑ گرے کانپ کانپ کر
درپیش تھا فراق جو اُن دل نشینوں سے
لپٹا لیا شہیدوں کے لاشوں کو سینوں سے

Presented By: ShianeAli.com

لپٹی تھی اپنے بیٹے کے لاشے سے کوئی ماں
کوئی بہن تھی بھائی کے لاشے پہ نیم جاں
دریا کی سمت تھی کوئی زار و حزیں رواں
کوئی پکارتی تھی مِرا باپ ہے کہاں
اک سوگوار خاک اُڑاتی تھی دشت میں
کچھ ڈھونڈتی ہوئی چلی جاتی تھی دشت میں

کھودی ہوئی زمیں جو اُسے ایک جا ملی
بے تاب ہو کے فرطِ محبت سے گر پڑی
بے سَر جو دیکھی لاش وہاں شِیر خوار کی
اک بار ہائے منہ سے کہا اور غش ہوئی
شیعو خبر ہے کون یہ عالی جناب تھیں
اصغرؑ کی سوگوار یہ اُمّ ربابؑ تھیں

Presented By: ShianeAli.com

چلنے لگا جو شام کی جانب وہ کارواں
قبرِ پسر سے اُٹھی یہ مجبور و ناتواں
بے سَر جو دیکھی دھوپ میں لاشِ شہؑ زماں
رو کر کہا حسینؑ ہو قربان میری جاں
سایہ نہیں حضور پہ روؤں گی عمر بھر
اب میں بھی زیرِ سایہ نہ بیٹھوں گی عمر بھر

شامی جو شمعِ دینِ الٰہی بجھا چکے / ظہورؔ جارچوی

حبیب جالبؔ

ہم اہلِ غم کے بڑھاتی ہے حوصلے جالبؔ
علیؑ کے لختِ جگر کی عجب حکایت ہے!

شادؔ نقوی الہ آبادی

دل میں خیالِ روضۂ سرورؑ لئے ہوئے
پھرتا ہوں ساتھ اپنا مقدر لئے ہوئے

(بشکریہ نوحہ خواں علی ضیاء وتمار رضوی)

Presented By: ShianeAli.com

آج مقتل میں عجب بے سروساماں ہیں حرم

آج مقتل میں عجب بے سَر و ساماں ہیں حرم
دل ہیں مجروح کھلے سَر ہیں پریشاں ہیں حرم
قتلِ شبیرؑ سے بیتاب ہیں گریاں ہیں حرم
وارثوں میں نہیں اب کوئی تو حیراں ہیں حرم

ذکرِ مظلومیٔ شاہِ مدنی کرتے ہیں
کبھی آہیں تو کبھی سینہ زنی کرتے ہیں

روکے فرماتی ہیں یہ خواہرِ سلطانؑ انام
اُٹھو سجادؑ کہ اب دن ہوا جاتا ہے تمام
جھٹ پٹا وقت ہے کچھ دیر میں ہونے کو ہے شام
[redacted]

Presented By: ShianeAli.com

کان میں پہونچی جو سجادؑ کے زینبؑ کی صدا
کھول کر آنکھ یہ کی عرض بصد آہ و بکا
کیا کہوں آپ سے قابو میں نہیں دل میرا
تپ زیادہ ہے تو غفلت بھی ہے کچھ آج سِوا
کون مارا گیا اور کون جدا ہوتا ہے
مجھ کو معلوم نہیں ہے کہ یہ کیا ہوتا ہے

سُن کے یہ کہنے لگی زینبِؑ تفتیدہ جگر
لے گئے لوٹ کے اسباب تو سب بانیٔ شر
اِسی اسباب میں وہ فرد بھی تھی اے دلبر
سُن کے کہنے لگے سجادؑ یہ بادیدۂ تر
قتل جو ہوگئے نام اُن کے رقم کر لوں گا
فکر کچھ اور میں پابندِ الم کر لوں گا

Presented By: ShianeAli.com

کہہ کے یہ لکھنے لگے خاک پہ نامِ شہدا
یاد آئے جو وہ سب کرنے لگے آہ و بکا
دل پہ اک تیر لگا نام جو اصغرؑ کا لکھا
غمِ جانکاہ سے تھرّا گئے سارے اعضا
یاد کرتے تھے اُنہیں جب تو جگر ہِلتا تھا
تین بچوں کا کہیں پَر نہ پتہ مِلتا تھا

آج مقتل میں عجب بے سروساماں ہیں حرم

رو کے کرنے لگیں سجادؑ سے زینبؑ یہ کلام
جائے افسوس ہے دن کوئی گھڑی میں ہے تمام
ڈھونڈنے بچوں کو جاتی ہوں کہ ہو جائے نہ شام
دو اجازت مجھے بیٹا کہ تمہی اب ہو امام
راستہ بھول گئے ہیں نہ اِدھر آئیں گے
دشت میں جاکے پکاروں گی تو مِل جائینگے

Presented By: ShianeAli.com

کہہ کے عابدؑ سے چلیں خواہرِ سلطانِؑ ہُدا ×
آ ذرا ساتھ مرے ، مُڑ کے یہ فضہؓ سے کہا
وہ بھی ہمراہ ہوئی کرتی ہوئی آہ و بکا
پاؤں رکھتی تھی کہیں اور کہیں پڑتا تھا
جا بہ جا دشت میں لاشے جو نظر آتے تھے
دل دَھڑکتا تھا قدم ضعف سے تھراتے تھے

پہنچیں القصہ وہاں پایا تھا جس جا کا پَتا
دیکھا اُس جا پہ ہے اک نور سے معمور گڑھا
لاش اک اُس میں پڑی ہے کہ نہیں سَر جس کا
اور سکینہؑ وہیں بیٹھی ہوئی کرتی ہے بکا
غش جو ہوتی ہے مزہ موت کا ، مِل جاتا ہے
چونک پڑتی ہے تو دل سینے میں ہِل جاتا ہے

Presented By: ShianeAli.com

آئیں نزدیک غرض زینبؑ تفتیدہ جگر
بیٹھ کر لے لیا آغوش میں بادیدۂ تر
بولیں لپٹا کے کلیجے سے میں قرباں تجھ پر
تو نے پہچان لیا باپ کا لاشہ کیوں کر

ہجر سے مادرِ ناشاد مُوئی جاتی ہے
بی بی اب گھر میں چلو رات ہوئی جاتی ہے

آج مقتل میں عجب بے سروساماں ہیں حرم

(بشکریہ سوز خواں ریاض حیدر زیدی / لاہور)

Presented By: ShianeAli.com

لکھتے ہیں راویانِ جگر سوز یہ کلام

لکھتے ہیں راویانِ جگر سوز یہ کلام
جب بعدِ عصر کٹ گیا رَن میں سَرِ امامؑ
لشکر سے ابنِ سعد یہ بولا بوقتِ شام
منظور ہے ہمیں کہ یہیں آج ہو مقام
اک خیمہ ایستادہ حضورِ نگاہ ہو
شب باش اُس میں آلِؑ رسالتؐ پناہ ہو

اک خیمہ تب علاحِدہ رَن میں بپا ہُوا
اُس میں ہوئے مقیم ، اسیرانِ کربلا
تقسیم فوجِ شام میں ہونے لگی غذا
ہر قِسم کے طعام مہیا تھے جا بجا
آسائشِ طعام تھی ہر بد خِصال کو
اور فاقہ تیسرا تھا محمدؐ کی آلؑ کو

Presented By: ShianeAli.com

سَردار پھر گئے عمرِ سعد سے تمام
اور آکے ابنِ سعد سے کرنے لگے کلام
جی چاہتا ہے اب کہ مِٹادیں ترا بھی نام
ناحق تری صلاح سے کاٹا سَرِ امامؑ
تجھ سے شقی کا ساتھ دیا آہ کیا کیا
سید کا ہم نے خون کیا آہ کیا کیا

وہ بولا کچھ کہو تو سہی میں نے کیا کیا
سب بولے متفق تجھے غارت کرے خدا
اب کیا کرے گا نامِ نبیؐ تو مِٹا دِیا
بالفرض تجھ کو سبطِ پیمبرؐ سے بُغض تھا
سیدانیوں سے آب و غذا اب جو دُور ہے
بے چاری بی بیوں کا بھلا کیا قصور ہے

Presented By: ShianeAli.com

یہ رسم ہے عرب کی ہیں آگاہ اِس سے سب
قومِ عرب میں مرتا ہے جس کا عزیز جب
کھانا اُسے کھلاتے ہیں سمجھا کے سب عرب
اور حاضری بھی بھیجتے ہیں گھر میں وقتِ شب
پیاسا ہے تین روز سے کنبہ بتولؑ کا
فاقہ نہ ٹوٹا آج بھی آلِؑ رسولؐ کا

لکھتے ہیں راویانِ جگر سوز یہ کلام

یہ ذکر تھا کہ ایک خبردار بول اُٹھا
ہاں سچ تو ہے اسیروں پہ اب رحم کی ہے جا
جس دَم، میں اُن کے خیمے کے نزدیک تھا کھڑا
ننھی سی ایک لڑکی نے کھانا طلب کیا
مادر نے رو دیا تو وہ بے آس ہو گئی
آخر وہ کھانے کیلئے رو رو کے سو گئی

Presented By: ShianeAli.com

بولا عمر یہ شمر سے تو جا بہ انکسار
عباسؑ کا تو آپ کو کہتا ہے رشتہ دار
اُس نے کہا میں سب سے زیادہ ہوں شرمسار
زینبؑ کے آگے سینۂ شہؑ پر ہُوا سوَار
میں نے کِیا شہید شہِؑ مشرقین کو
میں نے طمانچے مارے یتیمِ حسینؑ کو

اِس پر عمر نے زوجۂ حرؓ کو بُلا لیا
ہمراہ اُس کے خواہرِ ہاشمؓ کو بھی کیا
ہاشمؓ بھی ایک فدیۂ سبطِ رسولؐ تھا
ساتھ اُس کے عورتیں تھیں بہت سی پیادہ پا
خوانوں کے گرد و پیش پیادے تمام تھے
مشعل کی روشنی میں وہ خوانِ طعام تھے

Presented By: ShianeAli.com

مشعل کی روشنی پہ جو زینبؑ نے کی نگاہ
بولیں کہ لو ، پھر آئی ہمیں لوٹنے سپاہ
پھر اِس طرح پکاری ہُوا ہم سے کیا گناہ
لوگو ڈرو خدا کے غضب سے یہ کیا ہے آہ
کوئی بھی پوچھتا نہیں اِس واردات کو
لوٹے ہوؤں کو لوٹنے آئے ہو رات کو

گر اور کچھ گماں ہو تو کرلو ہمیں شمار
بھاگا نہیں ہے کوئی تمہارا گناہ گار
موجود ایک جا ہیں تمہارے قصور وار
اِس سے تو ہم سبھوں کو کرو قتل ایک بار
کل ہو تو لوٹ لیجیو اب کیا ضرور ہے
نے قیدی بھاگے جاتے ہیں نہ صبح دور ہے
لکھتے ہیں راویانِ جگر سوز یہ کلام

Presented By: ShianeAli.com

کربلا میں شہؑ والا کے حرم لُٹتے ہیں

کربلا میں شہؑ والا کے حرم لُٹتے ہیں
فاقہ کش تشنہ دہن کشتۂ غم لُٹتے ہیں
دشتِ غربت میں گرفتارِ ستم لُٹتے ہیں
شور برپا ہے یہ بیبوں میں کہ ہم لُٹتے ہیں
قتل وارث ہوئے سامانِ گرفتاری ہے
یا علیؑ آؤ کہ اب وقتِ مددگاری ہے

ہے یہ فریاد کسی کی کہ برادر دوڑو
کوئی چِلّاتی ہے عباسِؑ دلاور دوڑو
کوئی کہتی ہے تڑپ کر مِرے دلبر دوڑو
ماں لٹی جاتی ہے دوڑو علی اکبرؑ دوڑو
دیکھو خونخوار عدو بَرچھیاں دِکھلاتے ہیں
تیغ کھینچو کہ لعیں گھر میں دَھنسے آتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

ننھے بچّوں کا یہ عالم ہے کہ تھّراتے ہیں
گود میں ماؤں کی دہشت سے چھپے جاتے ہیں
ننگی تلواریں جو ظالم اُنہیں دِکھلاتے ہیں
بس تو چلتا نہیں اشک آنکھوں میں بھر لاتے ہیں
نہ تو کرسکتے ہیں فریاد نہ رو سکتے ہیں
چپکے سہمے ہوئے اک ایک کا منہ تکتے ہیں

فوجِ اعدا سے بھرا ہے شہِؑ مظلوم کا گھر X
ہنسلیاں لیتا ہے اصغرؑ کی کوئی بانیٔ شر
کھینچتا ہے کوئی کانوں سے سکینہؑ کے گُہر
لُوٹتا ہے کوئی بے رحم حرم کا زیور
بُندے لیتا ہے رقیہؑ کے ستم گر کوئی
چھینتا ہے سرِ کلثومؑ سے چادر کوئی

Presented By: ShianeAli.com

لُٹ چکیں بیبیوں کی جس وقت رِدائیں بھی تمام
غُل ہُوا پھونک دو اب بارگہِ شاہِؑ انام
بہ خدا ہے یہ دُھواں دل سے نکلنے کا مقام
آتشِ ظلم سے جلنے لگے حضرتؑ کے خیام

شہؑ کے ناموس سَراسیمہ کھلے سَر نکلے
بچّوں کو لے کے حرم خیمے سے باہر نکلے

کربلا میں شہِؑ والا کے حرم لُٹتے ہیں

(بشکریہ سوز خواں سیّد امتیاز حسین زیدی ندیمؔ)

عاشورؔ کاظمی

حیرت یہ ہے کہ میرے قبیلے کے لوگ بھی
ظلمت کو کہہ رہے ہیں "ضیاء" ، یا علیؑ مدد

شہابؔ کاظمی

شہابؔ ہم نے کیا ہے یہ جرم دانستہ
جو سَر کہیں نہ جھکے بس انہیں سلام کیا

(بشکریہ سیّد شاکر حسین رضوی جارچوی)

Presented By: ShianeAli.com

جبکہ پابندِ سَلاسِل ہوئے بولے سجادؑ

جبکہ پابندِ سَلاسِل ہوئے بولے سجادؑ
صبر وہ دے مجھے اے خالقِ کل ، ربُ العباد
نہ رکیں پاؤں جو کانٹوں پہ چلائیں جلّاد
تازیانے مجھے ماریں نہ کروں میں فریاد
اُمتِ جد سے امامت کا صلہ پانا ہے
ننگے سَر بلوے میں ماں بہنوں کو لے جانا ہے

کہہ کے یہ طوق کو گردن میں سنبھالا اک بار
آگے آگے چلا پکڑے ہوئے اُونٹوں کی مُہار
پیچھے سیدانیاں سَر کھولے ہوئے زار و قطار
آگے سَر ، سیّدِ مظلوم کا نیزے پہ سَوار
نوکِ نیزہ سے یہ آتی تھی صدائے مغموم
ہائے بے پردگیٔ زینبؑ و اُمِّ کلثومؑ

الغرض پہونچا یہ جب قافلہ نزدِ دریا
دیکھا اک شیر ہے بے دست ترائی میں پڑا
روکے چلّائے کہ عمّو، تری غربت پہ فدا
ہائے شانے بھی کٹے اور نہ پانی پایا
تذکرہ اہلِ وفا تیرا کریں گے عموں
باوفا تم کو زمانے میں کہیں گے عموں

ناگہاں لاشۂ سرور نے صدا دی اُس دَم
سخت منزل ہے، تجھے صبر دے ربِ اکرم
دھیان بیبوں کا رہے قید میں بیٹا ہر دَم
میرے بیمار ترے ساتھ ہی چلتے ہیں ہم
شمرِ اَظلم سے سکینہؑ کو بچانا بیٹا
میری نادان کو سینے سے لگانا بیٹا

جبکہ پابندِ سلاسِل ہوئے بولے سجادؑ

(امیر رضوی چھولسی)

Presented By: ShianeAli.com

جب کربلا میں عترتِ اطہار لُٹ گئی

جب کربلا میں عترتِ اطہار لُٹ گئی
یعنی سب آلِ احمدِ مختار لُٹ گئی
اور بارگاہِ حیدرِ کرار لُٹ گئی
ساری حسین پیاسے کی سرکار لُٹ گئی

بیدادِ لشکرِ عمرِ نابکار سے
سادات نکلے خیمے سے، زہرا مزار سے

مقتل کے سامنے حرم، آقا کے گر پڑے
اور پہلوؤں میں بچّے بھی آ آ کے گر پڑے
اک جا ستارے خاک پہ زہرا کے گر پڑے
عابد وفورِ ضعف سے تھرا کے گر پڑے

آیا نہ کوئی غش سے اُٹھانے کے واسطے
زنجیر لایا شمر پہنانے کے واسطے

Presented By: ShianeAli.com

عابدؑ نے غش میں نام جو زنجیر کا سُنا
ناطاقتی میں درد سے پھر چشم وا کیا
زنجیر و طوق دیکھ کے بیمار نے کہا
کیوں مُنصفو ، یہی ہے مِرے درد کی دوا
بیمار و ناتواں ہوں میں اُور تشنہ کام ہوں
لوگو امامؑ زادہ ہوں میں بھی امامؑ ہوں

پہناتے ہیں جو بیڑیاں میری خطا ہے کیا
ہاں بابا قتل ہوگئے میں زندہ رہ گیا
سمجھا میں ہتھکڑی کے پِنہانے کا مدعا
عباسؑ کی طرح نہ کٹے ہاتھ کیوں بھلا
اصغرؑ کی طرح حلق نہ زخمی ہُوا مِرا
ہے رِیسمان و طوق کے قابل گلا مِرا

عابدؑ کی سمت روتی چلی بنتِ مرتضیٰؑ
دیکھا کہ قید ہوچکا ہے وہ شکستہ پا
لیکن گلے کے بندھنے سے دَم ہوتا ہے خفا
بولی بھتیجے تیری اسیری پہ میں فدا
تھا غم تمہیں نہ تیغ سے میرا گلا ملا
اب خوش ہوئے کہ ورثۂ شیرِ خدا ملا

جب کربلا میں عترتِؑ اطہار لُٹ گئی

(التماسِ سورۃ فاتحہ برائے فرحت حسنین عابدی و محسنہ)

فہیم آختر

کہتے ہیں جسے شہرِ وِلا شہرِ نجف ہے
جنت تو مضافاتی علاقہ ہے ابھی تک

سمیع نقوی

معراج کی شب جو ترےؐ قدموں سے اُڑے تھے
وہ نور کے ذرّے ہیں فضاؤں میں ابھی تک

Presented By: ShianeAli.com

جب لُٹ کے کربلا سے اسیرِ ستم چلے

جب لُٹ کے کربلا سے اسیرِ ستم چلے
سجادؑ سَر برہنہ بہ درد و الم چلے
روتے سَروں کو پیٹتے پابندِ غم چلے
زینبؑ نے لاشِ شہؑ سے کہا بھائی ہم چلے
مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا اُٹھاتی ہوں
دربار میں یزید کے سَر ننگے جاتی ہوں

ہے ہے مرے مسافرِ کرب و بلا حسینؑ
ہے ہے مرے غریب مرے مہ لقا حسینؑ
ہے ہے تجھے نہ پانی کا قطرہ ملا حسینؑ
ہے ہے تمام تَن ترا ٹکڑے ہُوا حسینؑ
پیاسے گلے پہ خنجرِ بیداد چل گیا
ہے ہے تڑپ تڑپ کے ترا دَم نکل گیا

Presented By: ShianeAli.com

لے نینوا علیؑ کی بضاعت تجھے ملی
اے کربلا خدا کی امانت تجھے ملی
اے خاک میری ماں کی ریاضت تجھے ملی
لے اے زمین شمعِ امامت تجھے ملی

دامن ترا بھرا مری کھیتی اُجڑ گئی
سرحد میں تیری بھائی سے زینبؑ بچھڑ گئی

یہ کہہ کے سَر کو پیٹ کے روئی وہ دل جلی
آکر نجف سے حال مرا دیکھو یا علیؑ
گردن رَسن میں آپ کی بیٹی کی ہے بندھی
کہتے یہ ماریہ سے وہ با چشمِ تر چلی

ہے ہے میں کربلائے معلٰی میں لُٹ گئی
پردیس میں ، میں آکے برادر سے چھُٹ گئی

Presented By: ShianeAli.com

مہماں بُلا کے ہم سے دَغا کی لعینوں نے
کیا کیا نہ ہم پہ جور و جفا کی لعینوں نے
کچھ بھی ذرا نہ شرم و حیا کی لعینوں نے
گردن جفا سے شہؑ کی جُدا کی لعینوں نے

خیمے جلا کے اہلِ ستم شاد ہو گئے
ہم کربلا میں آن کے برباد ہو گئے

جب لُٹ کے کربلا سے اسیرِ ستم چلے

Presented By: ShianeAli.com

یوں رقم کرتا ھے اک راوئ مغموم و فگار

یوں رقم کرتا ھے اک راویؑ مغموم و فگار
پہونچا جب قافلہ کوفے میں بحالِ نادار
دیکھتا کیا ہے کہ سر کچھ تو ہیں نیزوں پہ سوار
ایک سر گھوڑے کی گردن میں بندھا ہے ناچار
پوچھا کیوں گردنِ رہوار میں اِس کو باندھا
کس خطا پر اِسے نیزے کے نہ قابل سمجھا

جرم تھا کونسا زلفوں کو جو اِس کی باندھا
سُن کے سر پیٹ لیا اور یہ عابدؑ نے کہا
کیا سُناؤں تجھے احوال میں غم کا مارا
یوں تو مشہور ہے یہ چاند بنی ہاشم کا
بھائی کہتے تھے شہنشاہِ مدینہ اِن کو
آج سب کہتے ہیں سقائے سکینہؑ اِن کو

Presented By: ShianeAli.com

شمر نے جبکہ چڑھایا تھا اِنہیں نیزے پر
سب نے دیکھا کہ پھری چار طرف اُن کی نظر
تھرتھرانے لگا خورشید صفت نیزے پر
گرِ پڑا کانپ کے پھر سَر یہ زمیں کے اوپر

دوسری مرتبہ پھر سَر کو بلند اُس نے کیا
پھر اُسی طرح سَرِ پاک زمیں پر آیا

تیسری مرتبہ پھر سَر نہ زمیں سے اُٹھا
آیا گھبرایا ہُوا پاس مِرے اور یہ کہا
کیا سبب ہے جو نہ سَر نیزے کے اُوپر ٹھہرا
تازیانے بھی لگاتا مجھے لایا اُس جا

میں نے سَر رکھ دیا اپنا جو زمیں کے اُوپر
آئی آواز کہ سُن اے مِرے مظلوم پسر

Presented By: ShianeAli.com

ہم نہیں چاہتے نیزے کی سواری بیٹا
میرے مولا کے نہ رتبے کو لعیں کچھ سمجھا
سَر مِرا رکھتے ہیں آقا کے برابر اعدا
ایک جا کیسے بہم ہوویں غلام و آقا
پیچھے پیچھے رہا کرتا ہے غلام ، آقا کے
کیسے ممکن ہے برابر ہوں شہِؑ والا کے

دوسری وَجہ یہ ہے سَر جو چڑھے نیزے پر
سَر کھلے بنتِ علیؑ سامنے آتی ہے نظر
کانپ اُٹھتا ہوں میں غیرت سے مِرے رشکِ قمر
حیف ہے جن کو فرشتوں نے نہ دیکھا باہر
ہائے کس طرح سے زینبؑ کو کُھلے سَر دیکھوں
آنکھ جل جائے جو بے مقنع و چادر دیکھوں

یوں رقم کرتا ہے اک راویؑ مغموم و فگار / امیر چھولسی

Presented By: ShianeAli.com

دیارِ کوفہ میں جب آلِؑ مصطفیؐ آئی

دیارِ کوفہ میں جب آلِؑ مصطفیؐ آئی
تو ایک خلق تماشے کو جابجا آئی
رسولِؐ پاک کی عترتؑ جو بے رِدا آئی
صدائے گریۂ زہراؑ و مرتضیٰؑ آئی
نیا ستم تھا کہ رونے کو جی ترستا تھا
نبیؐ کی آلؑ پہ پتھر کا مینہ برستا تھا

حرم نے پیشیٔ دربار کی خبر جو سنی
بُلا کے شمرِ لعیں کو پکاریں بنتِ علیؑ
سُنا ہے سات سَو کرسی نشیں وہاں ہیں شقی
ہمیں رِدا تو اُڑھادے کہ ہم ہیں آلِؑ نبیؐ
پکارا ہنس کے ستمگر ، یہ ہو نہیں سکتا
تمہیں نصیب ہو چادر ، یہ ہو نہیں سکتا

Presented By: ShianeAli.com

یہ سُن کے اہلِ حرم دل پہ داغ کھا کے چلے
اِسی طرح سے وہ ناچار سَر جُھکا کے چلے
ہجومِ عام میں دُکھ سہہ کے غم اُٹھا کے چلے
لعیں کی بزم میں بالوں سے منہ چُھپا کے چلے
دَرِ امیر پہ کیا کیا نہ شور و شر دیکھا
لکھا ہے واں سَرِ مسلمؑ لہو میں تر دیکھا

وہ فرق دیکھ کے بولی یہ زینبِؑ ناچار
مرے غریب برادر، میں تیرے سَر کے نثار
مگر حسینؑ کے سَر سے ہوئیں جو آنکھیں چار
قریب آ کے تھا فرقِ سیدِؑ ابرار
ندا یہ آئی کہ یا شاہ اَلسّلامُ علیک
علیؑ و فاطمہؑ کے ماہ اَلسّلامُ علیک

Presented By: ShianeAli.com

پسِ فنا بھی اِن آفات میں گھرا مولاؑ
کہ بام سے تنِ بے سَر مِرا گرا مولاؑ
بندھا تھا پاؤں میں رسّی کا اک سِرا مولاؑ
تمام شہر میں لاشہ کھنچا پھرا مولاؑ
خبر دَغا کی امامِ غیور تک نہ گئی
حضور کیا مِری عرضی، حضور تک نہ گئی

میں لکھ چکا تھا کہ یثرب کی سمت جائیں حضور
خدا کے واسطے تشریف یاں نہ لائیں حضور
سپاہِ ظلم سے دھوکا کہیں نہ کھائیں حضور
دغا میں طاق ہیں کوفی اِدھر نہ آئیں حضور
لکھا تھا یہ بھی کہ بچّے بَلا میں پڑ گئے ہیں
جو ساتھ آئے تھے دونوں یہاں بچھڑ گئے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

علیؑ کے شیر دمِ یاس ڈھونڈ لیں اُن کو
سفر میں ثانئ الیاسؑ ڈھونڈ لیں اُن کو
کبھی تو دُور کبھی پاس ڈھونڈ لیں اُن کو
ہر اک دیار میں عباسؑ ڈھونڈ لیں اُن کو
بتایئے وہ مرے مہ جبیں ملے کہ نہیں
امامِؑ دیں کو وہ بچے کہیں ملے کہ نہیں

سرِ حسینؑ پکارا کہ ہائے اے بھائی
عجب اَلم کے یہ کلمے سُنائے اے بھائی
بنِ زیاد نے کیا قہر ڈھائے اے بھائی
پیام آپ کے ہم تک نہ آئے اے بھائی
پئے تلاش بنوں میں نہ خستہ جاں پہنچے
خبر نہیں کہ وہ آفت زدہ کہاں پہنچے

Presented By: ShianeAli.com

غضب ہُوا ابھی کمسن وہ لال آپ کے تھے
اِن آفتوں کے لئے خورد سال آپ کے تھے
حُسینؑ ، ماہ جبیں ، خوش جمال آپ کے تھے
مگر وطن میں جو دو نونہال آپ کے تھے
بَلا کے بَن میں وہ مظلوم بھی شہید ہوئے
ہمارے ساتھ وہ معصوم بھی شہید ہوئے

تمہارے ہر مہِ انور کا سَر سِناں پر ہے
مِرے جواں علی اکبرؑ کا سَر سِناں پر ہے
صغیر سِن علی اصغرؑ کا سَر سِناں پر ہے
تمہارے شیر برادر کا سَر سِناں پر ہے
بہن کے گھر کو ، نہ عباسؑ کو سنبھال سکے
اخی تمہاری رقیہؑ کو ، ہم نہ پال سکے

دیارِ کوفہ میں جب آلِ مصطفیٰ آئی / نسیمؔ امروہوی

Presented By: ShianeAli.com

جب حرم قلعۂ شیریںؓ کے برابر آئے

جب حرم قلعۂ شیریںؒ کے برابر آئے

[redacted]

Presented By: ShianeAli.com

تھا خیال اُس کو کہ چَو گرِد تو یاور ہونگے
بیچ میں لشکرِ اسلام کے سَرورؑ ہونگے
گھوڑوں پہ ناقۂ زینبؑ کے برابر ہونگے
پردہ محمل کا سنبھالے علی اکبرؑ ہونگے
واں نہ محمل تھی نہ حشمت تھی، نہ زیبائی تھی
سَرِ شبیرؑ کے ہمراہ بہن آئی تھی

ناگہاں راہ میں برپا ہُوا شورِ ماتم
سُن کے منہ فق ہُوا دِل ہِل گئے تھرائے قدم
دیکھنے کو جو گئے تھے حشمِ شاہِؑ اُمم
وہ زن و مرد پھرے خاک اُڑاتے باہم
سخت بے چین ہوئی طالبِ آرامِ حسینؑ
دل پہ انگشتِ شہادت سے لکھا نامِ حسینؑ

Presented By: ShianeAli.com

ایک عورت نے یہ باہر سے ندا دِی ناگاہ
ہائے شیریںؑ ترے ارمان ملے خاک میں آہ
گھر کا گھر ہوگیا خاتونِ قیامت کا تباہ
وارثِ آلِ نبیؐ مرگیا اِنّا لِلّٰہ
ہم زیارت کو گئے تھے کہ یہ محشر دیکھا
حیف صد حیف کہ زینبؑ کو کھلے سَر دیکھا

بے تحاشا وہ یہ کہتی ہوئی دوڑی باہر X
خاک منہ میں ترے کس منہ سے یہ دیتی ہے خبر
کون زینبؑ جسے دیکھ آئی ہے تُو ننگے سَر
وہ پکاری کہ حسینؑ ابنِ علیؑ کی خواہر
اک فقط میں ہی نہیں دیکھ کے سب آئے ہیں
رِیسماں باندھ کے شانوں میں عدو لائے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

جس کا بابا ہے علیؑ شیرِ خدا وہ زینبؑ
جس کا جد فخرِ رسولانِ ہُدا وہ زینبؑ
جس کا اک بھائی ہے شاہِؑ شہدا وہ زینبؑ
جس پہ تھے شبرؑ و شبیرؑ فدا وہ زینبؑ
اور زینبؑ نہیں حاشا یہ نبیؐ زادی ہے
بھائی مارا گیا اللہ سے فریادی ہے

جب حرم قلعۂ شیریںؓ کے برابر آئے

ابرار عابدؔ

نبیؐ کی آلؑ سے دل میں غبار رکھتے ہیں
عجیب لوگ ہیں پھولوں سے خار رکھتے ہیں
پہنچ نہ پائے گا ہم تک کسی یزید کا ہاتھ
ہم اپنے گرد حسینی حصار رکھتے ہیں

(بشکریہ سوزخواں نواب حیدر حسین واقبال حسین رضوی)

Presented By: ShianeAli.com

جب کہ شیریںؒ نے سُنا سیدِؑ والا آئے

جب کہ شیریںؒ نے سُنا سیدِ والا آئے
اُٹھ کے شوہر کو پکاری مرے آقا آئے
لے مبارک ہو شہِؑ یثرب و بطحا آئے
عید ہے آج مرے گھر مرے مولاؑ آئے
قلعہ روشن ہے شہِؑ جنؑ و بشر آتے ہیں
عرشِ اعظم کے ستارے مرے گھر آتے ہیں

کثرتِ شوق سے تھا دل کو نہ شیریںؒ کے قرار
تھی کبھی بام پہ ، دَر پَر کبھی وہ خوش اَطوار
کام میں ساتھ جو پھرتی تھیں کنیزیں دو چار
بولتا کوئی تو کہتی تھی یہ اُس سے ہر بار
جلد دیکھو کوئی ناقہ کہ عماری آئی
در پہ شاید مرے آقا کی سواری آئی

عورتیں کہتی تھیں سُن سُن کے یہ شیریںؓ کے کلام
ہم کو ہے شوقِ قدم بوسیٔ ہمشیرِ امامؑ
کہتی تھی وہ بہ ادب کیجیو جُھک جھک کے سلام
تم کو چپکے سے بتادوں گی میں اک ایک کا نام
میری بی بی ہیں میں قدموں پہ گِروں گی جنکے
ہوں گی زینبؑ وہی میں گردِ پھروں گی جنکے

اُتری یہ کہتے ہوئے کوہ سے شیریںؓ ناگاہ
سب خوشی ہو کے پکارے کہ وہ ہے لشکرِ شاہؑ
غور سے تھم کے جو، کی چار طرف اُس نے نگاہ
دور سے اُس کو نظر آئے عَلم ہائے سیاہ
غم کا ساماں تھا جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھا
دامنِ کوہ میں اُترا ہوا لشکر دیکھا

Presented By: ShianeAli.com

بولی گھبرا کے وہ لوگو ، کوئی دیکھو تو بغور
یہ تو ہے صاف سپاہِ حسد و کینہ و جور
مطلقاً اِن میں جوانانِ عرب کے نہیں طور
فوجِ شبیرؑ کہاں ، یہ تو ہے لشکر کوئی اور
اُن کو دِکھلا دو مجھے جن کی طلب گاری ہے
علَمِ سبز ہے نہ خیمۂ زنگاری ہے

دل کچھ اِس وقت پریشاں ہے خدا خیر کرے
مضطرب تن میں مِرے ، جاں ہے خدا خیر کرے
چشم میں اشکوں کا طوفاں ہے خدا خیر کرے
یہ تو کچھ اور ہی ساماں ہے خدا خیر کرے
خبرِ سبطِ نبیؐ دیکھئے کیا آتی ہے
میرے کانوں میں تو رونے کی صدا آتی ہے

Presented By: ShianeAli.com

سب کو تشویش ہوئی سُن کے یہ شیریںؓ کا بیاں
اک کنیز اُس کی گئی، اُترے تھے وہ لوگ جہاں
سب سے پوچھا نہ پایا علَمِ دیں کا نشاں
چاند چہرے نظر آئے کئی بالائے سِناں
گرد تلواریں لئے فوجِ ستم کو دیکھا
ننگے سَر قافلۂ اہلِ حرم کو دیکھا

اشک آنکھوں میں بھرے واں سے پھری وہ غمگیں
اور اظہار کیا آکے یہ شیریںؓ کے قریں
آپ سچ کہتی تھیں بی بی یہ تو ہے لشکرِ کیں
عمرِ سعد ہے اور فوجِ یزیدِ بے دیں
کربلا ہے کوئی جا، واں سے یہ سب آتے ہیں
کسی سردار کا سَر کاٹ کے لے جاتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

بی بیاں خاک پہ بیٹھی ہیں حسینؑ و خوش رُو
رُخ ہیں مٹی سے بھرے ماتھے سے بہتا ہے لہو
قتل وارث ہوئے اور رونے کے مانع ہیں عدو
ایک رسّی میں ہیں جکڑے ہوئے دونوں بازو
آسماں ہلتا ہے اِن بی بیوں کے نالوں سے
منہ کوئی ہاتھ سے ڈھانپے ہے کوئی بالوں سے

بی بی میں کیا کہوں بچے کئی دیکھے ہیں غریب
کہ نہ دشمن کی بھی اولاد کو یہ دن ہو نصیب
ان میں اک دخترِ معصومہ کی حالت ہے عجیب
دیکھ آئی ہوں میں اُس کو تو ہلاکت کے قریب
کئی دن کا ہے جو فاقہ تو سسکتی ہے وہ
باپ کے سَر کو عجب یاس سے تکتی ہے وہ

Presented By: ShianeAli.com

کوئی وارث نہیں بس ایک ہے لڑکا بیمار
تپ سے دن رات پھنکا کرتا ہے جس کا تنِ زار
طوق گردن میں ہے اور پاؤں میں زنجیر کا بار
آبلے تلوؤں میں اور آبلوں میں دشت کے خار

شان چہرے سے یتیمی کی عیاں ہوتی ہے
ہائے بابا جو وہ کہتا ہے تو ماں روتی ہے

جب کہ شیریں نے سُنا سیدؑ والا آئے

نعیمؔ میرٹھی

علیؑ ، بتولؑ ، حسنؑ اور حسینؑ جانِ رسولؐ
یہی ہیں حاملِ قرآن و وارثانِ رسولؐ
بجز حسینؑ نہیں کوئی دینِ حق کا امیں
بجز حسینؑ نہیں کوئی رتبہ دانِ رسولؐ

(بشکریہ سوز خواں سیّد اختر عباس و عاطف زیدی / خیرپور)

Presented By: ShianeAli.com

Blank Page of Basta

انوار مجھے تول رہے ہیں ' خاموش!

اسرار زبان کھول رہے ہیں ' خاموش!

اے پیکِ محل شناس جبریل امین!

اِس وقت علیؑ بول رہے ہیں ' خاموش!

(جوش ملیح آبادی) source nahjulbalagha site

Presented By: ShianeAli.com

گردنیں بارہ اسیروں کی ہیں اور ایک رَسن
جس طرح ہوتے ہیں گلدستۂ گلہائے چمن
رشتہ دارانِ علیؑ سب ہیں گرفتارِ محن
شرم کے مارے مُوئی جاتی ہے اک شب کی دلہن
دَم بہ دَم سانس بھی سَر پیٹتی ہے ساتھ اُس کے
ابھی کنگنا نہ کُھلا تھا کہ بندھے ہاتھ اُس کے

ہے اِسی رسّی میں ننھا سا سکینہؑ کا گلُو
دَم گُھٹا جاتا ہے آنکھوں سے رواں ہیں آنسو
چاک کُرتے کا گریبان ، پریشاں گیسو
گال تو سوجے ہیں کانوں سے ٹپکتا ہے لہو
آہ ہر گام پہ سینے سے نکل جاتی ہے
جب گھُڑکتے ہیں ستمگر تو دَہل جاتی ہے

Presented By: ShianeAli.com

ماں سے کرتی ہے اشارہ وہ گرفتارِ ستم
رسّی کھلوادو، کہیں گھٹ کے نکل جائے نہ دَم
رو کے وہ کہتی ہے مجبور ہوں میں کشتۂ غم
ہائے بچّی ترِی قسمت میں یہ تھا درد و الم
صدقے اَمّاں یہ گرہ عُقدہ کُشا کھولے گا
بی بی اِس عُقدۂ مشکل کو خدا کھولے گا

ماں سے رو رو کے وہ نادان یہ کرتی تھی بیاں
کس کا دربار ہے اِس حال سے جاتی ہُوں کہاں
یہ تو کہہ دو کہیں بابا بھی ملیں گے اَمّاں
کئی دن گزرے ہیں وہ ہیں مری آنکھوں سے نِہاں
بھول جائیگا یہ سب دُکھ جو اُنہیں پاؤں گی
دوڑ کر بابا کے سینے سے لپٹ جاؤں گی

Presented By: ShianeAli.com

کہیں دربار میں اماں وہ اگر مجھ سے مِلے
دیکھنا کرتی ہوں کیسے شہِؑ والا سے گِلے
وہ خبر لیویں نہ گردن مِری رسّی سے چِھلے
اُس کو یوں بھولتے ہیں باپ سے بچّہ جو ملے

وجہ کیا کون سی تقصیر پہ منہ موڑا ہے
سَیلیاں کھانے کو اعداء میں مجھے چھوڑا ہے

روتے تھے سُن کے سکینہؑ کا بیاں سارے اسیر
ہر قدم پر تھا یہی شور کہ ہے ہے شبیرؑ
اِس طرح ہوتی تھی آرائشِ دربارِ شریر
تخت پر آپ تھا اور کرسیوں پہ سارے امیر

اک طرف لُوٹ کا سب زیور و زر رکھا تھا
اور تلے ، فاطمہؑ کے لال کا سَر رکھا تھا

آمد آمد حرمِ شاہؑ کی دربار میں ہے

تخت کے سامنے روتے ہوئے آئے جو اسیر
دیکھ کر سیدِ سجادؑ کو بولا وہ شریر
سَرکشی کر کے نہ سَر بر ہوئے مجھ سے شبیرؑ
شکر کرتا ہوں کہ خالق نے کیا تم کو حقیر
بیٹھنے کا کہیں دنیا میں سہارا نہ رہا
پنجتنؑ اُٹھ گئے اب زور تمہارا نہ رہا

کس کے ناموس لُٹے کس کا ہُوا گھر تاراج
کون بے سَر ہُوا اور کون ہُوا صاحبِ تاج
ایک چادر کیلئے کس کی بہن ہے محتاج
کون کمزور ہے اور کون زبردست ہے آج
ذِبح خنجر سے ہُوا جو وہ پدر کس کا ہے
اک ذرا غور سے دیکھو تو یہ سَر کس کا ہے

آمد آمد حرمِ شاہؑ کی دربار میں ہے

Presented By: ShianeAli.com

جب کہ دربار میں ناموس پیمبرؐ آئے

جب کہ دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے
بال کھولے ہوئے بے مقنع و چادر آئے
سَر کے بالوں سے چھپائے رُخِ انور آئے
بیڑیاں تھامے ہوئے عابدِؑ مضطر آئے
سخت آفت میں گرفتار وہ سب خوشخو تھے
ریسماں ایک تھی اور آہ کئی بازو تھے

رَسَنِ ظلم سے چھلتے تھے یتیموں کے گلے
سہمے جاتے تھے کشاکش میں وہ نازوں کے پلے
مائیں آفت میں گرفتار تھیں کیا زور چلے
رو کے دیکھا کبھی عابدؑ کو، کبھی ہاتھ ملے
شمر کہتا تھا کہ حاکم کا غضب آئے گا
قیدیوں میں کوئی رویا تو سزا پائے گا

Presented By: ShianeAli.com

شمر کو دیکھ کے بولا وہ علیؑ کا دشمن
کھول دے قیدیوں کی گردن و بازو سے رَسن
جب چھٹیں بندِ رَسن سے وہ گرفتارِ محن
تب سکینہؑ نے لیا کُرتے کا منہ پر دامن
باپ کے غم میں دلِ زار جو تن میں تڑپا
ایسا روئی کہ سَرِ پاک ، لگن میں تڑپا

بولا حاکم کہ نہایت ہے تجھے باپ کی چاہ
تخت کے نیچے یہ کیا طشت میں ہے کر تو نگاہ
پاس جاکر جو لگی دیکھنے با نالہ و آہ
خوں میں ڈوبا ہُوا اُس کو نظر آیا سَرِ شاہؑ
طشت پر گر کے پکاری کہ یہ حال آپ کا ہے
لو پھوپھی جان یہی سَر تو مِرے باپ کا ہے

Presented By: ShianeAli.com

گود میں لے کے سَر ابنِ علیؑ چلّائی
اِن کُھلی آنکھوں کے قربان ، تمہاری جائی
ایسے بھولے کہ نہ بیٹی بھی تمہیں یاد آئی
اتنی مدت میں یہ کیا شکل مجھے دِکھلائی
کیا خموشی ہے لبِ لعل تو کھولو بابا
کیا غضب ہوگیا کچھ منہ سے تو بولو بابا

تیر اِس چاند سے ماتھے پہ لگایا کس نے
حلق پر خنجرِ بیداد پھرایا کس نے
خون اِس گردنِ نازک کا بہایا کس نے
چھوٹے سے سِن میں مجھے تم سے چھڑایا کس نے
امّاں سَر پیٹتی ہیں کیا اُنہیں سمجھاؤں میں
آؤ کُرتے میں چُھپا کر تمہیں لے جاؤں میں

جب کہ دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے

غل ہے دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے

غل ہے دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے
فاقہ کش تشنہ دہن بیکس و بے پر آئے
اہلبیتِؑ نبویؐ کھولے ہوئے سر آئے
سامنے حاکمِ بے دیں کے وہ مضطر آئے
کاٹ کر حضرتِ شبیرؑ کا سر لائے ہیں
ابھی دربار میں ناموسِ حسینؑ آئے ہیں

ہندؓ گھبرا کے پکاری کہ ارے کون حسینؑ
بولا کوئی کہ وہی فاطمہؑ کا نورُ العین
بی بی زینبؑ ہیں وہ سر پیٹ کے کرتی تھیں جو بَین
آج کیا قبر میں ہوویں گے محمدؐ بے چین
خانۂ سیدِؐ لولاک میں کوئی نہ رہا
ہائے اب پنجتنِؑ پاک میں کوئی نہ رہا

Presented By: ShianeAli.com

ہندؓ یہ سُن کے کھڑی ہو کے لگی پیٹنے سَر
بال بکھرا دیئے اور پھینکی زمیں پَر چادر
اور یہ چِلاّتی ہوئی نکلی محل سے باہر
جلد بتلاؤ کہ شہزادیاں سوتی ہیں کدھر
ننگے سَر جاؤں گی ہے ہے مِرا آقا نہ رہا
کس کا پَردہ کہ نبیؐ زادی کا پَردہ نہ رہا

نکلیں سَر ننگے خواصانِ مقرّب ، ہمراہ
تا بہ افلاک گیا غُلغلہ ٔ نالہ ٔ و آہ
پہونچیں دربار میں جس وقت وہ باحالِ تباہ
گرِ پڑی دوڑ کے شبیرؑ کے سَر پر ناگاہ
رو کے چلائی کہ اِس شکل پہ قربان گئی
میرے آقا کا یہی سَر ہے میں پہچان گئی

Presented By: ShianeAli.com

یک بیک تخت سے گھبرا کے اُٹھا حاکمِ شام
ڈال کر ہندؓ پہ دامن یہ کیا اُس نے کلام
مجھ کو رُسوا کیا ایسا بھی کوئی کرتا ہے کام
اُس نے دامن کو اُلٹ کر کہا او بد انجام
بے رِدا زینبؑ و کلثومؑ ہیں وَسواس نہیں
پاس میرا ہے نبیؐ زادیوں کا پاس نہیں

کس کی بیٹی ہے کہ سَر پر نہیں جس کے چادر
یہ بہو کس کی ہے جو پیٹتی ہے ننگے سَر
کس کے ناموس ہیں جو روتے ہیں یوں چِلّا کر
ہائے کیوں پھٹ کے فلک گِر نہیں پڑتا تجھ پر
طوق و زنجیر کو اور عابدِؑ دلگیر کو دیکھ
رَسَن ظلم کو اور شاہؑ کی ہمشیر کو دیکھ

Presented By: ShianeAli.com

یہ رَسن اور یہ ننھا سا سکینہؑ کا گلا
کوئی ایسی بھی بدی کرتا ہے نیکوں سے بھلا
اُس کی بیٹی ہے جو آغوشِ محمدؐ میں پَلا
کیا قیامت ہے یہ بچپن یہ اسیری کی بَلا

ہاتھ بندھوانے سے حاصل، ترا کیا لیتے ہیں
رحم کرتے ہیں یتیموں پہ کہ دُکھ دیتے ہیں

غل ہے دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے

ہندؓ سے اپنی طرفداری کی سُن کر گفتار
پاس اُس کے گئی چلّاتی سکینہؑ اکبار
تیرے قربان میں اے آلِ نبیؐ کی غمخوار
کھول دے آکے، مرے ہاتھ ہیں رسّی سے فگار

اب تو واجب ہے اسیروں پہ دعائیں تیری
ننھے سے ہاتھوں سے لوں گی میں بلائیں تیری

Presented By: ShianeAli.com

میں سکینہؑ ہوں حسینؑ ابنِ علیؑ کی دختر
بے گنہ شمر نے کاٹا ہے مِرے باپ کا سَر
ہائے جس سینے پر سو رہنے کی میں تھی خُوگر
گھوڑے دوڑائے لعینوں نے اُسی سینے پر
دیکھ لے نیل ہیں گالوں پہ ہمارے بی بی
شمرِ اَظلم نے طمانچے ہمیں مارے بی بی
غل ہے دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے

ثاقبؔ مظفر پوری

جب فشارِ وقت سے انسان گھبرا جائے ہے
کربلا بے ساختہ ایسے میں یاد آجائے ہے
اک تبسّم سے علی اصغرؑ نے یوں حملہ کیا
اب یزیدی فوج سے ٹھہرا نہ بھاگا جائے ہے

(بشکریہ سوزخواں ثاقب، مختار و منصور زیدی / خیرپور)

Presented By: ShianeAli.com

آمد ہے اہلبیتِ پیمبرؐ کی شام میں

آمد ہے اہلبیتِؑ پیمبرؐ کی شام میں
گیسو کھلے ہوئے ہیں عزائے امامؑ میں
سَر پیٹتی ہیں فاطمہؑ دارُالسّلام میں
زینبؑ یہ نوحہ کرتی ہیں بلوائے عام میں
لوگو خبر کرو مِرے نانا رسولؐ کو
بلوے میں شمر لایا ہے بنتِ بتولؑ کو

نانا تِری نواسی کے سَر پَر رِدا نہیں
اور اہلِ شام دیکھتے ہیں کچھ حیا نہیں
عابدؑ غریب مرتا ہے تپ سے دوا نہیں
بے ہوش ننھے بچے ہیں آب و غذا نہیں
دل سب کے کانپتے ہیں بدن تھرتھراتے ہیں
اب سامنے یزید کے سادات جاتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

ہیں اک رَسن میں بارہ گلے وا مصیبتا
روتے ہیں گودیوں کے پلے وا مصیبتا
بس میں ستم گروں کے چلے وا مصیبتا
خاکِ عزا ہیں منہ پہ ملے وا مصیبتا
مشکل قدم اُٹھانا تھا اِس اژدہام میں
یوں عترتِؑ نبیؐ گئی بلوائے عام میں

زینبؑ تڑپ کے اونٹ پہ کرتی تھی یہ بیاں
دربار میں طلب ہوئے سادات ناگہاں
اُونٹوں سے اُتریں بی بیاں کہہ کہہ کے الاماں
پیشِ یزید لے گئے ظالم کشاں کشاں
سامانِ جشنِ عام تھا دربارِ عام تھا
اور ننگے سر حسینؑ کا کنبہ تمام تھا

Presented By: ShianeAli.com

حیراں کھڑے تھے سب حرمِ شاہِؑ مشرقین
مُہرِ سکوت لب پہ تھی شکوہ نہ شور و شین
زینبؑ نے دیکھا طشت میں ناگہ سرِ حسینؑ
بے ساختہ تڑپ کے یہ کرنے لگی وہ بَین

ہے ہے نہ موت آئی مجھے راہِ شام میں
بھیا مِرا سلام لو دربارِ عام میں

آمد ہے اہلبیتِؑ پیمبرؐ کی شام میں
لکّھا ہے دستِ بنتِؑ یدُاللہ تھا بندھا

لکّھا ہے دستِ بنتِؑ یدُاللہ تھا بندھا
اور پاس ہی رسن میں سکینہؑ کا تھا گلا
زینبؑ نے یہ بیاں جو سرِ شاہؑ سے کیا
دیکھا سکینہؑ پیاسی نے بھی سر اُٹھا اُٹھا

چشمِ ادب سے باپ کے سر پر نگاہ کی
ہاتھوں سے تو بلائیں لیں اور منہ سے آہ کی

Presented By: ShianeAli.com

چلّائی ہائے بابا کٹا کب تمہارا سَر
سب مجھ سے کہتے تھے ہے سفر میں ترا پدر
ہے ہے جبھی لعینوں نے لوٹا ہمارا گھر
ہے ہے جبھی طمانچے مجھے مارے بے خطر
سچ ہے کہ باپ والے کو سب پیار کرتے ہیں
یوں ہم سے بے پدر کو گرفتار کرتے ہیں

بابا ہمارے موتی دِلا دو لعینوں سے X
بابا رِدا پھوپھی کی منگا دو لعینوں سے
بابا ہمارا کنبہ چھڑا دو لعینوں سے
بابا اخی کی جان بچا دو لعینوں سے
روتی ہوں جب تو پیار سے تم دیکھ لیتے ہو
بابا ہمارے ہاتھ نہیں کھول دیتے ہو
آمد ہے اہلبیتِ پیمبرؑ کی شام میں
لکھا ہے دستِ بنتِ یدُاللہ تھا بندھا

Presented By: ShianeAli.com

یا علیؑ آئیے زنداں میں حرم روتے ہیں

یا علیؑ آیئے زنداں میں حرم روتے ہیں
قتل، شبیرؑ ہوئے کشتۂ غم روتے ہیں
بیڑیاں پہنے اسیرانِ ستم روتے ہیں
حشر ہو جاتا ہے جب مِل کے بہم روتے ہیں
سَر کو جب پیٹ کے چِلّاتے ہیں اے وائے حسینؑ
در و دیوار سے آتی ہے صدا ہائے حسینؑ

نہ دِلاسا کوئی دے اور نہ کوئی پوچھے بات
کوئی اتنا نہیں جو روئے ذرا بیٹھ کے پاس
غم بہتّر کا ہے پچھلا پہر اور کالی رات
ہے دِلاسے کو فقط حضرتِ معبود کی ذات
قید خانے کی مصیبت سے جو دَم گُھٹتا ہے
کوئی اُٹھتا ہے کوئی خاک پہ گرِ پڑتا ہے

Presented By: ShianeAli.com

قاعدہ یہ ہے یتیموں پہ ترس کھاتے ہیں
گود میں لیتے ہیں سمجھاتے ہیں بہلاتے ہیں
خاطریں کرتے ہیں راحت اُنہیں پہنچاتے ہیں
یہ طمانچوں پہ طمانچے اِنہیں کھلواتے ہیں
یہ ستم بنتِ شہنشاہِ مدینہ کیلئے
سیلیاں شمر کی اور بالی سکینہ کیلئے

یا علیؑ آپ کی پوتی کا عجب ہے عالم
سہمی جاتی ہے کہ آجائے نہ شمرِ اَظلم
رَسَنِ ظلم کی تنگی سے گھٹا جاتا ہے دَم
ننھے ہاتھوں سے کرے باپ کا کیوں کر ماتم
آہ جب کرتی ہے تب عرشِ بریں ہلتا ہے
یا علیؑ آپ کی پوتی کا گلا چھِلتا ہے

یا علیؑ آئیے زنداں میں حرم روتے ہیں

(التماسِ فاتحہ برائے سوز خواں امامی صاحب)

Presented By: ShianeAli.com

سَر اپنا پیٹ کے فضہؑ سے ہندؓ نے پوچھا

سَر اپنا پیٹ کے فضہؑ سے ہندؓ نے پوچھا
ارے بتا تو سہی کیا حسینؑ قتل ہُوا
جبھی تو خواب میں زہراؑ کو ننگے سَر دیکھا
وہی حسینؑ وہی ہے یہ دخترِ زہراؑ
غضب ہُوا شہِ والا سے چھُٹ گئی زینبؑ
حسینؑ قتل ہوئے آہ لٹ گئی زینبؑ

پکاری فضہؑ زباں بند کر تو اے خوشگو
مجال ہے یہ کسی کی جو لُوٹے زینبؑ کو
ذرا تو غور سے اے بی بی خوب تم سوچو
حسینؑ قتل ہو عباسؑ جس کا بھائی ہو
وہ بی بی قید ہو بلوے میں جائے عبرت ہے
بہن حسینؑ کی ہو بے رِدا قیامت ہے

Presented By: ShianeAli.com

پکاری ہندؓ کہ اچھا نہ حال بتلاؤ
میں ہاتھ جوڑتی ہوں تھوڑی دیر تھم جاؤ
کہا کنیزوں سے حاکم تلک ذرا جاؤ
وہاں جو طشت میں اک سَر ہے اُس کو لے آؤ
کہو یزید سے واپس میں جلد کردوں گی
قسم حسینؑ کی اس سَر کو میں نہ رکھ لوں گی

یہ ذکر تھا کہ کنیزوں کا اِژدِھام آیا
ہُوا یہ غُل سَرِ سلطانِ تشنہ کام آیا
پکاری بنتِ علیؑ موت کا پیام آیا
بہن کا نام بتانے سَرِ امام آیا
کنیزوں نے سَرِ سلطانِ مشرقین رکھا
حضور ہندؓ کے لاکر سَرِ حسینؑ رکھا

Presented By: ShianeAli.com

سرِ حسینؑ جو آیا محل میں مثلِ ماہ
پکاری پیٹ کے سر ، ہندؓ بنتِ عبد اللہ
لو آؤ قیدیو دیکھو یہ کس کا سر ہے آہ
صدا دی سر نے یہ اعجاز سے بہ حالِ تباہ
یہ دوست اپنی ہے ہرگز نہ تم چھپاؤ بہن
یہ سر ہے بھائی کا ، زینبؑ میں ہوں ، بتاؤ بہن

صدا یہ سنتے ہی اُٹھی بتولؑ کی جائی
قریب ہندؓ کے آکر یہ بات فرمائی
حسینؑ مرگئے زینبؑ ہے قید میں آئی
چھپاؤں کیا کہ بتاتے ہیں خود مجھے بھائی
لے بی بی فاطمہؑ کے نورِ عین کا پُرسہ
میں تجھ کو دیتی ہوں بھائی حسینؑ کا پُرسہ
سر اپنا پیٹ کے فضہؑ سے ہندؓ نے پوچھا

Presented By: ShianeAli.com

قید خانے سے جو نزدیک تھا حاکم کا محل

قید خانے سے جو نزدیک تھا حاکم کا محل
سُن کے آوازِ بکا ہندؒ کو آتی تھی نہ کل
سُرمہ آنکھوں میں دیا اورؔ نہ لگایا کاجل
کیا ہنسی آئے بجھا جاتا ہو جب دل کا کنول
کبھی راتوں کو نہ آرام سے وہ سوتی تھی
خواب سے چونک کے اُٹھ بیٹھتی تھی روتی تھی

حاکمِ شام سے القصہ اجازت لے کر
قید خانے میں گئی ہندؒ بہ حالِ مضطر
ہلِ گیا دِل جو پڑی قیدیوں پر اُس کی نظر
دیکھا سب بی بیوں کو خاک بسر برہنہ سَر
یہ تو حالت ہے مگر شکر خدا کرتے ہیں
نہ شکایت ہے کسی کی نہ گلا کرتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

اک طرف خاک پہ لیٹا ہے کوئی آزاری
مرضِ تپ کی وہ شدت ہے کہ غش ہے طاری
پاؤں سُوجے ہوئے ہیں جن سے لہو ہے جاری
ہے یہ ظاہر کہ بس اب کُوچ کی ہے تیاری
عُمر جو کٹتی ہے دنیا میں وہ اِکراہ کے ساتھ
اللہ اللہ نکلتا ہے ہر اک آہ کے ساتھ

تپ کی شدت سے ہے بیمار کی حالت، تغیُر
چاند سا منہ ہے کہ ہے رنج و الم کی تصویر
بند آنکھیں ہیں مگر لب پہ ہے ہر دَم تکبیر
طوق گردن میں ہے اور پاؤں میں دُہری زنجیر
پاؤں کے آبلوں میں خار عیاں ہیں اب تک
پشتِ بیمار پہ دُرّوں کے نشاں ہیں اب تک

Presented By: ShianeAli.com

ہندؓ کی دیکھ کے الفت یہ سکینہؑ نے کہا
کھولو میری نہ رَسن جکڑا ہی رہنے دو گلا
شمر دُرّہ نہ لئے آئے کہیں پھر اِس جا
کہیں مجھ پر نہ کرے ظلم و ستم اِس سے سِوا
شمر کے ڈر سے میں بابا کو بھی رو سکتی نہیں
ڈر کے مارے دَرِ زنداں کی طرف تکتی نہیں

کان کے میرے گُہر بھی نہیں اُس نے چھوڑے
کی سماجت بھی بہت ہاتھ بھی میں نے جوڑے
جو ستم مجھ پہ ہوئے یہ تو بہت ہیں تھوڑے
سامنے میرے، مِرے بھائی کے مارے کوڑے
شمر کے نام سے ہر وقت میں گھبراتی ہوں
چونک پڑتی ہوں اگر راتوں کو سو جاتی ہوں

قید خانے سے جو نزدیک تھا حاکم کا محل

Presented By: ShianeAli.com

عابدؑ کو جب یزید سے بابا کا سر ملا

عابدؑ کو جب یزید سے بابا کا سَر ملا
سَر کیا ملا کہ مرہمِ زخمِ جگر ملا
مدت کے بعد باپ کے سَر سے پسر ملا
ماہِ صفر میں شام سے حکمِ سفر ملا

دیکھا جو اہلبیتؑ نے فرقِ جناب کو
تاروں نے آکے گھیر لیا ماہتاب کو

بہنوں نے باری باری لیا گود میں وہ سَر
زینبؑ نے ہونٹ رکھ دیئے بھائی کے ہونٹ پر
دریا بہا کے اشکوں کے بولی وہ نوحہ گر
بھیا پھری ہے آپ کی ہمشیر دَر بہ دَر

جس روز سے جدُا ہوئی میں دَم سے آپ کے
نیزوں سے پشت زخمی ہے دل غم سے آپ کے

Presented By: ShianeAli.com

بھیا تمہیں ہماری خبر بھی ہے یا نہیں
بھیا ہمارے سَر سے رِدائیں اُتار لیں
بھیا تمہاری بہنیں یہاں رسّی میں بندھیں
بھیا تمہاری بیٹی کے یاں سَیلیاں لگیں

خنداں ہمارے حال پہ اِس دَم شریر ہیں
بھیا ہم ایک رسّی میں بارہ اسیر ہیں

عابدؑ کو جب یزید سے بابا کا سَر ملا / مرزا دبیرؔ

(بشکریہ سوز خواں انصار حسین کاظمی مجن)

ذاکر و شاعرِ آلِ عمران شوکت رضا شوکتؔ

مایوس و گنہ گار زمانے کو بتادو
بخشش کے تصور سے بنا جسم محمدؐ
عصیاں کی معافی جسے مطلوب ہو شوکتؔ
وہ شام و سحر چوما کرے اسمِ محمدؐ

Presented By: ShianeAli.com

پہنچی جو قید خانے میں ہندؓ نکو سیر

پہنچی جو قید خانے میں ہندؓ نکو سیر
دیکھا کہ اک مریض پڑا ہے قریبِ در
روتا ہے واں کوئی تو کوئی پیٹتا ہے سَر
ہاتھوں سے دل پکڑ کے پکاری وہ نوحہ گر
دَم پَر بھی بَن گئی مگر آفت گھٹی نہیں
تَپ میں بھی اِس غریب کی بیڑی کٹی نہیں

آنسو بہا کے شانہ ہلایا جو چند بار
اک بار غش سے چونک کے بولا نحیف و زار
بے کَس کو کیوں جگاتی ہیں اماں پسر نثار
کیا جاں بلب ہُوا کوئی معصوم دل فگار
پیدا ہُوئے ہیں اشک بہانے کے واسطے
اُٹھتے ہیں ہم جنازہ اُٹھانے کے واسطے

Presented By: ShianeAli.com

وہ بولی سب کی خیر ہے اے زار و ناتواں
میں ہوں کنیز آپ کی مادر نہیں یہاں
مشتاقِ دِید آئی ہوں زنداں کے درمیاں
اتنا مجھے بتایئے اے یوسفِ زماں
اِسم شریف کیا ہے ، کہا سوگوار ہے
پوچھا پدر کا نام کہا بے دیار ہے

پوچھا کہاں لٹے ہو ، کہا حق کی راہ میں
پوچھا یہ کب ، کہا کہ محرم کے ماہ میں
پوچھا یہ کیوں ، کہا کہ محبوں کی چاہ میں
پوچھا پدر کہاں ہیں ، کہا قتل گاہ میں
پوچھا جو گھر تو رو کے کہا قید خانہ ہے
پوچھا غذا میں کیا ہے کہا تازیانہ ہے

پہنچی جو قید خانے میں ہندؔ نکو سیَر

Presented By: ShianeAli.com

یہ ذکر تھا کہ آگیا خولیؑ تلخ کام
لایا سِنانِ ظلم پہ اک فرقِ لالہ فام
زندانِ شام نور سے روشن ہُوا تمام
اُس سَر نے دی ندا مِرے بیمار اَلسّلام
گھبرا کے اہلِ بیتؑ تو تعظیم کو اُٹھے
سجادؑ کانپتے ہوئے تسلیم کو اُٹھے

اُس سَر سے رو کے کہنے لگی ہندؓ باوفا
اے سَر تُو بولتا ہے تو یہ بھی مجھے بتا
کس باخدا کی آلؑ ہے، کیا نام ہے تِرا
کس باپ کا تو لال ہے، کس ماں کا لاڈلا
کیا دخترِ رسولؐ کا لختِ جگر ہے تو
قربان جاؤں کیا مِرے آقا کا سَر ہے تو

Presented By: ShianeAli.com

چلّایا کانپ کر یہ سَرِ سَرورِؑ زمن
پیاسا مِرا خطاب ہے مقتل مِرا وطن
نانا مِرا رسولؐ ہے بابا ابُوالحسنؑ
مسموم میرا بھائی ہے قیدی مِری بہن
احمدؐ کو رونے والی کا لختِ جگر ہوں میں
بی بی حسینؑ بیکس و بے پَر کا سَر ہوں میں

غش ہوگئی یہ سنتے ہی ہندِؑ نکو سِیَر
زینبؑ سَرِ اخی کو پکاری بچشمِ تر
نام اپنا کیوں بتا دیا اے شاہِؑ بحر و بَر
اِس کا نہیں خیال کہ زینبؑ ہے ننگے سَر
پہچان کے جو وہ مجھے چادر اُڑھائے گی
میں بھی تو بنتِ فاطمہؑ ہوں شرم آئے گی

پہنچی جو قید خانے میں ہند نکو سیر / نسیمؔ

(بشکریہ سوز خواں تزئین زہرا و عروج فاطمہ)

Presented By: ShianeAli.com

قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے

قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہندؔ آتی ہے
دخترِ فاطمہؑ غیرت سے مُوئی جاتی ہے
روح قالب میں وہ زندان میں گھبراتی ہے
بے حواسی سے ہر اک بار یہ چلّاتی ہے
آسماں دور زمیں سخت کدھر جاؤں میں
بی بیو مل کے دُعا مانگو کہ مر جاؤں میں

درِ زنداں پہ ہُوا اِتنے میں انبوہ کمال
بولے درباں کہ بڑھے دولت و عمر و اقبال
قیدیو اُٹھو دعا دے کے کرو استقبال
زنِ حاکم کا ہے زنداں میں نُزولِ اِجلال
تم کھلے سَر تھیں حضور اب تمہیں چادر دیں گی
رحم دل ہیں ابھی زنداں سے رِہا کر دیں گی

Presented By: ShianeAli.com

لونڈیاں تھیں زنِ حاکم کی جِلو میں جو رواں
دیکھتی کیا ہیں کہ اک شیر ہے آہن میں نہاں
لاغر و خستہ تن و فاقہ کش و تشنہ دہاں
منہ پہ سیلی کے نشاں پشت پہ دُرّوں کے نشاں
ساقِ پا فاقوں سے زنجیر میں تھراتی ہے
اُستخوانوں کے لرزنے سے صدا آتی ہے

گردِ عابدؑ کے پھری پھر وہ حالِ تغیّر
رکھ دیا پاؤں پہ سَر اپنا ہٹا کر زنجیر
بولے وہ کون ، یہ چلّائی کنیزِ شبیرؑ
اَلسلام اے رَسَن و طوق و سَلاسل کے اسیر
ہے وصیت کا محل مرنے پہ تیار ہے تو
کچھ کفن کے لئے رکھتا ہے کہ نادار ہے تو

Presented By: ShianeAli.com

غم نہ کھا گور و کفن میں تجھے دوں گی واللہ
ننگے سَر تیرے جنازے کے چلوں گی ہمراہ
مرنے والے ترا کیا نام ہے کب سے ہے تباہ
بولے مولاؑ ابھی پینتیس بَرس جینا ہے آہ

نام بے کَس بھی ہے، قیدی بھی ہے، نادار بھی ہے
حال یہ ہے کہ اسیری بھی ہے، آزار بھی ہے

ہندؓ نے پوچھا، مرَض کیا ہے، کہا بے پدری
رو کے بولی کہ دوا کیا ہے، کہا نوحہ گری
گھر جو دریافت کیا، کہنے لگے دَر بدری
بولی لیتا ہے خبر کون، کہا بے خبری

آہ کرنے کا سبب پوچھا تو شرمانے لگے
تازیانوں کے نشاں پشت پہ دِکھلانے لگے

قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہندؓ آتی ہے

Presented By: ShianeAli.com

بولی وہ کون سے عصیاں پہ ملی یہ تعزیر
رو کے فرمایا گنہ کچھ بھی نہیں بے تقصیر
اُس نے منہ پیٹ لیا اور کہا کب سے ہو ، اسیر
بولے دسویں تھی محرم کی جو پہنی زنجیر
کچھ کفن کے لئے ہمراہ نہیں لایا ہوں
باپ کو چھوڑ کے بے گور و کفن آیا ہوں

شانِ زینبؑ پہ نظر کر کے کہا یاد آور
فاطمہؑ خلد سے زنداں میں آئیں کیوں کر
دیکھا بانوؑ کو تو کہنے لگی ہوکر ششدر
کوئی شہزادی ہے ایران کی یہ ننگے سَر
قدرتِ خالقِ قیوم نظر آتی ہے
کوئی زینبؑ کوئی کلثومؑ نظر آتی ہے
قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے

(بشکریہ سوز خواں جعفر رضا و احمد علی جعفری)

Presented By: ShianeAli.com

قید خانے میں سکینہؑ کو جو، لائی تقدیر

قید خانے میں سکینہؑ کو جو لائی تقدیر
رو رو کہنے لگی ہے ہے مرے بابا شبیرؑ
کیوں نہیں لیتے خبر آج ہوئی ہوں میں اسیر
آؤ اب میری تمہاری ہے ملاقات اخیر
نصف شب تک بھی یہاں جینا ہے دشوار مرا
دیکھو اب آن کے بس آخری دیدار مرا

ہاتھ اب ملتی ہوں اور ہاتھ نہیں آتے تم
جان جاتی ہے مری اور نہیں آجاتے تم
کیا خطا میری جو تشریف نہیں لاتے تم
قیدیوں کو بھی نہیں قید سے چھڑواتے تم
کس سے دکھ ہم کہیں بستی ہے ستم گاروں کی
کوئی سنتا نہیں فریاد گنہگاروں کی

Presented By: ShianeAli.com

کہتی تھی بانوؑ سے رو رو کے کہاں ہیں بابا
پاس اُن کے مجھے بھجوادو جہاں ہیں بابا
میرے آرام ہیں بابا مِری جاں ہیں بابا
کیوں مِری آنکھوں سے اِس وقت نہاں ہیں بابا
کیوں سکینہؑ سے جُدا ہونے کی تدبیر ہوئی
کیا گنہ مجھ سے ہُوا کونسی تقصیر ہوئی

بانوؑ گودی میں لِٹا کر لگی دینے لوری
اور تھپک کر لگی کہنے وہ نصیبوں پھوٹی
سو مِری لاڈلی سوجا مِری قیدی بچّی
سو میری تشنہ جگر سو مِری بھوکی پیاسی
سوجا اے فرقتِ شبیرؑ میں رونے والی
سو مِری شاہؑ کی آغوش میں سونے والی

Presented By: ShianeAli.com

تھی جو جاگی ہوئی بچّی وہ کئی راتوں کی
سو گئی خواب میں بابا کی نظر شکل پڑی
دیکھتے ہی وہ اُنہیں خواب میں قدموں پہ گری
شہؑ نے گودی میں اُٹھایا تو یہی کہنے لگی
چَین بِن میرے پڑا آپ کو کیوں کر بابا
صدقے میں اور مِری جان بھی تم پر بابا

خوب پانی مِری خاطر گئے لینے گھر سے
مجھ پہ کیا کیا ہُوا اِس عرصہ میں اَور تم نہ پھرے
شاہؑ نے چُوم کے لب سینے سے لپٹا کے اُسے
کہا اے جان مِری تجھ پہ یہ بابا صدقے
جو ستم مجھ پہ ہُوا کیا تجھے تقریر کروں
تو بھی دلگیر ہے اب کیا تجھے دلگیر کروں

Presented By: ShianeAli.com

ایسی کچھ بن گئی مجھ پر کہ نہ آیا تجھ پاس
میں جدا تجھ سے کبھی ہوں گا نہ اب تو ہو اُداس
دیکھ منہ باپ کا وہ کہنے لگی باصد یاس
آپکے کپڑوں سے آتی ہے مجھے خون کی باس
خوں سے پیشانی کے بھر جانے کا باعث کیا ہے
سرخ خط حلق پہ بابا ترے یہ کیسا ہے

قید خانے میں سکینہؑ کو جو، لائی تقدیر

☆☆☆☆☆

آغا شورشؔ کاشمیری

آغازِ محرم ہے کہ ہنگامِ وَغا ہے
اسلام خود اپنوں کی شقاوت میں گھرا ہے
ہر دور میں ہوتی رہی طاقت کی پرستش
ہر دَور یزیدوں کا طرف دار رہا ہے

(بشکریہ سوز خواں ظلِ حسن و باقر نقوی و مصطفیٰ جعفری)

Presented By: ShianeAli.com

سرِ حسینؑ جو زندانِ شام میں آیا

سرِ حسینؑ جو زندانِ شام میں آیا
تو بڑھ کے بھائی کو ہمشیر نے سلام کیا
وفورِ نالہ و شیون سے ایسا حشر اُٹھا
حرم بھی روتے تھے مولا کا سر بھی روتا تھا

ملی یہ خواب کی تعبیر قید خانے میں
بپا تھی مجلسِ شبیرؑ قید خانے میں

سکینہؑ بولی سنو حالِ بے کساں بابا
چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر کہاں بابا
ہیں غش میں عابدِؑ بیمارِ ناتواں بابا
گلے میں طوق ہے پاؤں میں بیڑیاں بابا

ستم گروں کو ہمارا خیال کوئی نہیں
نبیؐ کی آلؑ کا پُرسانِ حال کوئی نہیں

Presented By: ShianeAli.com

پھوپھی کی پشت پہ دُرّوں کے ہیں نشاں بابا
بَندھی ہے میری بھی گردن میں رِیسماں بابا
اُتر گئیں میرے کانوں کی بالیاں بابا
مِرے شفیق پدر میرے مہرباں بابا
زمین پوچھتی تھی اور نہ آسماں ہم کو
ستم گروں نے پھِرایا کہاں کہاں ہم کو

لگایا باپ کے سَر کو گلے سے بیٹی نے
رُکے ہوئے تھے جو مدت سے شمر کے ڈر سے
وہ بَین آج سکینہؑ کے لب پر آ ہی گئے
سُنایا حالِ زبوں خوب اپنا رو رو کے
یزیدیت کے ستم فاش کر گئی بچّی
تڑپ تڑپ کے اسیری میں مرگئی بچّی

یزید کانپ اُٹھا اِس خبر کے پانے سے
یہ بھیک مانگی تعاون کی اِس گھرانے سے
جنازہ بچی کا اُٹھے نہ قید خانے سے
بدل نہ جائے فضا لاش باہر آنے سے
یہ سانحہ بھی ہو تاریخِ نوعِ انساں میں
بہن کو دفن کرے بھائی کُنجِ زنداں میں

لرزتے ہاتھوں سے تُربت ہٹائی عابدؑ نے
بہن کی چھوٹی سی میت اُٹھائی عابدؑ نے
زمیں میں شہؑ کی بِضاعت چھُپائی عابدؑ نے
جگر کو تھام کے دی یہ دُہائی عابدؑ نے
اک احتجاج ہے ہر دور ہر زمانے میں
جو ایک چھوٹی سی تُربت ہے قید خانے میں

سَرِ حسینؑ جو زندانِ شام میں آیا / شادانؔ دہلوی

Presented By: ShianeAli.com

سکینہؑ شام کے زنداں میں تھی اَلم سے نڈھال

سکینہؑ شام کے زنداں میں تھی اَلم سے نڈھال
کبھی چچا کا تصور کبھی پدر کا خیال
کبھی ربابؑ سے باتیں کبھی پھوپھی سے مقال
کبھی خموش کبھی عابدِؑ حزیں سے سوال

چچا کب آئیں گے دریا سے لوٹ کر بھیا
یہاں سے نہر کا ہے کس قدر سفر بھیا

میں کربلا میں رہی منتظر نہیں آئے
لعین لے گئے میرے گُہر نہیں آئے
جلادیئے گئے ہم سب کے گھر نہیں آئے
صدائیں دیتی رہی میں ، مگر نہیں آئے

ہوائے سرد ترائی میں جب ملی ہو گی
تھکے ہوئے تھے بہت نیند آگئی ہو گی

Presented By: ShianeAli.com

تڑپتی رہتی تھی معصوم یوں ہی شام و سحر
تسلیاں اُسے دیتے تھے عابدؑ مضطر
ربابؑ روتی تھیں بچّی کی بھولی باتوں پر
نگاہِ یاس سے تکتی تھیں زینبؑ بے پَر
پیامِ مرگ ، بَنی دل کی بے کلی آخر
چچا کے پاس بھتیجی چلی گئی آخر

یہ زخمِ تازہ جو اہلِ حرم کے دل پہ لگا
تو قید خانے میں اک حشر ہوگیا برپا
تڑپ کے جانبِ عابدؑ ، ربابؑ نے دیکھا
بس اتنا کہہ سکیں ہے ہے یہ کیا ہُوا بیٹا
سنبھل سکا نہ دلِ پاش پاش بیٹھ گئیں
لگا کے سینے سے بچی کی لاش بیٹھ گئیں

Presented By: ShianeAli.com

تڑپ کے آئیں قریبِ ربابؑ، بنتِ علیؑ
کہا کہ بچی کو دے دیجئے مجھے بھابھی
خدا کی مرضی میں انساں کا دخل کیا بی بی
یہ روز روز کی ایذاؤں سے بھی چھوٹ گئی
نہ دن کو تڑپے گی اب اور نہ شب کو روئے گی
جناں میں باپ کے سینے سے لگ کے سوئے گی

تڑپ کے بولے یہ عابدؑ، بہن خدا حافظ
ملیں گے حشر میں اے خستہ تن خدا حافظ
مری غریب مری کم سخن خدا حافظ
الم رسیدہ غریب الوطن خدا حافظ
بہن کو غسل و کفن تک نہ دے سکا بھائی
تجھے تو علم ہے مجبور تھا ترا بھائی

سکینہؑ شام کے زنداں میں تھی الم سے نڈھال / شاہد نقوی

Presented By: ShianeAli.com

زِنداں میں جب کہ دخترِ شبیرؑ مر گئی

زِنداں میں جب کہ دخترِ شبیرؑ مر گئی
دُنیا سے دفعتاً سفرِ خُلد کر گئی
کنبے کے دل پہ داغ جُدائی کا دَھر گئی
غُل پڑ گیا حسینؑ کی عاشق گزر گئی

جنت بسائی دیکھ کے دنیا کے باغ کو
تازہ کیا ہے پھر علی اصغرؑ کے داغ کو

بازو ہِلا کے بانوئےؑ ناشاد نے کہا
بی بی پدر کے سَر سے اُٹھاؤ تو سَر ذرا
باتیں ابھی تو کرتی تھیں آنسو بہا بہا
ساکت ہے نبض ہائے غضب سَرد دست و پا
منہ دیکھتے ہی زیست کا نقشہ بدل گیا
کس وقت سانس رُک گئی کب دَم نکل گیا

Presented By: ShianeAli.com

لو ہاتھ جوڑتی ہے یہ ماں اے سکینہؑ جاں X
مجھ کو بُلا لو تم ہو جہاں اے سکینہؑ جاں
ڈھونڈوں نکل کے تم کو کہاں اے سکینہؑ جاں
مادر کو قبر ہے یہ مکاں اے سکینہؑ جاں

میں جانتی ہوں موت سے بد تر حیات کو
اب کون سوئے گا مِرے پہلو میں رات کو

بچّی یہ ماں تجھے کدھر اب ڈھونڈنے کو جائے
اے غم رسیدہ تو نے قیامت کے دُکھ اُٹھائے
چُھٹ کر پدر سے گھڑکیاں کھائیں، طمانچے کھائے
بی بی رَسَن بندھی تِری گردن میں ہائے ہائے

جو سختیاں فلک نے دِکھائیں وہ سہہ گئیں
بُندے جو چِھن گئے مِرا منہ تک کے رہ گئیں

Presented By: ShianeAli.com

قربان جاؤں قیدئ دامِ بلا ہے ماں
آفت میں بعدِ سبطِ نبیؐ مبتلا ہے ماں
مجبور ہے غریب ہے بے دست و پا ہے ماں
بی بی کو دے کہاں سے کفن بے رِدا ہے ماں
پہلے سے خاک میں ہے بدن سب اَٹا ہوا
لے جاؤ قبر میں یہی کُرتا پھٹا ہوا

ایذا سے غم سے رنج اُٹھانے سے چھٹ گئیں
کنبے سے کیا کہ سارے زمانے سے چھُٹ گئیں
ہر صبح و شام اشک بہانے سے چھُٹ گئیں
اچھا ہُوا کہ گھڑکیاں کھانے سے چھُٹ گئیں
نیند اُڑ گئی تھی لوگوں کی بچی کے بَین سے
اب تو یزید رات کو سوئے گا چَین سے

زِنداں میں جب کہ دخترِ شبیرؑ مر گئی

Presented By: ShianeAli.com

سَر جو شبیرؑ کا زندان میں لائے خُدام

سَر جو شبیرؑ کا زندان میں لائے خُدام
بھائی کے سَر کو کیا زینبِؑ مضطر نے سلام
تھا گرفتارِ سلاسل جو زمانے کا امام
اُٹھا تعظیم کو لے کر شہِؑ مظلوم کا نام
طشت حلقے میں لئے کُشتۂ غم رونے لگے
سَرِ شبیرؑ کو دیکھا تو حرم رونے لگے

سب نے ماتم کیا مِل کر، ہوئی مجلس برپا
چوم کر سَر کو عقیدت سے یہ زینبؑ نے کہا
دُکھ اُٹھائے ہیں بہت تم سے بچھڑ کر بھیا
اپنی آغوش میں سَر بالی سکینہؑ نے لیا
رو رہے تھے سبھی رُکتے ہی کہاں تھے آنسو
سَرِ شبیرؑ کی آنکھوں سے رَواں تھے آنسو

Presented By: ShianeAli.com

حال کہنے کا یہ لمحہ جو سکینہؑ کو ملا
سَرِ شبیرؑ کو سینے سے لگا کر یہ کہا
چھوڑ کر ہم کو گئے آپ کہاں اے بابا
آپ کے بعد ستم ٹُوٹے ہیں ہم پر کیا کیا
میرے رخسار پہ جو نیل عیاں ہیں بابا
یہ مِرے منہ پہ طمانچوں کے نشاں ہیں بابا

آپ میداں کو سِدھارے تو بڑا ظلم ہُوا
آگ خیموں میں لگی جل گیا ساماں سارا
چِھن گئے میرے گُہر جل گیا میرا کرتا
روتی پھرتی تھی میں اُس دشتِ بَلا میں تنہا
نہ دیا ہم کو کسی نے بھی سہارا بابا
پوچھتا کوئی نہ تھا حال ہمارا بابا

Presented By: ShianeAli.com

روتے روتے ہوئی خاموش سکینہؑ اک بار
کہا زینبؑ نے کہ میں تیری مصیبت کے نثار
آ مِری گود میں آجا، مِری پیاری دِلدار
پَر سکینہؑ نہ ہلی اپنی جگہ سے زِنہار
جا ملی باپ سے وہ باپ کی پیاری بچی
چل بسی شام کے زنداں میں دُلاری بچی

سَر جو شبیرؑ کا زندان میں لائے خُدّام

بی بیاں غسل جو دینے لگیں بچی کو وہاں
پیرہن خون بھرا پسلیوں میں تھا چسپاں
ہوگئے زخموں میں تبدیل جو دُرّوں کے نشاں
دیکھ کر لاش کو اِس حال میں رونے لگی ماں
حشر تھا دخترِ سلطانِ مدینہ کے لئے
لوگ سَر پیٹ کے روتے تھے سکینہؑ کے لئے

Presented By: ShianeAli.com

کانپتے ہاتھوں سے عابدؑ نے بنائی تُربت
دفن کی اُس میں حسینؑ ابنِ علیؑ کی دولت
نہ سنی اور نہ دیکھی کہیں ایسی غربت
دِل بھر آیا تو ہُوئی حد سے زیادہ رِقّت
بچّی کے حال پہ سب کُشتۂ غم روتے تھے
قبر حلقے میں لئے اہلِ حرم روتے تھے

قید سے ہو کے رِہا جب یہ مدینے پہنچے
ماں کے کانوں میں سکینہؑ کے سخن گونجتے تھے
جو ستم بچی پہ ٹُوٹے وہ بُھلائے نہ گئے
روتی پھرتی تھی وہ مظلوم یہی کہہ کہہ کے
ہو کے جب شام کے زنداں سے ہَوا آتی ہے
اے سکینہؑ ترے رونے کی صدا آتی ہے

سَر جو شبیرؑ کا زنداں میں لائے خدام / شاداںؔ دہلوی

(بشکریہ سوز خواں سیّد کاظم رضا و تنویر بیانوی)

Presented By: ShianeAli.com

جب قید سے اَسیر رِہا ہوگئے تمام

جب قید سے اَسیر رِہا ہوگئے تمام
قبرِ سکینہؑ پر گئے روتے ہوئے امامؑ
ماتم کُناں تھے ساتھ میں اہلِ حرم تمام
آہستہ آرہی تھیں ربابِؑ خجستہ کام
چھوٹی سی قبر سامنے نظروں کے پھر گئی
اک آہِ سرد کھینچ کے مرقد پہ گرِ گئی

بولیں اُٹھو کہ قافلہ تیار ہوچکا
جاتا ہے اب وطن کو تمہارا یہ قافلہ
بیٹا تمہیں رہائی کا ارمان تھا بڑا
جب تم نہیں تو گھر سے مجھے واسطہ ہے کیا
تیرے بغیر گھر کو میں ہرگز نہ جاؤں گی
بَن کر فقیر قبر پہ آنسو بہاؤں گی

Presented By: ShianeAli.com

روتے ہوئے لحد سے حرم اُٹھ کھڑے ہوئے
بولی ربابؑ جاتی ہوں حکمِ امام سے
روکر کہا یہ زینبِؑ عالی مقام نے
قربان جاؤں شکوہ نہ کیجو حسینؑ سے
اے اہلِ شام واسطہ ربِ کریم کا
پیچھے خیال رکھنا ہماری یتیم کا

القصہ پہونچے کرب و بلا میں یہ نوحہ گر
زینبؑ تڑپ کے گرِ گئیں بھائی کی قبر پر
اِس طرح بَین کرتی تھیں وہ سوختہ جگر
بھابھی کی گود اُجڑ گئی بھیا کرو نظر
تم کو خبر ہے ہم پہ جو آفت گزر گئی
قیدِ ستم میں بالی سکینہؑ بھی مرگئی

Presented By: ShianeAli.com

بھیا تمہارے بعد وہ آفت پڑی اُدھر
اصغرؑ کا سَر بھی کاٹ لیا قبر کھود کر
خنجر گلے پہ جب وہ چلاتا تھا بَد گُہر
ہم دیکھتے تھے اور پھٹا جاتا تھا جگر
یہ دیکھ کر ربابؑ کی حالت تباہ تھی
آنکھوں سے اشک بہتے تھے اور لب پہ آہ تھی

سَر لے کے جب شقی وہ وہاں سے چلا گیا
دوڑی ربابؑ گود میں لاشہ اُٹھالیا
اور چومتی تھی حلق بُریدہ کو بارہا
وہ بَین تھے کہ سب کا کلیجہ ہلادیا
نالے ہی کرتے کرتے وہ خاموش ہوگئی
لاشہ لئے وہ گود میں بیہوش ہوگئی

جب قید سے اَسیر رہا ہوگئے تمام/امیر چھولسی

Presented By: ShianeAli.com

حسینؑ بے کس و بے پر کا آج چہلم ہے

حسینؑ بیکس و بے پر کا آج چہلم ہے
تمام فاطمہؑ کے گھر کا آج چہلم ہے
سپاہِ سبطِ پیمبرؐ کا آج چہلم ہے
علیؑ کے گھر میں بہتر کا آج چہلم ہے
نہ فاطمہؑ نہ پیمبرؐ ہیں باغِ رضواں میں
وہ قتل گاہ میں روتے ہیں اور یہ زنداں میں

امامِ بے کس و بے آشنا کا چہلم ہے
شہیدِ ظلم و قتیلِ جفا کا چہلم ہے
علیؑ و فاطمہؑ کے دِلرُبا کا چہلم ہے
نبیؐ کے گھر میں شہِؑ کربلا کا چہلم ہے
حرم میں غل ہے کہ عباسؑ ، کبریا کے لئے
ذرا سا پانی تو بھجوادو فاتحہ کے لئے

Presented By: ShianeAli.com

شہیدِ خنجر و تیر و سِناں کا چہلم ہے
غریب و بے کس و بے خانماں کا چہلم ہے
ذبیحِ عصر و امامِؑ زماں کا چہلم ہے
بہن تو قید ہے اور بھائی جاں کا چہلم ہے
عجیب فکر میں بیٹی شہِؑ حنین کی ہے
نہ فاتحہ کی اجازت نہ شور و شین کی ہے

حسینِؑ بے کس و بے پَر کا آج چہلم ہے / نسیمؔ

نفیسؔ فتح پوری

برباد اِنؑ کا گھر ہُوا اُمت کے واسطے
امت کے دل پہ قبر بھی اِنؑ کی گراں ہوئی

(بشکریہ شاعرِ اہلبیتؑ عادل فتح پوری)

Presented By: ShianeAli.com

چہلم جو کربلا میں بہتر کا ہوچکا

چہلم جو کربلا میں بہتّر کا ہوچکا
پیوند بیکسوں کے تَن و سَر کا ہوچکا
اور فاتحہ حسینؑ کے لشکر کا ہوچکا
قبروں پہ شور آلِؑ پیمبرؐ کا ہوچکا
ماتم میں تین روز رہے شور و شین سے
روئے لِپٹ لِپٹ کے مزارِ حسینؑ سے

مثلِ چراغ ، گورِ غریباں پہ دل جَلائے
پھولوں کے بدلے قبروں پہ لختِ جگر چڑھائے
پیاروں کی بود و باش کے ساماں جو یاد آئے
بے ساختہ پکارے کلیجہ پکڑ کے ہائے
کنبے کے ساتھ داخلہِ کربلا ہُوا
لایا جو تھا مدینے سے ہم کو وہ کیا ہُوا

Presented By: ShianeAli.com

X

حضرت کی قبر ہِل گئی زینبؑ کے بَین سے
آکر کہا بشیرؓ نے ابنِ حسینؑ سے
شہزادے جاں بلب ہے پھوپھی شور و شین سے
چلیئے وطن کو قبرِ شہِؑ مشرقین سے
عابدؑ نے پوچھا کیوں پھوپھی اماں قبول ہے
وہ بولیں اختیار ہے کیا ، ہاں قبول ہے

آئے تھے کس طرح سے وطن کس طرح چلے
نہ شہؑ رہے نہ گودیوں میں گود کے پلے
سوتے تھے قبر میں جو کٹائے ہوئے گلے
یہ وقت وہ تھا پھرتے تھے سب آنکھ کے تلے
عابدؑ سے بانوؑ کہتی تھیں مہلت قلیل ہے
کچھ خاکِ پاک لے لو کہ صغریٰؑ علیل ہے

Presented By: ShianeAli.com

اے کربلائے سرورِؑ دلگیر الوداع
اے قتل گاہِ حضرتِ شبیرؑ الوداع
اے قبرِ ابنِ صاحبِ تطہیر الوداع
اے بھائی جان جاتی ہے ہمشیر الوداع
کیا غم نصیب ہے یہ نواسی رسولؐ کی
تم نے مجاوری نہ ہماری قبول کی

(بشکریہ سوز خواں وصی حیدر و ولی حیدر زیدی)

شاعرِ پاکستان صہبا اختر

حسنؑ سا اِک حسیں ملا نبیؐ کو جانشیں ملا
کہ حیدرؑ و بتولؑ کو اِک اور مہ جبیں ملا
ہے اجتماعِ پنجتنؑ کہ عیدِ شش جہات ہے
بنامِ آمدِ حسینؑ رقص میں حیات ہے

(بشکریہ سوز خواں عدنان و شبر / مجلسِ حسینی .J-18/2,P.E.C.H.S)

Presented By: ShianeAli.com

شام سے جب اہلبیتؑ باسرِ عُریاں چلے

شام سے جب اہلبیتؑ ، باسرِ عریاں چلے
یعنی سُوئے کربلا ، چاک گریباں چلے
لے کے شہیدوں کے سَر ، بے سَر و ساماں چلے
کرتے ہوئے یہ بیاں بادلِ نالاں چلے
آج ہے چالیسواں حضرتِ شبیرؑ کا
تشنہ دہن کشتۂ خنجر و تقدیر کا

راہ میں اُن سے کوئی ، پوچھتا گر آن کر
کس کے ہو ناموس تم ، کس کے ہو لختِ جگر
کس نے ہے لُوٹا تمھیں ، کس نے کیا بے پدر
کہتے تھے اہلِ حرم اُن سے یوں باچشمِ تر
تم سے بیاں کیا کریں اپنے ہم احوال کو
دفن ہیں کرنے چلے فاطمہؑ کے لال کو

Presented By: ShianeAli.com

وہ جو حرم محترم ، شاہؑ کے باصد بکا
منزلیں طے کرتے ہائے ، پہنچے دَرِ کربلا
دُور سے وہ قتل گاہ اُن کو دِکھائی دیا
رو کے یہ کہنے لگے ، حضرتِ زینؑ العبا
اونٹوں سے اترو تم اب، کرتے ہوئے شور و شین
روتے چلو پیادہ پا، یاں سے ہے لاشِ حسینؑ

حضرتِ سجادؑ سے سُن کے حرم یہ کلام
پیٹتے روتے ہوئے اونٹوں سے اُترے تمام
آئے جو لاشوں کے پاس ، ہائے وہ ناشاد کام
سَر کو لگے پیٹنے ، وارثوں کے لے کے نام
چادریں سَر سے اُتار آنسو بہانے لگے
ہاتھوں سے اُس بَن کی خاک سَر پہ اُڑانے لگے

Presented By: ShianeAli.com

حضرتِ سجادؑ نے دیکھ کر یہ ماجرا
بی بیوں کو ساتھ لے ، خوب سا ماتم کیا
سَر جو شہیدوں کے تھے ، بیچ میں اُن کو رکھا
سینہ و سَر پیٹ کر ، رو رو یہ نوحہ پڑھا
زہراؑ کے معصوم کا آج ہے چالیسواں
سیّدِؑ مظلوم کا آج ہے چالیسواں

وہ جو ہے ابنِ حسنؑ شاہ کا عالی نسَب
بیاہ کے دن ہائے ہائے ، قتل ہوا تشنہ لب
شادی کا جوڑا جو تھا مِل گیا مٹی میں سب
اُس کا بھی چہلم ہے آج ہائے ستم ہے غضب
اکبرؑ و اصغرؑ کا بھی آج ہے چالیسواں
شاہ کے لشکر کا بھی آج ہے چالیسواں

شام سے جب اہلبیتؑ باسرِ عُریاں چلے

بشکریہ بیگم اختیار امام رضوی و

خانوادۂ سوز خوانِ اہلبیتؑ سردار حسین ہاشمیؒ (دہلوی)

Presented By: ShianeAli.com

پہنچے اسیر، شام سے چھٹ کر جو کربلا

پہنچے اسیر ، شام سے چھُٹ کر جو کربلا
تسخیر ہو چکا تھا ہر اک سخت مرحلہ
اُترا جو بار سَر سے تو یاد آئے اقربا
اک ایک مرنے والا نگاہوں میں پھر گیا

دل میں گھُٹے ہوئے تھے جو ارماں اُبل پڑے
اشکوں کے ساتھ دل کے بھی ٹکڑے نکل پڑے

کوئی تڑپ کے بولی کہ اکبرؑ کہاں ہو تم
چلّائی کوئی قاسمِؑ بے پَر کہاں ہو تم
اک ماں صدائیں دیتی ہے اصغرؑ کہاں ہو تم
زینبؑ پکاریں عابدِؑ مضطر کہاں ہو تم

بیٹا نہ دل پہ بَس ہے نہ قابو ہے صبر پر
لِلّٰہ لے چلو مجھے بھائی کی قبر پر

Presented By: ShianeAli.com

بولی لپٹ کے قبر سے بھیا میں آ گئی
بھیا سُنا ، میں شام تلک بے رِدا گئی
بھیا سکینہؑ ہم سے نگاہیں پھِرا گئی
نکلی نہ قید خانے سے موت اُس کو کھا گئی
بچی تو رو چکی تھی بہت تھک کے سو گئی
لیکن وہ ماں کی گود جو ویران ہو گئی

بھیا ذرا ربابؑ کی حالت تو دیکھئے
کیسی اداس اداس ہے صورت تو دیکھئے
دل خوں ، زباں خموش ، یہ ہمت تو دیکھئے
ہر گام مرگِ تازہ قیامت تو دیکھئے
دُکھیا پہ کیسے کیسے مصائب گزر گئے
وارث بھی سَر سے اُٹھ گیا بچے بھی مر گئے

Presented By: ShianeAli.com

اِس وقت کچھ عجیب تھا عالم رباب پر
گردن جھکائے بیٹھی تھی دنیا سے بے خبر
شانہ ہلا کے بولی جو زینب بہ چشمِ تر
یک لخت جیسے چونک اُٹھی دیکھا اُٹھا کے سَر
بس اتنا کہہ سکی کہ بہت دن گزر گئے
آئے تھے ساتھ باپ کے اصغر کدھر گئے

اِس نالۂ رباب پہ محشر بپا ہُوا
عاشور کا سماں تھا نظر میں کھنچا ہوا
ہر آنکھ میں تھا چہرۂ اصغر بسا ہوا
گودی میں جیسے باپ کا منہ دیکھتا ہوا
قبرِ حسین کرب سے تھرا کے رہ گئی
پرچھائیں جیسے موت کی لہرا کے رہ گئی

پہنچے اسیر، شام سے چُھٹ کر جو کربلا / شاہد نقوی

Presented By: ShianeAli.com

جب چھٹ کے قیدِ شام سے سجادؑ گھر چلے

جب چھُٹ کے قیدِ شام سے سجادؑ گھر چلے
رستے میں کربلا نے صدا دی کدھر چلے
دشتِ بلا میں چھوڑ کے لاشِ پدر چلے
عابدؑ نہ چاہتے تھے کہ جائیں ، مگر چلے

پیہم دعا تھی طاقتِ ضبطِ فغاں رہے
صغراؑ ضرور پوچھے گی بابا کہاں رہے

رُک رُک کے سوچتے تھے اُسے کیا بتائیں گے
کیسے کہیں گے ، بی بی اب اکبرؑ نہ آئیں گے
تم بھی بھلادو ہم بھی اُنہیں بھول جائیں گے
وقت آئے گا تو خود تمہیں بابا بُلائیں گے

کہہ دیں ابھی ربابؑ سے آگے نہ آیئے
بچی مچل نہ جائے کہ اصغرؑ کو لایئے

Presented By: ShianeAli.com

اُمّ البنینؑ پوچھیں گی اپنے جری کا حال
کس شان سے لڑا سرِ میداں علیؑ کا لال
کہنا پڑے گا جنگ کا غازی کی کیا سوال
اُن کو تو صرف آب رسانی کا تھا خیال
اذنِ وَغا ملا ہی کہاں اُس دلیر کو
زنجیر سے امامؑ نے جکڑا تھا شیر کو

مِل جاتی اُس جری کو اگر جنگ کی رِضا
دَم بھر میں فیصلہ تھا کُل افواجِ شام کا
پانی گئے تھے لینے سو وہ بھی نہ مِل سکا
مشکیزہ واپس آیا تو رنگیں تھا جابجا
وعدہ تھا بھر کے لانے کا پورا بھی کر دیا
مشکیزۂ سکینہؑ میں خوں اپنا بھر دیا

Presented By: ShianeAli.com

دیکھا جو یہ سکینہؑ نے آئے نہیں چچا
مشکیزہ واپس آیا ہے اور وہ بھی خوں بھرا
یہ حادثہ کلیجے کا ناسور بن گیا
زنداں میں بھی چچا ہی کا دن رات ذکر تھا
سمجھایا ہر طرح ، نہ مگر بے کلی گئی
آخر چچا کے پاس بھتیجی چلی گئی

جب چُھٹ کے قیدِ شام سے سجادؑ گھر چلے / شاھد نقوی

سہیلؔ شاہ

ہر گھڑی رہتے ہیں ہر رنج و بلا سے محفوظ
گھر میں مولاؑ کا عزا خانہ سجانے والے

Presented By: ShianeAli.com

چھٹ کر جب آیا شام سے کنبہ رسولؐ کا

چھٹ کر جب آیا شام سے کنبہ رسولؐ کا
یثرب کے ذرّے ذرّے نے اک زخمِ نو دیا
آئے جو ابنِؑ جعفرؑ طیارِ باصفا
اک تیر سا کلیجے میں عابدؑ کے گڑ گیا
زینبؑ تو دُور ہٹ گئیں منہ کو چھپالیا
عابدؑ نے اپنے پاس چچا کو بٹھالیا

عابدؑ نے آہ بھر کے سُوئے خیمہ کی نظر
زینبؑ تڑپ کے جھینپ گئیں کانپے دل جگر
جعفرؑ کے شیر نے جو سنی آہِ پُر اثر
ہاتھ اپنا پیار سے رکھا عابدؑ کی پشت پر
فرمایا یوں تڑپ کے نہ آہ و فغاں کرو
بیٹا جو دُکھ اُٹھائے ہیں مجھ سے بیاں کرو

Presented By: ShianeAli.com

عابدؑ کا دل بھر آیا چچا سے لپٹ گئے X
پہنچی جو ٹھیس پشت کے سب زخم پھٹ گئے
بہنے لگا لہو تو جھجک کر سمٹ گئے
گھبرا کے ابنِ جعفرِؑ طیار ہٹ گئے
بولے یہ زخم کیسے ہیں کیا ماجرا ہُوا
عابدؑ خدا کے واسطے بولو یہ کیا ہُوا

کیا بعدِ قتلِ شاہؑ بھی تم پر ہوئے ستم X
محفوظ تو رہے شہِؑ مظلوم کے حرم
یہ تو حمیت ، اہلِ عرب میں ہے کم سے کم
بچّوں کو ، عورتوں کو سمجھتے ہیں محترم
کیا لُٹ گیا تھا خیمہ بھی آلِؑ رسولؐ کا
بے پردہ تو ہُوا نہیں کنبہ بتولؑ کا

Presented By: ShianeAli.com

عابدؑ نے آہ بھر کے کہا کچھ نہ پوچھیے
جو سوچ بھی نہ سکتے تھے ایسے ستم ہوئے
برگشتہ اِس قدر تھا زمانہ حسینؑ سے
اوروں کا ذکر کیا علی اصغرؑ نہ بچ سکے
حقِ وفا ادا کیا بچوں نے آپ کے
دادا کا رعب داب تھا تیور تھے باپ کے

کس شان لڑے وہ دلاور نہ پوچھیے
کس طرح وار کرتے تھے جم کر نہ پوچھیے
مرعوب اُن سے کتنا تھا لشکر نہ پوچھیے
کیا کہہ رہے تھے قاسمؑ و اکبرؑ نہ پوچھیے
ہر ایک کی زباں پہ صدا مرحبا کی تھی
فرصت نہ دی اجل نے یہ مرضی خدا کی تھی

Presented By: ShianeAli.com

اُن پر ہی کیا اَجل تو بھرے گھر کو کھا گئی
قاسمؑ کو کھاگئی علی اکبرؑ کو کھا گئی
عباسؑ جیسے شیرِ دلاور کو کھا گئی
حد ہوگئی کہ سبطِ پیمبرؐ کو کھا گئی

سب قبر میں چلے گئے سونے کے واسطے
میں ہی بچا ہوں کنبہ کو رونے کے واسطے

چھٹ کر جب آیا شام سے کنبہ رسولؐ کا

کیسے کہوں چچا، نہ رہے جب شہؑ اُمم
بے وارثوں پہ توڑے گئے کس قدر ستم
بازار میں پھرائے گئے ننگے سَر حرم
دنیا اُڑا رہی تھی مذاق اور چپ تھے ہم

کیا حالِ درد منہ سے کہیں دیکھ لیجئے
دُرّوں کے زخم پشت پہ ہیں دیکھ لیجئے

Presented By: ShianeAli.com

دربار میں گئے تو قیامت گزر گئی
مجمع میں آلِ پاکِ نبیؐ ننگے سر گئی
طعنے تھے، مضحکے تھے جہاں تک نظر گئی
ہم ڈھونڈتے تھے موت نجانے کدھر گئی

قیدی تھے سر جھکائے خمیدہ کھڑے ہوئے
چھوٹے بڑے تھے ایک رسن میں بندھے ہوئے

چھٹ کر جب آیا شام سے کنبہ رسولؐ کا / شاہدؔ نقوی

(بشکریہ سوز خواں اشرف حسین زیدی و ظہیر زیدی)

Presented By: ShianeAli.com

جب آفتوں کے گرفتار قید سے چھوٹے

جب آفتوں کے گرفتار قید سے چھوٹے
امامِ دیں کے عزادار قید سے چھوٹے
اسیر و مضطر و ناچار قید سے چھوٹے
جنابِ عابدؑ بیمار قید سے چھوٹے
بکا کا اِذن جو پایا تو دل کو چین مِلا
حسینؑ تو نہ مِلے پر سرِ حسینؑ مِلا

قیامت آئی کہ شاہِؑ ہدا کا سر آیا
پچھاڑیں کھائیں پسر نے بہن نے غش کھایا
سلام کرکے مریضِ الم یہ چِلّایا
بہت دنوں میں اسیروں کو یاد فرمایا
فراقِ شاہؑ میں قیدی کڑی اُٹھاتے تھے
غذا کے بدلے فقط تازیانے کھاتے تھے

Presented By: ShianeAli.com

مریضِ ہجر نے کیا کیا نہ شورِ و شر دیکھا
حضور کے سرِ پُر خوں کو نیزے پر دیکھا
ہجومِ عام حرم کے اِدھر اُدھر دیکھا
اسیروں کو سرِ بازار ننگے سر دیکھا
خرابے میں یہ مصیبت گزر گئی بابا
تمہاری لاڈلی گُھٹ کے مر گئی بابا

حرم جو قبرِ سکینہؑ پہ نوحہ گر آئے
ہجومِ یاس میں زنداں سے چُھوٹ کر آئے
سرِ حسینؑ کو لے کر وہ ننگے سر آئے
ندا یہ دی کہ سکینہؑ اُٹھو پدر آئے
امامِؑ پاک کے سر کی بلائیں لو بی بی
حسینؑ لینے کو خود آئے ہیں چلو بی بی

Presented By: ShianeAli.com

لحد پہ گرِ کے یہ چلّائی بانوئےؑ نالاں
یہ بے نصیب بھی ملنے کو آئی ہے مِری جاں
چچا سے جو تمہیں کہنا ہو کہہ دو میں قرباں
کہ عمو جان سے ملنے کو جاتی ہے اَمّاں
سفر کا قصد ہے اصغرؑ کے غم میں مرتی ہوں
تمہاری قبر خدا کے سپرد کرتی ہوں

جب آفتوں کے گرفتار قید سے چھوٹے / نسیمؔ امروہویؒ

تجملؔ لکھنویؒ

تمؑ شفاعت جو کرو گے تو ملک پوچھیں گے
ہم بھی ہو جائیں کھڑے صف میں گنہگاروں کی؟

ثمرؔ ہوشنگ آبادیؒ

ہمی کہہ آئے تھے یہ کاتبِ تقدیر سے ، پہلے
کوئی نعمت نہ لکھ دینا غمِ شبیرؑ سے پہلے

Presented By: ShianeAli.com

وطن میں جب حرمِ شاہؑ نامدار آئے

وطن میں جب حرمِ شاہؑ نامدار آئے
ملول و مضطر و بیتاب و بے قرار آئے
جنابِ عابدؑ بیمار اشکبار آئے
نبیؐ کی قبرِ مطہر پہ سوگوار آئے

بکا سے روضۂ عالی وقار ہلنے لگا
فغاں وہ کی کہ نبیؐ کا مزار ہلنے لگا

کوئی پکاری کہ نانا فلک ستائی ہوں
میں شرم سے یہاں آنے میں تھرتھرائی ہوں
یہ نذر آپ کے روضے پہ لے کے آئی ہوں
کہ ابنِ شیرِ خدا کی سُنانی لائی ہوں

اخی کی لاش پہ میں کربلا میں رو آئی
تمہارے لال کو دشتِ بلا میں کھو آئی

Presented By: ShianeAli.com

کسی کا غل تھا کہ بازار میں گئی نانا
شُتر پہ بلوۂ کفار میں گئی نانا
غضب ہے مجلسِ مے خوار میں گئی نانا
یزیدِ نحس کے دربار میں گئی نانا
شقی کی بزم میں کیا کیا نہ شور و شر دیکھا
ہزار ناریوں نے مجھ کو ننگے سَر دیکھا

سفر میں قاسمؑ بے پَر بھی مر گئے صغراؑ
پھوپھی کے دونوں وہ دِلبر بھی مر گئے صغراؑ
مِرے جواں علی اکبرؑ بھی مر گئے صغراؑ
تمہارے ننھے برادر بھی مر گئے صغراؑ
نبیؐ کا لال بھی سب اقربا بھی قتل ہوئے
علیؑ کے شیر تمہارے چچا بھی قتل ہوئے

وطن میں جب حرمِ شاہؑ نامدار آئے / نسیمؔ امروہوی

Presented By: ShianeAli.com

یثرب سے کربلا کے مسافر قریب ہیں

یثرب سے کربلا کے مسافر قریب ہیں
لٹ کر پھرے وطن کو عجب غم نصیب ہیں
اِس حال سے حبیبِؐ خدا کے حبیب ہیں
بے کس ہیں سوگوارِ امامِؑ غریب ہیں
حضرتؑ کے بعد چین کی شکلیں بگڑ گئیں
شہزادیاں غضب کی تباہی میں پڑ گئیں

سب شہر میں عجیب تلاطم ہے جا بجا
صغرا کو فرطِ غم سے نہیں ہوشِ دست و پا
لیٹی ہوئی ہے صحن میں منہ پَر لئے رِدا
سینے میں دل دھڑکنے لگا جب چلی ہَوا
کہتی ہے خلق سے اِسی حسرت میں جائیں گے
کیوں دل کبھی ہمارے مسافر بھی آئیں گے

Presented By: ShianeAli.com

اُٹھّی یہ کہہ کے عاشقِ سلطانِ نامدار
لیکن قدم قدم پہ گرِی وہ نحیف و زار
بے اختیار ہنس کے یہ چِلاّئی ایک بار
لو نانی میں تو جاتی ہوں تم گھر سے ہوشیار
سچ ہے سفر سے بادشہِؑ مشرقین آئے
لو تم پہ میں فدا مِرے بابا حسینؑ آئے

صغراؑ اِدھر سے پیٹتی پہنچی بچشمِ تر ✕
اُمّ البنینؑ بھی ہاتھوں سے تھامے ہوئے جگر
پوچھا کدھر ہیں خواہرِؑ سلطانِ بحر و بَر
فضہؓ نے بڑھ کے حضرتِ زینبؑ کو دی خبر
زوجہ رسولِؐ پاک کی تشریف لائی ہیں
اُمّ البنینؑ بھی آئی ہیں صغراؑ بھی آئی ہیں

Presented By: ShianeAli.com

ماتم کی صف کے پاس جو پہنچی وہ نیک نام
رونے لگیں پکار کے سیدانیاں تمام
کلثومؑ بڑھ گئیں پئے تعظیم چند گام
اُٹھیں اک آہ کھینچ کے زینبؑ پئے سلام
گرنے لگیں تو بازوئے فضہؓ پکڑ لیا
صغراؑ کو دیکھتے ہی کلیجہ پکڑ لیا

صغراؑ کے منہ کو دیکھ کے روتے تھے سب کے سب
بیمار لے کے نامِ پدر پیٹتی تھی جب
کہتی تھی مل کے ہاتھ غضب ہوگیا غضب
بیٹی بہت اُداس ہے بابا بُلاؤ اب
رِقت ہوئی نہ ضبط کنیزوں سے ہٹ گئیں
صغراؑ سے اُٹھ کے حضرتِ زینبؑ سے لپٹ گئیں

یثرِب سے کربلا کے مسافر قریب ہیں

(بشکریہ سوز خواں حضور برادران و ظہور برادران)

Presented By: ShianeAli.com

لکھا ہے چھوٹ کے یثرب میں جب حرم آئے

لکھا ہے چھوٹ کے یثرب میں جب حرم آئے
سَروں کو پیٹتے باصد غم و الم آئے
بپا تھا غل حرمِ سیّدِ اُمم آئے
بیان کرتے تھے سجادؑ رو کے ہم آئے
تمام کنبے کو مقتل میں کھو کے آئے ہیں
بجائے تحفہ بہتر کے داغ لائے ہیں

مدینے والو ، ہمیں کربلا نے لُوٹ لیا
یتیم میں ہُوا بابا ہوئے شہیدِ جفا
ہوئے اسیرِ ستم ، اہلبیتؑ واویلا
[redacted]

Presented By: ShianeAli.com

گئے رسولؐ کے روضے پہ جس گھڑی سجادؑ
لپٹ کے قبرِ مبارک سے تب یہ کی فریاد
خبر ہے آپ کو بھی ہم پہ کیا ہوئی بیداد
کہ دوپہر میں ہُوا سارا گھر کا گھر برباد
تمہاری آلؑ پہ رنج و الم کثیر ہوئے
حسینؑ قتل ہوئے اور حرم اسیر ہوئے

چلے مکان کو روتے امامِ جنؑ و بشر
تمام قافلہ تھا ساتھ نوحہ گر
وفورِ غم ہُوا دیکھا جو خانۂ سرورؑ
اُداسی چھائی ہے خاک اُڑ رہی ہے ڈیوڑھی پر
یہ غیر حال ہوا غم سے جان کھونے لگے
امامؑ دیکھ کے سنسان گھر کو رونے لگے

Presented By: ShianeAli.com

غرض اتر چکے ناقوں سے جبکہ اہلِ حرم
بچھائی بی بیوں نے گھر میں تب صفِ ماتم
کہا یہ فاطمہ صغراؑ نے کیوں نہ ہو مجھے غم
ملی نہ آکے سکینہؑ بھی مجھ سے ہائے ستم
پکاری بانوؑ وہ جی سے گزر گئی صغراؑ
سکینہؑ شام کے زنداں میں مر گئی صغراؑ

خصوص حضرتِ زینبؑ کی تھی عجب حالت
کبھی نہ پیٹنے رونے سے ہوتی تھی فرصت
غذا بھی ترک ہوئی طاق ہو گئی طاقت
کسی سے ملتی نہ تھیں آپ غم کی تھی شدت
یہی تھا وردِ زباں تم کدھر گئے بھائی
میں آہ جیتی رہی اور مر گئے بھائی

لکھا ہے چھوٹ کے یثرب میں جب حرم آئے

Presented By: ShianeAli.com

مالکِ سلطنتِ کوفہ جو مختارؑ ہوئے

مالکِ سلطنتِ کوفہ جو مختارؑ ہوئے
انتقامِ شہدا لینے کو تیار ہوئے
جتنے قاتل تھے شہِؑ دیں کے گرفتار ہوئے
مومنوں سے جو لڑے کوفی وہ فی النّار ہوئے
اُس نے چُن چُن کے ہر اک بانیٔ شر کو مارا
خولی و شمر و سِناں اور عُمر کو مارا

ایک دن کوفے کے بازار میں یہ شور ہُوا
ہوگئی سیدِ سجادؑ کی مقبول دعا
حرملہ قید ہوا شکرِ خداوندِ علیٰ
لائے مختارؑ کے آگے جو اُسے اہلِ وفا
پوچھا کیوں عرشِ معلیٰ کو ہلایا ظالم
تیر معصوم کو کیوں تُو نے لگایا ظالم

Presented By: ShianeAli.com

جو ستم تو نے کیے اُن کا مجھے حال سُنا
ہاتھوں کو جوڑ کے یہ اُس ستم آراء نے کہا
تیر چھے تھے مِرے تَرکش میں وطن سے جو چَلا
تین تیروں نے تو کی رَن میں نشانے سے خطا

ہوں مُقِر آلِؑ پیمبرؐ کو رُلایا میں نے
تین تیروں کو نشانے پہ لگایا میں نے

ایک تو مشک کو جب لے کے علمدار چَلا
صورتِ شیر ، سُوئے سیدِؑ ابرار چلا
مشک کو دانتوں میں پکڑے ہوئے جرار چلا
کٹ گئے شانے جو تلوار کا اک وار چلا

میری بیداد سے بچوں نے نہ پایا پانی
تیر اک مار کے سب میں نے بہایا پانی

Presented By: ShianeAli.com

دوسرے تیر کا اب حال میں کرتا ہوں بیاں
لائے اصغرؑ کو جو میدان میں شاہِؑ دو جہاں
اِس قدر پیاس کی شدت تھی کہ اینٹھی تھی زباں
اُس کو ہاتھوں پہ اُٹھا کر یہ کیا شہؑ نے بیاں

تم کو خوفِ غضبِ خالقِ قہّار نہیں
میں خطاوار ہوں بچّہ تو خطاوار نہیں

گر یقین آئے گا اُن کو کہ ہو تم تشنہ دہاں
رحم شاید اُنہیں آجائے یہ ہے مجھ کو گماں
جس گھڑی رو کے یہ بچّے سے کیا شہؑ نے بیاں
سب نے دیکھا کہ نکالی علی اصغرؑ نے زباں

جتنے سَر دار تھے منہ اشکوں سے سب دھونے لگے
فوج میں جتنے سپاہی تھے وہ سب رونے لگے

Presented By: ShianeAli.com

جب ابنِ سعد نے لشکر میں تلاطم دیکھا
آیا گھبرایا ہُوا پاس مِرے اور یہ کہا
جلد کر کام تمام اِس کا ، نہ کر دیر ذرا
میں نے اک تیرِ سہ پہلو جو اُدھر کو پھینکا
میرے اک تیر نے دونوں کو برابر توڑا
بازوئے شاہؑ ، گلوئے علی اصغرؑ توڑا

جب گلوئے علی اصغرؑ پہ پڑا میرا تیر
گرِ پڑا شاہؑ کے ہاتھوں سے یہ تڑپا بے شیر
دیکھ کر چرخ کو کس یاس سے روئے شبیرؑ
اور رو کر کہا حضرت نے کہ اے ربِ قدیر
نوجوانوں کا تو فدیہ ہُوا اکبرؑ میرا
شیعوں کے بچّوں پہ قربان ہے اصغرؑ میرا

مالکِ سلطنتِ کوفہ جو مختارؑ ہوئے

Presented By: ShianeAli.com

حسینؑ، سبطِ رسولِؐ زمن، سلامُ علیک

حسینؑ ، سبطِ رسولِؐ زمن ، سلامُ علیک
حسینؑ ، دلبرِ خیبر شکنؑ ، سلامُ علیک
مِرے امام غریبُ الوطن ، سلامُ علیک
شہید و بے لحد و بے کفن ، سلامُ علیک
ادا یہ آخری خدمت کرو عزادارو
نبیؐ کے لال کو رخصت کرو عزادارو

حسینؑ آج تمھیں کائنات روتی ہے
تمھاری تشنہ لبی پر فُرات روتی ہے
سَحر کا چاک گریباں ہے رات روتی ہے
تمھاری موت پہ اب تک حیات روتی ہے
تمھارے غم میں زمانہ اداس ہے مولاؑ
ہر ایک تعزیہ خانہ اُداس ہے مولاؑ

Presented By: ShianeAli.com

حسینؑ تم ہو زمانے میں فاتحِ اعظم
تمھی نے دینِ پیمبرؐ کیا ہے مستحکم
تمہاری ذات ہوئی وجہِ خلقتِ آدمؑ
نہ ہوتے تم تو نہ ہوتا کوئی خدا کی قسم

سلام تم پہ تمہارے وفا شعاروں پر
سلام خون میں ڈوبے ہوئے ستاروں پر

سلام اُن پہ جو زورِ عمل دِکھا کے گئے
دلِ یزید کی سب حسرتیں مِٹا کے گئے
اجل کے سامنے مقتل میں مسکرا کے گئے
وہ خود تو سوگئے دنیا مگر جگا کے گئے

اندھیری رات میں سینوں کے داغ روشن تھے
پڑی تھیں خاک پہ لاشیں چراغ روشن تھے

Presented By: ShianeAli.com

لُٹی علیؑ کے چمن کی بہار مقتل میں ×
زمیں تھی خون سے سب لالہ زار مقتل میں
کسی کا دل تھا سِناں سے فگار مقتل میں
اَجل نے چھین لیا شِیر خوار مقتل میں

سلام کشتیٔ امت بچانے والوں پر
سلام سبطِ پیمبرؐ کے نونہالوں پر

سلام اُس پہ کہ جس کے تھے شیر کے تیور ×
زمانہ جس کو سمجھتا تھا ثانیٔ حیدرؑ
دِکھا دیا یہ سکینہؑ کی مشک کو بھر کر
کہ حشر تک مِرا قبضہ رہے گا دریا پر

حسینؑ آئے تو بھائی کی لاش کو دیکھا
قریبِ نہر، تنِ پاش پاش کو دیکھا

Presented By: ShianeAli.com

یتیم و بے کس و قاسمؑ بنِ حسنؑ پہ سلام
لباسِ عقد جو پہنا تھا اُس کفن پہ سلام
قریب ، لاش پہ روتی ہوئی دلہن پہ سلام
جہاں بُلند تھے نالے اُس انجمن پہ سلام
خزاں کے رنگ میں ڈوبی ہوئی بہاریں ہیں
کہ جس کے سہرے کی لڑیاں لہو کی دھاریں ہیں

پسِ حسینؑ حرم اشک تک بہا نہ سکے
جو آگ خیموں میں بھڑکی تھی وہ بجھا نہ سکے
کِسی کو بہرِ مدد دشت میں بُلا نہ سکے
لُٹا کے گھر کو بھی اپنے وطن میں جا نہ سکے
سلام اُن پہ کہ چہروں پہ جن کے گیسو تھے
سلام اُن پہ کہ جن کے رَسن میں بازو تھے

حسینؑ ، سبطِ رسولؐ زمن ، سلامٌ علیک

Presented By: ShianeAli.com

وا حسرتا کہ شاہؑ کا ماتم ہُوا تمام

وا حسرتا کہ شاہؑ کا ماتم ہُوا تمام
آئی خزاں بہار کا موسم ہُوا تمام
جس کی خوشی دِلوں کو تھی وہ غم ہُوا تمام
سَر پیٹو مومنو کہ محرم ہُوا تمام
آئی اگر اجل تو یہ ماتم یہ غم کہاں
یہ مجلسیں تو حشر تلک ہیں پہ ہم کہاں

کل ہوں گی مجلسیں نہ یہ شیون نہ یہ فغاں
سُنسان ہوں گے تعزیہ داری کے سب مکاں
عشرہ ہُوا تمام چلے شاہِؑ اِنس و جاں
رخصت طلب ہے تم سے تمہارا یہ میہماں
رخصت کرو عَلَم سے لپٹ کر حسینؑ کو
یاؤ گے کل نہ فاطمہؑ کے نورِ عین کو

Presented By: ShianeAli.com

اے بے دیار و بے سَر و سامان الوداع

اے شیعیانِ "پاک" کے مہمان الوداع

اے دو جہاں کے سیّد و سلطان الوداع

اے بنتِ مصطفیٰؐ کے دِل و جان الوداع

آہ و بکا سے ہم کبھی غافل نہ ہوئیں گے

جب تک جئیں گے آپ کی غُربت پہ روئیں گے

رو کر کہو کہ اے شہِؑ ذی جاہ الوداع

بے کس حسینؑ کُل کے شہنشاہ الوداع

دِیں کے چراغ ، فاطمہؑ کے ماہ الوداع

اے امتِ نبیؐ کے ہوا خواہ الوداع

مولا اجل کے ہاتھ سے مہلت جو پائیں گے

پھر اگلے سال بزم میں رونے کو آئیں گے

Presented By: ShianeAli.com

اے نورِ چشمِ احمدِؐ مختار الوداع
اے یادگارِ حیدرِؑ کرار الوداع
اے سیّدہؑ بتول کے دِلدار الوداع
اے امتِ رسولؐ کے غمخوار الوداع

آدابِ تعزیت نہ ادا ہم سے ہو سکے
حسرت رہی کہ ہائے نہ جی بھر کے رو سکے

واحسرتا کہ شاہؑ کا ماتم ہُوا تمام / میر وحیدؔ

(بشکریہ سوز خواں منظر زیدی و صاحبزادگان ، سہیل و نوید)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاویدؔ منظر

کربلا حق و صداقت کا صلہ دیتی ہے
جو بھٹکتے ہیں اُنہیں راہ دکھا دیتی ہے
ہم گدائے درِ اولادِ علیؑ ہیں منظرؔ
یہ گدائی ہمیں ہر دکھ کی دوا دیتی ہے

(بشکریہ سوز خوان و خطیب کاشف حسین زیدی و اظہر رضا برادران)

Presented By: ShianeAli.com

ہاں دوستو کمی ہو نہ اب شور و شین میں

ہاں دوستو کمی ہو نہ اب شور و شین میں
زینبؑ بھی ہیں عزائے شہِؑ مشرقین میں
پھٹ جائیں دل وہ درد ہے دُکھیا کے بَین میں
لو فاطمہؑ بھی آگئیں بزمِ حسینؑ میں
چہرے پہ خاک ، بال پریشاں کئے ہوئے
گودی میں ایک ننھا سا لاشہ لئے ہوئے

گویا یہ کہہ رہی ہیں بتولِؑ فلک مقام
اے بے وطن کے تعزیہ دارو ، مِرا سلام
مطلب یہ ہے کہ آج مجالس ہوئیں تمام
رخصت طلب ہیں اہلِ عزا ، مادرِؑ امام
دل پُر ہجوم ہے غم و رنج و ملال کا
پُرسہ بتولِؑ پاک کو دو اُن کے لال کا

Presented By: ShianeAli.com

رو لو کہ اب یہ تذکرۂ غم بھی ختم ہے
فصلِ عزائے سَروَرؑ عالَم بھی ختم ہے
ماتم کرو کہ آج یہ ماتم بھی ختم ہے
مجلس بھی ، مرثیہ بھی ، مَحَرم بھی ختم ہے
حیدرؑ بھی سب کے ساتھ میں آنسو بہاتے ہیں
ہاں اب حسینؑ تعزیہ خانے سے جاتے ہیں

اے رونے والو ، آنکھوں سے دریائے خوں بہاؤ
ماتم کرو حسینؑ کا اور سَر پہ خاک اُڑاؤ
فرشِ عزا لپیٹ کے رکھو عَلَم بڑھاؤ
دس دن کا میہمان چلا تعزیئے اُٹھاؤ
اشکوں کو نذر دے کے امامِؑ اَنام کو
رخصت کرو حسین علیہ السلام کو

Presented By: ShianeAli.com

رو کر کہو کہ اے شہِؑ ابرار ، الوداع

اے کاروانِ درد کے سالار ، الوداع

اے امتِ رسولؐ کے غمخوار ، الوداع

کڑیل جواں پسر کے عزادار ، الوداع

کیا جانے اگلے سال جئیں گے ، مریں گے ہم

پر قبر میں بھی تعزیہ داری کریں گے ہم

اے بے دیار و بے سر و سامان ، الوداع

اے امتِ رسولؐ کے مہمان ، الوداع

حیدرؑ کی روح ، فاطمہؑ کی جان ، الوداع

اے مصطفیٰؐ کی گود کے قرآن ، الوداع

عشرے کے ختم ہوتے ہی ہم سے بچھڑ گئے

مولاؑ تمہارے تعزیہ خانے اُجڑ گئے

ہاں دوستو کمی ہو نہ اب شور و شین میں / نسیمؔ امروہوی

Presented By: ShianeAli.com

ماں کا جو سایہ فاطمہؑ کے سر سے اُٹھ گیا

ماں کا جو سایہ فاطمہؑ کے سَر سے اُٹھ گیا
آرام ، چین اُس کے مقدر سے اُٹھ گیا
ماحول جو خوشی کا تھا وہ گھر سے اُٹھ گیا
گویا قرار ، بیتِ پیمبرؐ سے اُٹھ گیا
ماں فاطمہؑ کو چاہنے والی جو مرگئی
صدمے اُٹھا اُٹھا کے خدیجہؑ گزر گئی

تھی عُمر فاطمہؑ کی بہت کم ، بہت ہی کم
سِن چار سال کا تھا کہ ٹُوٹا یہ کوہِ غم
کہتی تھی اپنے باپ سے رو کر یہ دَم بَدم
کہیئے بچھڑ کے اَمّاں سے کیسے جیئں گے ہم
صبر و قرار سے ہمیں محروم کر گئیں
زندہ رہیں گے کیسے کہ اماں تو مرگئیں

Presented By: ShianeAli.com

ہونے لگی نڈھال جو غم سے وہ دل ملول
ہاتھ اُس کے سر پہ پھیر کے کہنے لگے رسولؐ
منجانبِ خدا ہے یہ صدمہ کرو قبول
اِس غم پہ صبر کرنا بھی اِس غم کا ہے اُصول
ہر صدمۂ عظیم پہ آنسو بہانے ہیں
دنیا میں تم کو اور بہت غم اُٹھانے ہیں

تم کو خبر نہیں ہے کہ کمسن ہو تم ابھی
کیسے بغیر ماں کے گزرتی ہے زندگی
ہمدرد و غمگسار بھی ہوتا نہیں کوئی
ہر موڑ پر ستاتی ہے رہ رہ کے بے کسی
جب زندگی میں رنج و اَلم یاد آتے ہیں
ہر اک قدم پر ماں کے کرم یاد آتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

طے ہوچکا جو غسل و کفن کا بھی مرحلہ
تیار ہوگیا جو جنازہ خدیجہؑ کا
بیٹی نے ماں کا آخری دیدار کرلیا
زہراؑ کا غم ، رسولؐ سے دیکھا نہ جاسکا
فرطِ الم سے زہراؑ کی حالت بگڑ گئی
اِس کمسنی میں ماں سے یہ بچی بچھڑ گئی

ماں کا جو سایہ فاطمہؑ کے سَر سے اُٹھ گیا / شادانؔ دہلوی

علیؑ کی شمشیر / سیّد عارفؔ امام

واقفِ شانِ امامت ہے علیؑ کی شمشیر
کاشفِ سِرّ ہلاکت ہے علیؑ کی شمشیر
قاطعِ رسمِ جہالت ہے علیؑ کی شمشیر
بس عدالت ہی عدالت ہے علیؑ کی شمشیر
نسَب و نام کی گتھی کو یہ سلجھاتی ہے
صُلب میں اِس کی نظر دور تلک جاتی ہے

Presented By: ShianeAli.com

آیا بہت قریب نبیؐ کا دم وصال

آیا بہت قریب نبیؐ کا دَمِ وِصال
شدت سے تپ کی اب مِرے مولاؐ کا ہے یہ حال
جلتا ہے جسم ضعف و نقاہت بھی ہے کمال
پیہم مرض کا ہے یہ اشارہ بصد ملال
رخصت ہیں اب جہان سے بابائے فاطمہؑ
ہم بھی شریکِ غم ہیں ترے ہائے فاطمہؑ

بیٹی کے تھے یہ بَین کہ بابا کدھر گئے
معراج کو سدھارے کہ خالق کے گھر گئے
جنت بسائی اور مجھے برباد کر گئے
آؤ حسنؑ حسینؑ ، کہ نانا گزر گئے
گردش کا رُخ غضب ہے مِری سمت پھر پڑا
دوڑو مدینے والو فلک مجھ پہ گر پڑا

Presented By: ShianeAli.com

اے میرے فاقہ کش مِرے نادار بابا جاں
بیواؤں بے کسوں کے مددگار بابا جاں
ہے ہے اُجڑ گئی مِری سَرکار بابا جاں
بچے تڑپ رہے ہیں کرو پیار بابا جاں
بابا مِرے حسنؑ کو گلے سے لگائیے
بابا حسینؑ روتا ہے اُٹھ کر منائیے

کھا کر پچھاڑیں روتی تھیں بی بی جو زار زار
پیہم صدا یہ آتی تھی کانوں میں بار بار
زہراؑ مِرے کلیجے کے ٹکڑے ، تِرے نثار
نانا کے دونوں راج دُلاروں سے ہوشیار
میرے حسنؑ حسینؑ کی شادی رَچائیو
سہرے بندھیں تو میری بھی تربت پہ لائیو

آیا بہت قریب نبیؐ کا دمِ وصال / نسیم امروہویؒ

Presented By: ShianeAli.com

بیمار جب کہ احمدِ مختار ہوگئے

بیمار جب کہ احمدؐ مختار ہو گئے
دشمن زیادہ دَرپئے آزار ہو گئے
زہرِ ستم سے موت کے آثار ہو گئے
صدمے اُٹھا کے جینے سے بے زار ہو گئے
غُل تھا جہاں سے نائبِ داور کا کوچ ہے
افسوس سُوئے خُلد ، پیمبرؐ کا کوچ ہے

شفقت سے فاطمہؑ کو بُلایا رسولؐ نے
سمجھا کے اپنے پاس بٹھایا رسولؐ نے
جب دامنِ بتولؑ کو پایا رسولؐ نے
بستر کے بدلے اُس کو بچھایا رسولؐ نے
سَر رکھ کے اپنا زانوئے دختر پہ سو گئے
راوی کا ہے یہ قول کہ بے ہوش ہو گئے

Presented By: ShianeAli.com

ہوش آیا تو بُلایا حسنؑ اور حسینؑ کو
لپٹایا اپنے سینے سے ہر نورِ عین کو
نانا کے غم میں کھویا نواسوں نے چین کو
رو رو کے یہ سُنایا شہِؐ مشرقین کو
افسوس آج داغِ جدائی دِکھاؤ گے
سنتے ہیں ہم یہ سب سے ، ہمیں چھوڑ جاؤ گے

سَر پیٹ پیٹ رونے لگی ہائے فاطمہؑ
بولی کہ کس طرح نہ اَلم کھائے فاطمہؑ
جو حالِ دل ہے کس سے وہ دُہرائے فاطمہؑ
افسوس اپنے باپ سے چُھٹ جائے فاطمہؑ
اِس غم سے آس ٹوٹ گئی دل ملول کی
آفت میں مبتلا ہوئی بیٹی رسولؐ کی

بیمار جب کہ احمدِ مختار ہو گئے

Presented By: ShianeAli.com

رو رو حسنؑ حسینؑ یہ کہتے تھے بار بار ✗
اب کون زانوؤں پہ بٹھا کر کرے گا پیار
نانا گلے لگاؤ نواسے ہیں بے قرار
رونے جنہیں نہ دیتے تھے اب ہیں وہ اشک بار
کیا کیا غم و ملال نہ گھر دل میں کر گئے
جو ناز اٹھانے والے ہمارے تھے، مر گئے

رونے سے اہلبیتؑ کے تھا حشر آشکار
دل وا محمداؐ کی صدا سے ہوئے فگار
گھر میں تو سب عزیزِ پیمبرؐ تھے اشک بار
دروازے پر کھڑے ہوئے روتے تھے جاں نثار
سینے بھرے تھے رنج سے، ماتم کو ہاتھ تھے
جبریلؑ اشک بار فرشتوں کے ساتھ تھے

Presented By: ShianeAli.com

محشر بپا کیا جو صغیر و کبیر نے
سمجھایا ضبط کرکے جنابِ امیرؑ نے
تدبیرِ غسلِ شاہِؐ اُمم کی ، وزیر نے
نہلایا اُن کو عاشقِ ربِ قدیر نے
گو حال غم سے غیر تھا زوجِؑ بتولؑ کا
کفنا کے خود جنازہ اُٹھایا رسولؐ کا

بیمار جب کہ احمدِ مختار ہوگئے

التماسِ فاتحہ برائے سیّد رضا زیدی (والدِ امتیاز رضا / بوترابؑ اسکاوٹس)

اقبالؔ کاظمی

شبیرؑ کے عَلَم کو عباسؑ نے اُٹھایا
عباسؑ کے عَلَم کو دنیا اُٹھا رہی ہے

اعجازؔ اسلم

صدقِ دل سے آگیا جو بھی درِ شبیرؑ پر
ہم بھی اُس کے ہوگئے وہ بھی ہمارا ہوگیا

(بشکریہ سوز خواں پیر سیّد مظہر حسین شاہ جلالی قلندری)

Presented By: ShianeAli.com

اے اُمّتیو روؤ کہ یہ فصلِ عزا ہے

اے اُمّتیو روؤ کہ یہ فصلِ عزا ہے
اِس ماہِ صفر میں سفرِ خیرؐ وَرا ہے
سادات میں فریاد ہے شیون ہے بکا ہے
عاشورِ محرم سے فزوں حشر بپا ہے
اک اور قیامت بھی اِسی روز ہوئی ہے
شبرؑ کی شہادت بھی اِسی روز ہوئی ہے

اِس چاند نے دو داغ دیئے آلِؑ عبا کو
شبرؑ کو کبھی روؤ کبھی خیرؐ ورا کو
سادات کو راحت ہے نہ اصحابؓ صفا کو
زہراؑ کو نہ تسکین نہ ضرغامِ خدا کو
رُخ زرد ہے محبوبِ الٰہی کو یہ تپ ہے
خورشید کی حِدت ہے تو بجلی کی تڑپ ہے

Presented By: ShianeAli.com

وہ نزع کے آثار وہ کونین کا ہادیؐ
اِس دھیان میں بیتاب شہؑ دیں کی خوزادی
بچّوں کا ابھی بیاہ نہ دیکھا ہے نہ شادی
ناگاہ کسی نے درِ دولت پہ ندا دی
یا ختمِ رُسلؐ آپ پہ تسلیمِ خدا ہو
مجرے کے لئے آؤں جو حضرتؐ کی رِضا ہو

زہراؑ نے کہا حیف ہے اے بندۂ غفار X
کیسا تُو بشر ہے کہ مُروّت نہیں زِنہار
حضرتؐ کا یہ عالم ہے، تجھے عجلتِ دِیدار
تب یوں وہ پکارا کہ مکاں ہِل گیا اک بار
بولا نہ گیا دخترِؑ محبوبِؐ خدا سے
خود ختمِ رُسُلؐ چونک پڑے اُس کی صدا سے

Presented By: ShianeAli.com

بولے مری دلدار ، خدا حافظ و ناصر
اے باپ کی غم خوار ، خدا حافظ و ناصر
اے دخترِ ناچار ، خدا حافظ و ناصر
رُخصت ہے یہ بیمار ، خدا حافظ و ناصر
کیا صابر و شاکر ہے خدا تجھ کو جزا دے
اے باپ کی شیدا اِسے آنے کی رِضا دے

پھر شہؑ نے کئی بار کہا شکر خدایا
آخر ملکِ الموت کو نزدیک بُلایا
قدسی نے جو گلدستۂ فردوس سنگھایا
پھر دخترِ ناشاد نے دَم تَن میں نہ پایا
سَر پیٹ کے چِلاّئیں کہ فریاد خدا کی
میں لُٹ گئی لوگو مرے بابا نے قضا کی

اے اُمّتیو روؤ کہ یہ فصلِ عزا ہے

(بشکریہ سلام و نوحہ و سوز خواں رضی رضوی)

Presented By: ShianeAli.com

تھا یاد میں نبیؐ کی جو زہراؑ کا غیر حال

تھا یاد میں نبیؐ کی جو زہراؑ کا غیر حال
آنکھوں میں اُٹھتے بیٹھتے آنسو تھے دل نڈھال
حیدرؑ شریکِ غم تھے اور اطفالِ خورد سال
اِن کے سِوا کسی کو نہ تھا اُن کا کچھ خیال
روتی تھیں سَر پٹک کے مزارِ رسولؐ پر
ٹوٹی تھی اک قیامتِ کبریٰ بتولؑ پر

نوحہ پڑھا جو یاد میں بابا کی صبح و شام
لائے علیؑ کے پاس شکایت یہ خاص و عام
روتی ہیں رات دن جو بتولِؑ فلک مقام
دِن بھر کے کام رات کی نیندیں ہوئیں حرام
کتنے ہی اِس سے بڑھ کے بھی مغموم ہوتے ہیں
مرَتے ہیں سب کے باپ کہیں یوں بھی روتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

سُن کر مدینے والوں کا یہ دل شکن پیام
تھے صابر و حلیم مگر رو دیے امامؑ
جا کر حرم سَرا میں سُنائے جو یہ کلام
اک آہ بھر کے رہ گئیں بنتِ شہِؐ انام
اتنا کہا حضورؐ کچھ اُن کے کبھی نہ تھے
میرے ہی باپ تھے وہ کسی کے نبیؐ نہ تھے

جا کر یہ اُن سے کہیے کہ زہراؑ ہے غم نصیب
رونے سے روکتے ہو، نہ روئے گی یہ غریب
وہ چل بسا جو تھا مِرے ہر درد کا طبیب
تم گھر نہ چھوڑو میری ہی رخصت ہے اب قریب
رونا ہے ناگوار تو، ٹل جاؤں گی کہیں
بچّوں کو لے کے شب میں نکل جاؤں گی کہیں

Presented By: ShianeAli.com

اِس گفتگو کے بعد یہ معمول ہوگیا
تا شام گھر میں رہنے لگیں بنتِ مصطفیٰؐ
روئیں یہاں ضرور مگر گھونٹ کر گلا
پڑھ کر عشا بقیعہ میں آئیں بصد بکا
ماتم بھی ساری رات کیا اور بَین بھی
سب روئے بیٹیاں بھی حسنؑ بھی حسینؑ بھی

واپس گئیں جو گھر تو ہوئیں صاحبِ فراش
اُبھرے تصورات و خیالاتِ دلخراش
رحلت کروں گی میں تو جب اُٹھے گی میری لاش
بچوں کے ننھے ننھے جگر ہوں گے پاش پاش
سب بیٹیاں بھی بیٹے بھی آنسو بہائیں گے
بِکھرائیں گی وہ بال تو یہ خاک اُڑائیں گے

Presented By: ShianeAli.com

بعد از دعا جو خطِ وصیت رقم کیا
رُک رُک کے ہر مقام پہ بی بی نے کی بکا
طے کرکے پھر مصلّے پہ اُس خط کو رکھ دیا
یٰسین پڑھ کے لیٹ گئیں اور کی قضا
فضہؑ تڑپ کے روئی کہ بی بی گزر گئیں
بچّوں کو پالنے بھی نہ پائیں کہ مَر گئیں

سب گھر میں آگئے یہ سُنا جبکہ شور و شین
تڑپیں زمیں پہ زینبؑ و کلثومؑ کرکے بَین
رو رو کے ماں کی لاش سے لپٹے حسنؑ حسینؑ
مسجد سے آئے بال بکھیرے شہِؑ حنین
غل پڑ گیا کہ ہائے مدینہ اُجڑ گیا
احمدؐ کے اہلِ بیت میں کہرام پڑ گیا

تھا یاد میں نبیؐ کی جو زہراؑ کا غیر حال / نسیمؔ امروہویؒ

Presented By: ShianeAli.com

بابا کو روتے روتے جو زہراؑ گزر گئی

بابا کو روتے روتے جو زہراؑ گزر گئی
غل پڑ گیا کہ بنتِ نبیؐ کوچ کر گئی
فاقوں کے رنج سہہ کے حضورِ پدر گئی
محبوبؐ کبریا کی عزادار مر گئی

اٹھارویں برس نے یہ آفت دکھائی ہے
آلِ نبیؐ کو چرخ نے لوٹا دُہائی ہے

سبطینؑ گھر میں آئے جو بیتاب و بے قرار
اسماءؓ سے پوچھنے لگے اماں کا حالِ زار
وہ بولی نیند آگئی ہے شکرِ کردگار
کھانا تو جلد کھالو کہ بھوکے ہو، میں نثار

بولے کہ چین دے گا زمانہ تو کھائینگے
اماں ہمیں کھلائیں گی کھانا تو کھائینگے

Presented By: ShianeAli.com

یہ سُن کے بے قرار ہوئی وہ جگر فگار
چادر زمیں پہ پھینک کے چلّائی بار بار
بچّے ہیں اِن کو صبر دے اے میرے کردگار
اب وہ کھلانے والی کہاں تم پہ میں نثار
پیارو تمہاری پالنے والی گزر گئی
کھاؤ گے کس کے ہاتھ سے اماں تو مر گئی

شیرِ خدا تھے مضطر و مغموم اک طرف
سَر پیٹتی تھیں زینبؑ و کلثومؑ اک طرف
پکڑے تھے دل کو سیدِ مَسمُوم اک طرف
بِسمل تھے خاک پر شہِ مظلوم اک طرف
حیدرؑ قریب آئے تو اک خط نظر پڑا
تڑپے کچھ اِس طرح کہ عمامہ اُتر پڑا

Presented By: ShianeAli.com

لکھا تھا یہ کہ آخری مجرا قبول ہو
یا شاہؑ ، تم وصیؑ جنابِ رسولؐ ہو
صدقہ حضور کا ، مِرا مقصد حصول ہو
منہ سے نہ کہہ سکی کہ حزین و ملول ہو
میری وصیتیں نہ فراموش کیجیو
اوّل یہ ہے کہ آپ مجھے غسل دیجیو

دوئم یہ ہے کہ شب میں جنازہ اُٹھائیو
مُردے کا سایہ بھی نہ کسی کو دِکھائیو
یاں تک کہ قبر بھی نہ کسی کو بتائیو
سَو سَو جگہ نشان لحد کا بنائیو
سوئم یہ ہے کہ پاس یتیموں کا کیجیو
شفقت سے بولیو کبھی گھڑکی نہ دیجیو

Presented By: ShianeAli.com

تحریر کا یہ پاس کیا بوترابؑ نے
زہراؑ کو شب میں دفن کیا دل کباب نے
غیروں سے قبر کو بھی چھپایا جناب نے
پَر کیا عوض لیا فلکِ بے حجاب نے

یوں زینبِؑ حزیں سے جہاں کی نظر پھری
مادر تو شب کو دفن ہو، وہ ننگے سَر، پھری

بابا کو روتے روتے جو زہراؑ گزر گئی

☆☆☆☆☆

آصفؔ عابدی

[redacted]

Presented By: ShianeAli.com

جب خلق سے وقتِ سفرِ فاطمہؑ آیا

جب خلق سے وقتِ سفرِ فاطمہؑ آیا
تب زینبؑ و شبیرؑ کو پاس اپنے بُلایا
روئیں بہت اور بیٹی کو سینے سے لگایا
زینبؑ کے دیا ہاتھ میں ہاتھ اور یہ سُنایا
اے زینبِؑ بے کس مِری دولت سے خبردار
محبوبِؐ الٰہی کی امانت سے خبردار

بیٹی اِسے زہراؑ نے بڑے دُکھ سے ہے پالا
یہ روح مِرے جسم کی ہے گیسوؤں والا
سمجھی اِسے آنکھوں کی ضیا گھر کا اُجالا
حجرے سے کبھی گرم ہوا میں نہ نکالا
سوئی ہوں تو پہلے اِسے سینے پہ سُلا کر
چکی بھی جو پیسی ہے تو گودی میں لِٹا کر

Presented By: ShianeAli.com

اے لاڈلی اِس لال کا دشمن ہے زمانہ
شبیرؑ کو میرے نظرِ بد سے بچانا
تکلیف بھی سہہ لیجیو ایذا بھی اُٹھانا
صدقے گئی مادر کی وصیت نہ بُھلانا
ہر رنج میں اِس بھائی کے کام آئیو زینبؑ
جائے یہ جدھر ساتھ چلی جائیو زینبؑ

جب خَلق سے وقتِ سفرِ فاطمہؑ آیا

پھر روئیں بہت مل کے گلے بیٹوں سے زہراؑ
فرمایا تمہیں دولہا بنے آہ نہ دیکھا
فضہؓ سے کہا قبرِ نبیؐ پر اِنہیں لے جا
روئیں نہ مِرے سامنے یہ اِن کو تُو بہلا
اے فضہؓ کبھی رنج اِنہیں ہونے نہ دینا
پیاروں کو مِری لاش پہ بھی رونے نہ دینا

Presented By: ShianeAli.com

یہ کہہ کے کیا بند درِ حجرۂ اطہر
سب خورد و کلاں رونے لگے آن کے باہر
آواز سنی کلمۂ طیّب کی مکرر
پھر کچھ نہ صدا آئی کہا سب نے یہ رو کر
لو اُٹھ گئی دنیا سے نشانی بھی نبیؐ کی
رحلت ہوئی پھر آج رسولِؐ مدنی کی

جب خَلق سے وقتِ سفرِ فاطمہؑ آیا/میر انیسؒ

(بشکریہ سوز خواں سیّد وجاہت حسین/کوئٹہ)

سیّد تہورؔ علی جعفری امروہویؒ

بنیادِ لا اِلٰہ بنی ہستیٔ امامؑ
ذاتِ حسینؑ پاک ہے اک مرجعِ انام
اسلام کی بقا کے لئے زندہ ہیں حسینؑ
دیتے رہیں گے تا بہ ابد امن کا پیام

(بشکریہ ڈاکٹر جعفری و شہنشاہ جعفری ایڈووکیٹ)

Presented By: ShianeAli.com

راوی بیان کرتا ہے زہراؑ کا ماجرا

راوی بیان کرتا ہے زہراؑ کا ماجرا
جب رفتہ رفتہ سیّدہؑ کا عارضہ بڑھا
پھر صاحبِ فراش ہوئی وا مصیبتا
طاقت رہی نہ جسمِ مبارک میں مطلقا
ایسا مرض بڑھا کہ اجل سر پہ آ گئی
اک روز مُردنی رُخِ زہراؑ پہ چھا گئی

زینبؑ سرہانے بیٹھ کے کرنے لگی بکا
ہے ہے میں کیا کروں مری امّاں کو کیا ہُوا
جُھک جُھک کے اضطراب سے دیتی تھی یہ صدا
لی مجھ سے نزع میں بھی نہ خدمت یہ کیا کیا
کیا جانے روح جسم سے کیوں کر نکل گئی
اماں تمہارے چہرے کی رنگت بدل گئی

Presented By: ShianeAli.com

اُٹھیے سبھوں کو پاس بُلا کر بٹھایئے
کیا نوش کیجئے گا ، میں لاؤں بتایئے
بھائی گئے ہیں دیر سے اُن کو بُلایئے
رونے کو قبرِ احمدِؐ مرسَل پہ جایئے
ایسی بھی نیند ہوتی ہے بیدار ہویئے
گھر ہے اداس بیٹھیے ہشیار ہویئے

شہزادے آئے اتنے میں با حالِ دردناک
دل ہوگیا حسینؑ کا صدمے سے چاک چاک
دوڑے حسنؑ ملے ہوئے اپنی جبیں پہ خاک
بولے علیؑ سے ہوگئے ، ہم جیتے جی ہلاک
جو قہر ہوگیا وہ کہیں کِس زبان سے
بابا چلو کہ اُٹھ گئیں اَمّاں جہان سے
راوی بیان کرتا ہے زہراؑ کا ماجرا

Presented By: ShianeAli.com

دنیا سے جب گزر گئیں زہراؑ جگر فگار

دنیا سے جب گزر گئیں زہراؑ جگر فگار
چلّائی سر کو پیٹ کے زینبؑ کہ میں نثار
بِن آپ کے ملے گا ہمیں کس طرح قرار
اب کون ہے ہمارا بجز شاہِؑ ذوالفقار

رنج و الم میں غم کی گھٹا دل پہ چھائی ہے
ہم لٹ گئے رسولِؐ خدا کی دُہائی ہے

اتنے میں آئے پیٹتے سر کو حسنؑ حسینؑ
ماں سے لپٹ کے کہتے تھے دونوں بہ شور و شین
اَمّاں اُٹھاؤ سر کو کہ آئے ہیں نورِ عین
اے اَمّاں جان ہم کو نہیں ایک پَل بھی چَین

پہلے ہی ہم دُکھی ہیں نہ ہم کو رُلائیے
ناناؐ کی طرح ہم کو نہ یوں چھوڑے جائیے

Presented By: ShianeAli.com

ماں سے لپٹ کے کرتے تھے حسنینؑ جب یہ بَین
ناگاہ آئے روتے ہُوئے شاہِؑ مشرقین
دیکھا کہ غش ہیں فاطمہؑ زہرا کے نورِ عین
دے کر دِلاسہ بچّوں کو بولے شہِؑ حُسَین

پیارو نہ روؤ جان مِری نکلی جاتی ہے
سُن لو صدا بتولؑ کے رونے کی آتی ہے

زہرا کو غسل دے چکیں جب زینبِؑ حزیں
آکر کفن پنہانے لگے بادشاہِؑ دِیں
آئے حسنؑ حسینؑ بھی روتے ہُوئے قریں
ماں کے گلے لپٹ گئے دونوں وہ نازنیں

اعجاز سے بتولؑ نے دل کو سنبھال کر
لے لیں بلائیں ہاتھ کفن سے نکال کر

دنیا سے جب گزر گئیں زہراؑ جگر فگار

Presented By: ShianeAli.com

دنیا سے آج رحلتِ بنتِ رسولؐ ہے

دنیا سے آج رحلتِ بنتِ رسولؐ ہے
دستِ اَجل میں عصمتِ کبریٰ کا پھول ہے
قبرِ نبیؐ لرزتی ہے یثرب ملول ہے
حسنینؑ و مرتضیٰؑ سے وداعِ بتولؑ ہے
پٹّی سے لگ کے زینبؑ و کلثومؑ روتی ہیں
اِس کم سنی میں بچّیاں بے ماں کی ہوتی ہیں

زینبؑ کا حال یہ ہے کہ آنسو تو ہیں رواں
کلثومؑ کو بھی دیتی ہیں پیہم تسلیاں
فرما رہی ہیں چھوٹی بہن سے کہ میری جاں
رہتی نہیں جہاں میں ہمیشہ کسی کی ماں
بے بس تھیں ہم کو چھوڑ کے گریاں چلی گئیں
اللہ نے بُلا لیا اَمّاں چلی گئیں

Presented By: ShianeAli.com

زینبؑ کی بھولی باتوں پہ مضطر تھے مرتضیٰؑ
اسماءؓ نے بچیوں کو گلے سے لگالیا
چپکے کھڑے تھے لاش کی بالیں پہ مجتبیٰؑ
اور سَر رکھا تھا قدموں پہ ماں کے حسینؑ کا
سب رو رہے تھے دیکھ کے میّت بتولؑ کی
دنیا سے اُٹھ رہی تھی نشانی رسولؐ کی

میّت کے پاس بیٹھ کے بولے یہ مرتضیٰؑ
بچّو سنبھالو دل کو کہ یہ صبر کی ہے جا
اب اہتمام کرنا ہے میّت کے غسل کا
اسماءؓ کے ساتھ صحن میں جاؤ پدر فدا
تعمیل ہو وصیتِ بنتِ رسولؐ کی
انجامِ دیں ہم آخری خدمت بتولؑ کی

Presented By: ShianeAli.com

اللہ کتنے ظلم ہوئے ہیں بتولؑ پر
تھرا رہا ہے کرب سے تاریخ کا جگر
روتے تڑپتے گزری ہے بی بی کی عمر بھر
محشر ہر ایک شب تھی قیامت ہر اک سحَر

شہزادی کیسے زخموں کی تیرے دوا کروں
آنسو بہا رہے ہیں غلام اور کیا کروں

دنیا سے آج رحلت بنتِ رسولؐ ہے

اسیرؔ فیض آبادی

اسیرؔ پیروئ فخرِ مصطفیٰؐ ہے یہی
چراغِ علم جلاتے رہو علیؑ کی طرح

☆☆☆☆☆☆☆☆

مجلسِ غم میں کھڑی دیکھ رہی ہیں زہراؑ
کون آتا ہے مِرے لال کو رونے کے لئے

Presented By: ShianeAli.com

زخمی ہوئے جو حیدرِؑ صفدر نماز میں

زخمی ہوئے جو حیدرِؑ صفدر نماز میں
شمشیرِ ظلم چل گئی سَر پر نماز میں
گلگوں ہوئی جبینِ منور نماز میں
سَر تا قدم لہو سے ہوئے تر نماز میں
صدمہ ہُوا یہ سُن کے صغیر و کبیر کو
زخمی کیا نماز میں کُل کے امیر کو

لو مومنو امامؑ کی رحلت قریب ہے
ہنگامِ حشر وقتِ قیامت قریب ہے
آقا کی ہم غلاموں سے رخصت قریب ہے
باغِ جہاں بعید ہے جنت قریب ہے
صدمے سے جن و انس و ملک جاں کھوئیں گے
آقا ہمارے مر گئے یہ کہہ کے روئیں گے

Presented By: ShianeAli.com

اُنیسویں سے آپ کا ماتم ہے یا علیؑ

اُنیسویں سے آپ کا ماتم ہے یا علیؑ
خوں ہوگئے دِلوں کا یہ عالَم ہے یا علیؑ
دفتر جہاں کا دَرہم و برہم ہے یا علیؑ
ماہِ صِیام ماہِ محرم ہے یا علیؑ
مولاؑ کی نذر کو گہرِ اشک لائے ہیں
یہ روزہ دار آپ کے پُرسے کو آئے ہیں

گھر میں خدا کے قتل ہُوا روزہ دار ، ہائے
ہے ہے امام ہائے شہِ ذوالفقار ، ہائے
اے رازدارِ حق ، شہِؑ طاعت گزار ، ہائے
مَولَد حرم میں ہے تو نجف میں مزار ، ہائے
یہ بندگی نثار جنابِ امیرؑ کے
نکلے تو مر کے گھر سے خدائے قدیر کے

Presented By: ShianeAli.com

لایا تھا زہر میں جو جفا جُو بجھا کے تیغ
مولاؑ گرے زمین پہ مسجد میں کھا کے تیغ
غل پڑ گیا کہ سَر پہ لگی مرتضیٰؑ کے تیغ
کھائی خدا کے شیر نے گھر میں خدا کے تیغ

گہرا ہے زخم فرقِ امامِؑ حجاز پر
سَر سے ٹپک رہا ہے لہو جا نماز پر

شیرِ خدا جو ہاتھوں سے تھامے تھے اپنا سَر
خوں دونوں کہنیوں سے ٹپکتا تھا خاک پَر
بھاگا جو ابنِ ملجمِ بدخو و بد گُہر
پکڑا اُسے علیؑ کے محبّوں نے دوڑ کر

لائے جو ہاتھ باندھ کے مولاؑ کے سامنے
قاتل پہ مسکرا کے نظر کی امامؑ نے

Presented By: ShianeAli.com

فرمایا میں نے کونسی کی تھی تری خطا ۸
پاداش نیکیوں کی جہاں میں یہی ہے کیا
کیا میں بُرا امام تھا اے بانیٔ جفا
رویا وہ سَر جُھکا کے تو مولاؑ نے یہ کہا
اِس درد میں بھی سب کے مرض کی دَوا ہوں میں
باندھو نہ اِس کے ہاتھ کہ مشکل کشا ہوں میں

لائے پسر جو گھر میں تو غش تھے امامِ پاک
کرتے تھے آہ آہ با آوازِ درد ناک
چہرہ لہو میں تَر تھا بھنوؤں تک جبینِ پاک
زہراؑ کی بیٹیوں نے اُڑائی سَروں پہ خاک
دیکھا جو سَر کا زخم جگر تھرتھرا گیا
عباسِؑ نامدار کی ماں کو غش آگیا
زخمی ہوئے جو حیدرِؑ صفدر نماز میں
اُنیسویں سے آپ کا ماتم ہے یاعلیؑ

Presented By: ShianeAli.com

اکیسویں کی رات قیامت کی رات تھی

اکیسویں کی رات قیامت کی رات تھی
سادات پر بلا کی مصیبت کی رات تھی
محشر کی صبح تھی کہ شہادت کی رات تھی
بیٹوں سے بو ترابؑ کی رخصت کی رات تھی
کہتے تھے دل دو نیم ہے ایسا خطر ہے آج
بے زادِ راہِ خلق سے اپنا سفر ہے آج

شبرؑ مرے یتیموں کو شفقت سے پالیو
تم اپنے نانا جان کے گھر کو سنبھالیو
شبیرؑ پر بلا کوئی آئے تو ٹالیو
دیکھو کڑی نگاہ بھی اِس پر نہ ڈالیو
اس کا لحاظ چاہیئے تم کو کہ خورد ہے
بیٹا مِرا حسینؑ تمہارے سپرد ہے

Presented By: ShianeAli.com

اے میرے جانشیں مِرے دلدار الوداع
اے نورِ عینِ احمدِؐ مختار الوداع
سونپی تمھیں رسولؐ کی سرکار الوداع
اے نورِ عینِ احمدِؐ مختار الوداع

شبرؑ جو میرے دوست ہیں اُن سب سے ہوشیار
مظلومِ کربلا مِری زینبؑ سے ہوشیار

یہ کہہ کے غم سے حال جو ہونے لگا تغیر
بستر پہ اُٹھ کے بیٹھ گئے شاہِ دستگیر
بولے حسینؑ سے یہ امامِ فلک سَریر
بیٹا بڑا اَلم ہے کہ عباسؑ ہے صغیر
اب آپ کے سپرد مِرا لالۂ فام ہے
بھائی نہ جانیو یہ تمہارا غلام ہے

Presented By: ShianeAli.com

غل پڑ گیا کہ سیّدِ ابرار مر گئے
لو جانشینِ احمدِؐ مختار مر گئے
دلبنِ رسولِ پاک کے سردار مر گئے
ماتم کرو کہ حیدرِؑ کرار مر گئے
روئیں جو بی بیاں تو پسر پیٹنے لگے
عباسؑ ننھے ہاتھوں سے سر پیٹنے لگے

کیوں کر بیان کیجئے وہ حشر کا سماں
بیٹے اِدھر تڑپتے تھے اُس سمت بیٹیاں
ہر سو کہیں بکا کہیں شیون کہیں فُغاں
بکھرا کے بال زینبِؑ مضطر کا یہ بیاں
بابا اخیر شب میں تہیہ کدھر کیا
ہے ہے مہِ صیام میں عزمِ سفر کیا

Presented By: ShianeAli.com

بیٹی کو پھر گلے سے لگا لو تو جائیو
زین العبا کے طوق بڑھا لو تو جائیو
صحت تو ہو چلی ہے نہا لو تو جائیو
بابا نمازِ عید پڑھا لو تو جائیو

کیوں چپ ہو اے امامِ حجازی جواب دو
در پر پکارتے ہیں نمازی جواب دو

اکیسویں کی رات قیامت کی رات تھی / نسیمؔ امروہوی

Presented By: ShianeAli.com

اے روزہ دارو آہ و بکا کے یہ روز ہیں

اے روزہ دارو آہ و بکا کے یہ روز ہیں
سادات پر نزولِ بلا کے یہ روز ہیں
سرتاجِ اوصیاؑ کی عزا کے یہ روز ہیں
تم سے وداعِ شیرِ خدا کے یہ روز ہیں
زخمی ہوا امامؑ تمہارا نماز میں
ظالم نے روزہ دار کو مارا نماز میں

ماہِ مبارکِ رمضاں اور خدا کا گھر
تڑکا وہ نور کا ، وہ شبِ قدر کی سحر
پیشِ خدا وہ سجدے میں شیرِ خدا کا سر
اور ہائے تیغِ ظلم کی ضربت وہ فرق پر
فوارے خوں کے زخمِ جبیں سے بہا کیے
سجدے میں آپ ربی الاعلیٰ کہا کیے

Presented By: ShianeAli.com

دوڑے یہ کہہ کے جانبِ مسجد وہ نیک ذات
ڈوبی ہوئی لہو میں مِلی کشتیؑ نجات
ماتھے پہ خون باپ کا مَل کر کہی یہ بات
ہے ہے اُٹھایا قبلہؑ و کعبہ پہ کس نے ہاتھ
رُلوایا نانا جان کو دارُالسّلام میں
بِن باپ کا کیا ہمیں ماہِ صیام میں
اے روزہ دارو آہ و بکا کے یہ روز ہیں
باندھا حسنؑ نے زخمِ سَرِ شاہِ ذُوالجلال
بولے علیؑ کہ اور کسو درد ہے کمال
شبرؑ نے جب کسا تو کیا پھر وہی مَقال
پھر چُست باندھ کر یہ پکارا وہ خوش خصال
اب درد کیسا اے اسد ذُوالجلال ہے
ہاتھوں سے سَر پکڑ کے کہا وہ ہی حال ہے

Presented By: ShianeAli.com

پہنچا جو لاشۂ شہِؑ مرداں قریبِ در
بے ساختہ نکل پڑی زینبؑ برہنہ سَر
بعد اِس کے یونہی آئی تھی اکبرؑ کی لاش پَر
یہ واقعہ تھا باپ کا وہ رحلتِ پسر
رکھ رکھ کے ہاتھ آنکھوں پہ سب خلق ہٹ گئی
پھیلا کے ہاتھ لاش سے زینبؑ لپٹ گئی

اے روزہ دار و آہ و بکا کرے یہ روز ہیں

امامِ شافعیؒ

عَلِیؑ حُبُّہُ الجُنّہ قسیمُ النّارِ وَالجَنّہ
وَصیُّ المُصطفیٰؐ حَقّا امامُ الانسِ والجِنّہ

حضرتِ خواجہ نظامؒ الدین اولیاءؒ

وصیت کردہ با امت محمدؐ در غدیرِ خُم
علیؑ ابنِ ابی طالبؑ خلافت را سزا باشد

(بشکریہ محقق و دانشور سیّد اشتیاق حسین تقوی)
بحوالہ صحیفۂ معرفت

Presented By: ShianeAli.com

کیا سبطِؑ مصطفیؐ کی شہادت کی رات تھی

کیا سبطِؑ مصطفیؐ کی شہادت کی رات تھی
آفت کی رات تھی وہ مصیبت کی رات تھی
عالَم کے بادشاہ کی رحلت کی رات تھی
زہراؑ و مرتضٰیؑ پہ قیامت کی رات تھی
گزری قلق میں فاطمہؑ کے نورِ عین کو
ہجرِ حسنؑ میں نیند نہ آئی حسینؑ کو

تکیے لگادیئے تھے حرم نے اِدھر اُدھر
بازو کو کوئی تھامتا تھا اور کوئی سَر
فرمایا طشت لاؤ ہُوا زہر کارگر
رہ رہ کے کاٹتا ہے کوئی تیغ سے جگر
سینے سے منہ میں ٹکڑے کلیجے کے آتے ہیں
ناناؐ بُلا رہے ہیں سو دنیا سے جاتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

فضہؑ نے جا کے دی شہِؑ ذیجاہ کو خبر
دارِ فنا سے آپکے بھائی کا ہے سفر
دوڑے حسینؑ چاک گریباں ، برہنہ سَر
دیکھا تڑپ رہے ہیں شہنشاہِؑ بحر و بر
گرنے لگے زمیں پہ جگر غم سے پھَٹ گیا
پھیلا کے ہاتھ بھائی سے بھائی لپٹ گیا

دِکھلا کے طشت بنتِ علیؑ نے کیا مقال
قربان جاؤں دیکھو یہ ہے مجتبیٰؑ کا حال
امید اب نہیں کہ بچے فاطمہؑ کا لال
فریاد ہے تباہ ہوئی مصطفیٰؐ کی آلؑ
اک آن درد سے نہیں بھائی سنبھلتے ہیں
رہ رہ کے اب کلیجے کے ٹکڑے نکلتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

بھائی کا حال دیکھ کے اُٹھا جگر میں درد
لوٹے زمیں پہ گِر کے بھری گیسوؤں میں گَرد
تَر تھا بدن پسینے میں اور ہاتھ پاؤں سَرد
اُن کا تو رنگ سبز تھا اور اِن کا رنگ زرد
رعشہ تھا تن میں آنکھوں سے آنسو نکلتے تھے
جُھک جُھک کے منہ کو بھائی کے قدموں سے ملتے تھے

ہر دَم لپٹ کے بھائی سے با چشمِ اشکبار
چلّاتے تھے کہ آپکی غربت کے میں نثار
شُبرؑ گلے کو چوم کے کہتے تھے بار بار
میں تم پہ صدقے اے مِرے ناناؐ کی یادگار
مجھ سے زیادہ ظلم و ستم تم پہ ہوئیں گے
ہم قبر میں تمہاری مصیبت پہ روئیں گے

کیا سبطِؑ مصطفیٰؐ کی شہادت کی رات تھی / نسیمؔ امروہوی

(بشکریہ سوز خواں وقار حیدر زیدی و امیر ہادی)

Presented By: ShianeAli.com

شربتِ تلخ سے شبرؑ نے وہ کُلفت پائی

شربتِ تلخ سے شبرؑ نے وہ کُلفت پائی
جیسے دل پر شہِؑ مسموم نے برچھی کھائی
خانۂ بنتِ نبیؐ میں یہ قیامت آئی
بھائی کے سامنے دَم توڑ رہا تھا بھائی

روح ، زہراؑ کی تڑپتی تھی نبیؐ روتے تھے
عرش ہِلتا تھا حسینؑ ابنِ علیؑ روتے تھے

رو کے شبیرؑ پکارے مِرے پیارے بھائی
نہ تو نانا ہیں نہ بابا ہیں ہمارے بھائی
اب اگر آپ بھی دنیا سے سدھارے بھائی
پھر جیئے گا یہ حزیں ، کس کے سہارے بھائی

دشمنِ جاں ہے جہاں ، منہ کو نہ موڑے جاؤ
اِس بُرے وقت میں تنہا تو نہ چھوڑے جاؤ

Presented By: ShianeAli.com

رو کے بولے یہ حسنؑ جانِ پدر میں قرباں
دل تڑپتا ہے کہ تم بیکس و تنہا ہو یہاں
ہے مگر موت سے مجبور جہاں میں انساں
خواب میں آئی تھیں جنت سے ابھی تو امّاں
آؤ بھائی سے ملو زینبؑ مغمومِ بہن
لو خدا حافظ و ناصر مری کلثومؑ بہن

کہتے کہتے یہ سخن ، رُخ پہ جو زردی چھائی
نگہ یاس نے بہنوں پہ قیامت ڈھائی
ہاتھ پھیلا کے بڑھیں کہہ کے جو ہے ہے بھائی
ابھی ملنے بھی نہ پائی تھیں کہ ہچکی آئی
طشت کی سمت جو منہ اُٹھ کے جھکایا افسوس
ٹکڑے ہو ہو کے کلیجہ نکل آیا افسوس
شربتِ تلخ سے شبرؑ نے وہ کُلفت پائی

Presented By: ShianeAli.com

لختِ دل منہ سے اُگلنے لگے پیہم جو حسنؑ
پیٹ کر رونے لگی یہ بھی بہن وہ بھی بہن
سَر جھکائے ہوئے روتے تھے شہِؑ تشنہ دہن
بھر گیا چھوٹے بڑے کتنے ہی ٹکڑوں سے لگن
دلِ صد پاش کے گِنتا کوئی کیونکر ٹکڑے
آئی آواز جگر کے ہیں بہتّر ٹکڑے

گھر سے مسموم کا تابوت جو باہر نکلا
مجمعِ اہلِ تولا بھی کُھلے سَر نکلا
رُخ کیئے یہ جو سُوئے قبرِ پیمبرؐ نکلا
تاک میں اُن کی وہاں فتنۂ محشر نکلا
مچ گیا شور کہ سوئیں گے نہ سونے دیں گے
قبرِ احمدؐ کے قریں دفن نہ ہونے دیں گے

Presented By: ShianeAli.com

لے چلے گھر کو جو واپس وہ جنازہ ناشاد
قبرِ احمدؐ پہ سنی سب نے کسی کی فریاد
یا نبیؐ ، امتِ مرحوم کی دیکھو بیداد
کیا مِرا لال حسنؑ تھا ، نہ تمہاری اولاد
دل میں زہراؑ کے کئی گھاؤ پڑے ہیں بابا
تیر سب میرے کلیجے میں گڑے ہیں بابا

لے کے تابوت کو کنبہ جو پلٹ کر آیا
پیٹ کر زینبؑ و کلثومؑ گریں ، غش کھایا
کس کو گردوں نے بجز آلؑ یہ دن دکھلایا
عرش تھرانے لگا روحِ امیں چلّایا
آؤ اے اُمتیو ، اک غمِ تازہ دیکھو
گھر میں آیا ہے جو واپس وہ جنازہ دیکھو
شربتِ تلخ سے شبرؑ نے وہ کُلفت پائی

Presented By: ShianeAli.com

جس دَم حسنؑ کا زہر سے ٹکڑے جگر ہُوا

جس دَم حسنؑ کا زہر سے ٹکڑے جگر ہُوا
سیپارہ دل کا آہوں سے زیر و زبر ہُوا
سَم کا جو روحِ پاک پہ ظاہر اثر ہُوا
حال اُس امامِ پاک کا اک دَم دِگر ہُوا
راحت میں فرق اَور شکم میں خلل پڑا
کٹ کر کلیجہ طشت کے اندر نکل پڑا

فرماتے تھے حسنؑ کہ بُلاؤ حسینؑ کو
تھا دَم بہ دَم یہ حکم کہ لاؤ حسینؑ کو
بھائی کا حالِ زار سُناؤ حسینؑ کو
ٹکڑے مِرے جگر کے دِکھاؤ حسینؑ کو
کہہ دو کہ جلد آیئے رحلت کا وقت ہے
سُن جایئے کچھ آ کے وصیت کا وقت ہے

Presented By: ShianeAli.com

آئے حسینؑ اتنے میں با چشمِ اشک بار
چلّاتے تھے کہ آپ کی غربت کے میں نثار
شبرؑ گلے کو چوم کے کہتے تھے بار بار
میں تم پہ صدقے اے مِرے نانا کی یادگار
مجھ سے زیادہ ظلم و ستم تم پہ ہوئیں گے
ہم قبر میں تمہاری مصیبت پہ روئیں گے

بھیا تمہاری گود میں نکلے گا میرا دَم
تم دو گے ہم کو غسل و کفن جب مریں گے ہم
ہوگا تمہارے پاس نہ کوئی بجز اَلم
قاتل سرہانے ہوئے گا یا خنجرِ ستم
شبرؑ تو بعدِ مرگ بھی راحت سے سوئے گا
لاشہ تمہارا گھوڑوں سے پامال ہوئے گا

Presented By: ShianeAli.com

بَرپا تھا اہلِ بیتِ پیمبرؐ میں شور و شین
بہنیں پچھاڑیں خاک پہ کھاتی تھیں کر کے بَین
سینے پہ ہاتھ مار کے چِلّاتے تھے حسینؑ
اب اُٹھ گیا زمانے سے ہم بے کسوں کا چَین

بازو ہمارا ٹوٹ گیا وا مصیبتا
باپ آج ہم سے چھُوٹ گیا وا مصیبتا

جس دَم حسنؑ کا زہر سے ٹکڑے جگر ہُوا

(بشکریہ سوز خواں جواد حسین و محمد علی و حیدر علی زیدی)

قیصرؔ بارھویؒ

احساس غم و درد میں ڈھل جاتا ہے
ماضی کا ورق روح کو تڑپاتا ہے
جب کہتا ہے غربت کی کہانی کوئی
مسلمؑ کے یتیموں کا خیال آتا ہے

(بشکریہ سوز خواں مرزا اطہر حسین و سیّد حسن عسکری)

Presented By: ShianeAli.com

زہرِ دغا سے غیر جو حالِ حسنؑ ہوا

زہرِ دغا سے غیر جو حالِ حسنؑ ہوا
خنجر جگر پہ زینبِؑ مضطر کے چل گیا
کلثومؑ رو کے کہنے لگیں وا محمداؐ
عباسؑ نے بھی چاک گریبان کرلیا

تعبیرِ خواب سوچ کے بے تاب ہوتے ہیں
شبرؑ کا حال دیکھ کے شبیرؑ روتے ہیں

دردِ جگر بڑھا تو پکارے شہِؑ زمن
قے ہوگی تم لگن تو اُٹھا لاؤ اے بہن
زینبؑ نے لا کے سامنے جس دم رکھا لگن
تھامے ہوئے کلیجے کو اُس پر جھکے حسنؑ

کٹ کٹ کے قلبِ سیّدِ والا نکل پڑا
یاقوت تن کے منہ سے کلیجہ نکل پڑا

Presented By: ShianeAli.com

زینبؑ کے بین سن کے مخاطب ہوئے امامؑ
دارِ فنا میں زیست کی مدت ہوئی تمام
جانا ہے مجھ کو نانا کی خدمت میں لا کلام
رونا لکھا ہے تیرے مقدر میں صبح و شام
بی بی نہ رو کہ پھٹتا ہے دل تیرے بین سے
تجھ کو ابھی بچھڑنا ہے بھائی حسینؑ سے

پیشِ نظر ہے معرکہ دشتِ کربلا
کام آئیں گے حسینؑ کے جب خویش و اقربا
دیکھے گی تو حسینؑ کا کٹتا ہوا گلا
خیمے جلیں گے اور چھنے گی تری ردا
تو سر برہنہ جائے گی بازارِ شام میں
بلوائے گا شقی تجھے دربارِ عام میں

زہرِ دغا سے غیر جو حالِ حسنؑ ہوا

Presented By: ShianeAli.com

یہ بات سُن کے رو دیئے مظلومِ کربلا
شبیرؑ کو حسنؑ نے گلے سے لگا لیا
تسکین دے کے پھر یہ پکارے شہِ ہُدا
رو٘و نہ تم کہ ہے یہی معبود کی رِضا
بھائی تمہاری طرح میرا بخت تو نہیں
عاشور سے حسنؑ کا یہ دن سخت تو نہیں

اک بات تم سے کہتا ہوں اے میرے سوگوار
حسرت یہ ہے کہ نانا کے پہلو میں ہو مزار
لیکن اگر ہو اُمتِ احمدؐ کو ناگوار
تم کو ہے میرے حق کی قسم شاہِؑ نامدار
لڑنا نہ تم کسی سے کہ تصویرِ صبر ہو
منظور ہے کہ پہلوئے مادر میں قبر ہو

Presented By: ShianeAli.com

ناگاہ اہلِ بیتؑ میں ماتم بپا ہُوا
زہراؑ کا لال راہیٔ مُلکِ بقا ہُوا
غُل پڑ گیا حسینؑ ، حسنؑ سے جُدا ہُوا
زینبؑ تڑپ کے کہتی تھیں لوگو یہ کیا ہُوا
میت کے گِرد مضطر و دلگیر روتے تھے
قاسمؑ کو لے کے گود میں شبیرؑ روتے تھے

جس دَم حسنؑ کو رو چکے ناموسِ مصطفیٰؐ X
غسل و کفن سے ہوگئے فارغ شہِؑ ہُدا
لے کر جنازہ خَلَفِ شیرِ کبریا
قبرِ نبیؐ کی سَمت چلے خویش و اقربا
عورت اک آئی لشکرِ آفت نشاں لئے
ہر لشکری تھا ہاتھ میں تیر و کماں لئے

Presented By: ShianeAli.com

اے مومنو! آثر کو بتاؤ پئے خدا
گھر سے نکل کے کوئی جنازہ بھی ہے پھرا
لیکن حسنؑ کے ساتھ مدینے میں جو ہُوا
راوی نے اِس طرح سے ہے تاریخ میں لکھا
پیوستہ اِس قدر تھے بدن میں حسنؑ کے تیر
بھائی بہن نکال رہے تھے بدن کے تیر
زہرِ دغا سے غیر جو حالِ حسنؑ ہوا

(بشکریہ سوزخواں مسعود حسین رضوی و جاوید برادران)

Presented By: ShianeAli.com

کفن پنہا کے جو شبرؑ کو لے چلے شبیرؑ

کفن پنہا کے جو شبرؑ کو لے چلے شبیرؑ
رواں تھے ساتھ بنی ہاشم اور امیر و فقیر
ہر ایک نوحہ کناں سب کا حالِ دل تغیّر
ہزاروں اہلِ وِلا ، نالہ کش ، حزیں ، دل گیر

سَر اپنا پیٹتا ہر ایک نوحہ گر ہمراہ
جگر کے ٹکڑے لئے طشت میں پسر ہمراہ

ارادہ تھا کہ ہو قبرِ نبیؐ کے پاس مزار
ہزار حیف نہ راضی ہوئے مگر اَشرار
لگائے تیر حسنؑ کے جنازے پَر اک بار
کئی خُدنگ دَر آئے کفن میں آخر کار

بَلا کے دشت میں اک روز آئیں گے ناوک
وہاں حسینؑ کی میّت اُٹھائیں گے ناوک

Presented By: ShianeAli.com

کسی طرح سے نہ باز آئے جب جفا پرور
کیا بقیع میں مدفون لاشۂ شبرؑ
ہے اب یہ عرض مسلمانوں سے سُنیں یکسر
ہے آرزو کہ شفاعت کریں گے پیغمبرؐ
طرح طرح کا ستم آلؑ پر کیا تم نے
یہی تھا اجرِ رسالتؐ جو کچھ دیا تم نے

نبیؐ کی بیٹی کو رکھا خفا یہ اجر دیا
علیؑ کو سجدے میں زخمی کیا یہ اجر دیا
حسنؑ کو زہرِ ہلاہلِ دیا یہ اجر دیا
حسینؑ ذِبح ہوئے بے خطا ، یہ اجر دیا
نبیؐ کا حشر کے دن جب کہ سامنا ہوگا
جُھکاؤ سَر کو گریباں میں دیکھو کیا ہوگا

کفن پنہا کے جو شبرؑ کو لے چلے شبیرؑ / خبیرؔ لکھنویؔ

Presented By: ShianeAli.com

ہاں دوستو یہ وقت ہے اندوہ و محن کا

ہاں دوستو یہ وقت ہے اندوہ و محن کا
ماتم ہے جگر بندِ شہِؑ قلعہ شکن کا
زہراؑ نے کیا چاک گریبان ، کفن کا
سَر کھول دو اب اُٹھتا ہے تابوت ، حسنؑ کا
حیدرؑ بھی بکا کرتے ہیں زہراؑ و نبیؐ بھی
عباسؑ بھی روتے ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ بھی

ہمشیر نے سَر پیٹ کے یہ شور مچایا
میں کیا کروں لوگو مجھے قسمت نے ستایا
بے رحموں نے بھیا کو مِرے زہر پلایا
کس طرح بچے گا اسدُ اللہ کا جایا
بس ہوگیا معلوم کہ ساماں ہیں سفر کے
دیکھو تو لگن بھر گیا ٹکڑوں سے جگر کے

Presented By: ShianeAli.com

شبیرؑ تڑپنے لگے دستار پٹک کر
نزدیک تھا دَم تَن سے نکل جائے پھڑک کر
بہنیں جو برادر کے لئے روئیں بلک کر
نالے تھے کہ سینوں پہ گری برق کڑک کر
زینبؑ کا یہ نوحہ تھا کہ یہ کیا ہُوا لوگو
ماں جایا مِرا بیکس و تنہا ہُوا لوگو

قاسمؑ کا بھی ننھا سا گریبان پھٹا ہے
حیدرؑ کے محبّوں میں بھی اک حشر بپا ہے
دشمن بھی تڑپتے ہیں وہ فریاد و بکا ہے
تابوتِ حسنؑ روضۂ احمدؐ کو چلا ہے
ماتم میں نہیں ہوش بجا اب تو کسی کے
عمّامہ نہیں سَر پہ حسینؑ ابنِ علیؑ کے

Presented By: ShianeAli.com

ہمراہ ہیں انصارؓ و مہاجرؓ بھی کھلے سَر
زینبؑ بھی ہیں کلثومؑ بھی اوڑھے ہوئے چادر
ناگاہ پکاری کوئی بی بی یہ تڑپ کر
اے اقیو، رحم کرو میرے پسر پر
میت پہ سُنے ہیں یہ ستم چرخِ کہن کے
اب تیر برستے ہیں جنازے پہ حسنؑ کے

ہاں دوستو یہ وقت ہے اندوہ و محن کا/نسیمؔ امروہوی

شاہدؔ جعفر

توؑ نفسِ خدا ہے کہ نصیریؔ کا خدا ہے
اِس رمز کو سمجھا نہ کسی نے بھی ابھی تک

Presented By: ShianeAli.com

دشمن معاویہ ہُوا شاہِ حسنؑ کا جب

دشمن معاویہ ہُوا شاہِ حسنؑ کا جب
ساکت وہ چند روز رہا پھر کیا غضب
مَروان تھا مدینے کا حاکم ، عَدوِئے رب
بھجوایا اُس کو زہر ، لکھے واقعات سب
تاکید کی کہ بُغض ہے شبرؑ کی ذات سے
کھِلوادے زہر ، دخترِ اَشعَث کے ہاتھ سے

اِس قہر کا وہ زہر تھا ، آفت کا تھا اثر
دَم بھر میں ٹکڑے ٹکڑے ہُوا شاہؑ کا جگر
غُل پڑ گیا حسنؑ کا زمانے سے ہے سفر
حیدرؑ کا سبز پوش تڑپتا ہے فرش پر
زہراؑ کی بیٹیوں پہ مصیبت پھر آئی ہے
گھر لُٹ رہا ہے عازمِ فردوس بھائی ہے

Presented By: ShianeAli.com

چِلّاتے تھے حسینؑ کہ ہے ہے ہُوا یہ کیا
زینبؑ پکارتی تھی ارے کس نے کی دَغا
ناگاہ طشت ، سبطِ نبیؐ نے طلب کیا
قے ہوگئی شروع اذیت ہوئی سِوا
افسوس یہ سلوک ، شہِؑ نیک خُو کے ساتھ
گرِنے لگے کلیجے کے ٹکڑے لہو کے ساتھ

غش میں حسنؑ تھے ہوگئے ہُشیار ناگہاں
پھیلائے ہاتھ آنکھوں سے آنسو ہوئے رَواں
شبیرؑ لپٹے سینے سے کَرتے ہُوئے فُغاں
یوں دونوں مل کے روئے کہ محشر ہُوا عیاں
بیتاب سب کے دل ہوئے دردِ جُدائی سے
شبرؑ نے رازِ دل جو کہا چھوٹے بھائی سے

Presented By: ShianeAli.com

بعد اُس کے کلمہ پڑھنے لگے شاہؑ نیک نام
دیکھا رُخِ حسینؑ کو اور ہو گئے تمام
سر بی بیوں نے کھول دیئے کہہ کے یا امامؑ
میّت کے گِرد ، اہلِ حرم کا تھا اِژدِہام
یثرب نے خاک اُڑائی کہ بستی اُجڑ گئی
قاسمؑ کے رُخ پہ گَرد ، یتیمی کی پڑ گئی

سامانِ دفن پانچویں معصومؑ نے کیا
غسل و کفن برادرِ مَسموم کو دِیا
کپڑے نئے پہن چکا جب نورِ کبریا
[redacted]

چاہا نبیؐ کے روضے میں ہو مرقدِ حسنؑ
روکا مخالفوں نے ہوئے بڑھ کے طعنہ زن
شبرؑ کا جانشیں جو ہُوا اُن سے ہم سخن
برسائے تیر ظالموں نے اُس پہ دفعتاً
تابوتِ مجتبیٰؑ سے وہ ناوک گزر گئے
غیظ آگیا حسینؑ کو لیکن ٹھہر گئے

یاد آگئی وصیتِ مقتولِ بے گناہ
واں سے جنازہ لے کے بقیعہ میں آئے شاہؑ
پڑھ کر نماز رونے لگے فدیۂ الٰہ
کھودی گئی لحد تو کیا سب نے شورِ آہ
پیوست تھے جنازۂ شاہؑ زمن میں تیر
ہاتھوں پہ لاش اُٹھائی تو نکلے کفن میں تیر

Presented By: ShianeAli.com

ڈوبا زمیں میں چاند پیمبرؐ کا ناگہاں
روحِ رسولؐ کرنے لگی نالہ و فغاں
بیٹے پہ صدقے ہونے کو نکلی لحد سے ماں
پہنچے نجف سے حیدرِؑ کرار نوحہ خواں
تربت میں والدین سے عزلت گزیں ملا
دلبندِ بوترابؑ کو فرشِ زمیں ملا
دشمن معاویہ ہُوا شاہِ حسنؑ کا جب

پڑا ہے غش میں حسینؑ غریب کا جانی

پڑا ہے غش میں حسینؑ غریب کا جانی
منا رہے ہیں خوشی ظلم و جور کے بانی
دمِ نماز جو چونکا یہ حیدرِؑ ثانی
وضو کے واسطے اُٹھ کر طلب کیا پانی

جو پانی آیا تو منہ آنسوؤں سے دھونے لگے
پھری نگاہوں میں بابا کی پیاس ، رونے لگے

تڑپ کے دل نے کہا ہائے سیدِ خوشخو
یہی تو ہے نہ مِلا تین دن جو بہرِ وضو
اِسی کی چاہ میں کوثر کو چل بسے مہرو
اِسی کی واسطے عمو کے کٹ گئے بازو

یہی تو وہ ہے جو بے شِیر نے نہ پایا تھا
اِسی کو مانگ کے گردن پہ تِیر کھایا تھا

Presented By: ShianeAli.com

غرض کہ آئے مصلّے پہ اور پڑھی وہ نماز
کہ جس کے بعد تھی حدِ وصالِ ناز و نیاز
ہر ایک ذکر طویل اور ہر اک سجود دراز
پکارتی تھی یہ روحِ حسینؑ سجدہ نواز
مجھے بھی ناز ہے جس پر یہی وہ طاعت ہے
یہ آخری مرے سجادؑ کی عبادت ہے

ہوئی تمام جو آخر نمازِ جانِ رسولؐ
دعا و حمد کے لب چومتا تھا حُسنِ قبول
دیا جو شکر کے سجدے کو حق کی یاد میں طول
تو ایک عصر کا یاد آیا سجدۂ مقبول
اُٹھے جو روتے ہوئے کُوچ کر گئے سجادؑ
کہا حسینؑ حسینؑ اور مر گئے سجادؑ

پڑا ہے غش میں حسینؑ غریب کا جانی

Presented By: ShianeAli.com

اُٹھائی دوڑ کے باقرؑ نے لاش رو رو کر
تمام بی بیاں ماتم میں پیٹنے لگیں سَر
محلّہؑ بنی ہاشم میں غل مچا گھر گھر
اُٹھا جہاں سے عزادارِ سبطِ پیغمبرؐ
چھُٹا وہ آلؑ سے جو آسرا تھا غربت کا
بجھا چراغ ، شہِؑ کربلا کی تربت کا

نبیؐ و حیدرؑ و زہراؑ کی روح ہے ناشاد
حسینؑ کا ہے یہ نوحہ کہ ہائے اے سجادؑ
بتولؑ کہتی ہیں رو رو کے ، یا خدا فریاد
سہے گی دہر میں کیا کیا ستم مِری اولاد
جفا سے قتل کیا جبر و قہر سے مارا
مِرے مریض کو ظالم نے زہر سے مارا

پڑا ہے غش میں حسینِؑ غریب کا جانی / نسیمؔ امروھویؒ

Presented By: ShianeAli.com

جب عابدؑ بے کس کو پیامِ اجل آیا

جب عابدِؑ بے کس کو پیامِ اجل آیا
دنیائے دغا باز کی نیّت میں بَل آیا
وہ زہر دیا جس سے سکوں میں خلل آیا
مانندِ حسنؑ کٹ کے کلیجہ نکل آیا
ظالم نے مریضِ شہِؑ دلگیر کو مارا
شبرؑ کی طرح دلبرِ شبیرؑ کو مارا

اولادِ پیمبرؐ پہ مصیبت کا یہ دن ہے
پیاسے کے عزادار کی رحلت کا یہ دن ہے
مظلوم کے دِلبر کی شہادت کا یہ دن ہے
عاشور کے بعد اور مصیبت کا یہ دن ہے
اِس غم سے جگر چاک ہے زہراؑ و نبیؐ کا
اُٹھتا ہے عزادار حسینؑ ابنِ علیؑ کا

Presented By: ShianeAli.com

وہ زہر سے دَم عابدِؑ بیکس کا اُکھڑنا
سجادِ دل افگار کا باقرؑ سے بچھڑنا
بگڑی ہوئی تقدیر غریبوں کی بگڑنا
اُجڑا ہوا گھر فاطمہؑ زہرا کا اُجڑنا
ویراں ہُوا دربار ولی ابنِ ولی کا
بجھتا ہے چراغ آج حسینؑ ابنِ علیؑ کا

القصہ وضو کرکے مصلّے پہ جب آئے
دہشت سے بدن کانپ گیا اشک بہائے
سجّادے پہ سجادؑ پسینے میں نہائے
ہل ہل گیا گردوں جو لبِ پاک ہلائے
آواز یہ آتی تھی شہِؑ کرب و بلا کی
یہ طاعتِ آخر ہے مرے زینِ عبا کی

وہ نصف شب اور راضیٔ تقدیر کا سجدہ
نورِ نظرِ کُشتۂ شمشیر کا سجدہ
پیغامِ اَجل تھا کہ وہ دلگیر کا سجدہ
جس طرح کہ عاشور کو شبیرؑ کا سجدہ

اُٹھے جو مصلّے سے تو غش کر گئے سجادؑ
ہے ہے مرے بابا کہا اور مر گئے سجادؑ

جب عابدِؑ بے کس کو پیامِ اَجل آیا / نسیمؔ امروہوی

زاہدؔ نقوی

زاہدؔ میں یہاں نادِ علیؑ پڑھتا ہوں دل میں
آواز پہنچ جاتی ہے عباسِؑ علیؑ تک

Presented By: ShianeAli.com

بال بکھرا دیں غلامانِ رسولِؑ دو جہاں

بال بکھرا دیں غلامانِ رسولِؐ دو جہاں
باقرِ علم کی رحلت کا سُناتا ہوں بیاں
تھا جو زید ابنِ حسن مسندِ جد کا خواہاں
مل گیا جا کے خلیفہ سے شقیؑ دوراں
شام سے خوب یہ سوغات وہ پُر فن لایا
نذر کو زہر بھرے زِین کا توسَن لایا

جیسے ہی رخش پہ اسوار ہوئے شاہِؑ زمن
اثرِ زہر سے مُرجھانے لگا گُل سا بدن
بولی قسمت کہ نواسے کو مِلا اِرثِ حسنؑ
دفعتاً کانپ گیا بنتِ نبیؐ کا مدفن
آئی آواز کہ پھر خستہ جگر کو لوٹا
چرخ نے پھر مِرے شبیرؑ کے گھر کو لوٹا

Presented By: ShianeAli.com

زمنِ پُر زہر سے اُترے تو چڑھا تن پہ ورم
بولے جعفرؑ سے کہ بچنے کے نہیں ہیں اب ہم
سُن کے یہ گھر میں مچا حشر ، ہُوا وہ ماتم
صورتِ زینبؑ و کلثومؑ تڑپتے تھے حرم
شور تھا خلق سے مولائے زمن جاتے ہیں
آج پھر فاطمہؑ کے گھر سے حسنؑ جاتے ہیں

تیسرے دن جو کیا زہر نے حد درجہ نڈھال X
بولے یہ جعفرِؑ صادق سے کہ اے وارثِ آلؑ
عازمِ خُلد ہے یہ عبدِ خدائے مُتعال
اب مِرا جامۂ احرام نکالو مِرے لال
اِسی چادر کا کفن مجھ کو پنہانا بیٹا
پاس بابا کے مِری قبر بنانا بیٹا

Presented By: ShianeAli.com

حشر برپا ہے مدینے میں قیامت ہے قریب
باقرِ علم نبیؐ کا دمِ رحلت ہے قریب
فاطمہؑ پیٹتی ہیں سر کو وہ آفت ہے قریب
روحِ شبیرؑ تڑپتی ہے شہادت ہے قریب
کنبہ رونے کے لئے آلؑ کے گھر آ پہنچا
اثرِ زہرِ دغا تا بہ جگر آ پہنچا

لو یہ کون آئے کہ رویت کو دم آنکھوں میں رکا ✗
کس کی تسلیم کو یہ ہاتھ اُٹھا باقرؑ کا
کون یہ بی بی ہیں کرتی ہوئی آئیں جو بکا
گھر میں سب رونے لگے آلؑ میں کہرام مچا
شبرؑ و حیدرؑ و زہراؑ و نبیؐ روتے ہیں
اپنے پوتے کو حسینؑ ابنِ علیؑ روتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

غل مدینے میں ہُوا ہائے بدھارے باقرؑ
اُٹھ گئے گلشنِ ہستی سے ہمارے باقرؑ
بستۂ طوق و سلاسل کے دُلارے باقرؑ
روحِ شبرؑ کا ہے نوحہ مرے پیارے باقرؑ
زہر کس چال سے غدار نے بھیجا افسوس
کٹ گیا میری طرح تیرا کلیجہ افسوس

مادرِ جعفرِؑ صادق تھیں بکھیرے ہوئے بال
بَین کرتے تھے تڑپ کر حرمِ نیک خصال
بی بیاں دیتی تھیں پُرسہ جو بصد رنج و ملال
روتے تھے وہ جنہیں عاشور کا معلوم تھا حال
پُرسہ جو دیتے وہ مقتل میں پڑے سوتے تھے
طفل تک سیلیوں کے ڈر سے نہیں روتے تھے

بال بکھرا دیں غلامانِ رسولِؐ دو جہاں / شمیمؔ امروہوی

Presented By: ShianeAli.com

حشر برپا ہے مدینے میں قیامت ہے قریب

حشر برپا ہے مدینے میں قیامت ہے قریب
باقرِؑ علمِ نبیؐ کا دَمِ رحلت ہے قریب
فاطمہؑ پیٹتی ہیں سَر کو وہ آفت ہے قریب
روحِ شبیرؑ تڑپتی ہے شہادت ہے قریب
کنبہ رونے کے لئے آلؑ کے گھر آپہنچا
اثرِ زہرِ دغا تا بہ جگر آپہنچا

لو یہ کون آئے کہ رَویت کو دَم آنکھوں میں رُکا
کس کی تسلیم کو یہ ہاتھ اُٹھا باقرؑ کا
کون یہ بی بی ہیں کرتی ہوئی آئیں جو بکا
گھر میں سب رونے لگے آلؑ میں کہرام مچا
شبرؑ و حیدرؑ و زہراؑ و نبیؐ روتے ہیں
اپنے پوتے کو حسینؑ ابنِ علیؑ روتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

غل مدینے میں ہُوا ہائے سدھارے باقرؑ
اُٹھ گئے گلشنِ ہستی سے ہمارے باقرؑ
بستۂ طوق و سلاسل کے دُلارے باقرؑ
روحِ شبرؑ کا ہے نوحہ مرے پیارے باقرؑ
زہر کس چال سے غدار نے بھیجا افسوس
کٹ گیا میری طرح تیرا کلیجہ افسوس

مادرِ جعفرِؑ صادق تھیں بکھیرے ہوئے بال ✗
بَین کرتے تھے تڑپ کر حرمِ نیک خصال
بی بیاں دیتی تھیں پُرسہ جو دَمِ رنج و ملال
روتے تھے وہ جنہیں عاشور کا معلوم تھا حال
پُرسہ جو دیتے وہ مقتل میں پڑے سوتے تھے
طفل تک سیلیوں کے ڈر سے نہیں روتے تھے

Presented By: ShianeAli.com

دفن کرکے جو بقیع سے پھرے اہلِ عزا
مرقدِ حضرت باقرؑ سے اُٹھا شورِ بکا
روئے یہ کہہ کے گلے مل کے شہِؑ کرب و بلا
میرے اصغرؑ کے بھتیجے تری گردن کے فدا
اثرِ ظلم گلے سے یہ عیاں ہے اب تک
رَسَنِ ظلم سے چھِلنے کا نشاں ہے اب تک

حشر برپا ہے مدینے میں قیامت ہے قریب / نسیمؔ امروہوی

علمدار حسین اسلمؔ

کون تھا بعدِ شہِؑ دیں جو بجھاتا آکر
آگ دامانِ سکینہؑ کی بھڑکتی ہی رہی
بوند پانی کو ترستی رہی اولادِ رسولؐ
اور کربل کی زمیں آگ اُگلتی ہی رہی

Presented By: ShianeAli.com

قولِ صادق ہے سُنیں دل سے غلامانِ حسینؑ

قولِ صادق ہے سنیں دل سے غلامانِ حسینؑ
جو بھی غم میں مرے دادا کے کرے شیون و شین
یا رُلانے کو پڑھے حالِ امامِ کونین
یا ہو صورت سے یہ اظہار کہ دل ہے بے چین
اجرِ عرفانِ امامت بہ یقیں بخشیں گے
میرے ناناؐ اُسے فردوسِ بریں بخشیں گے

اِس روایت کا محبوں میں ہُوا جب چرچا
جا بجا ہونے لگی مجلسِ شبیرؑ بپا
اپنی کفشوں کو جہاں چھوڑتے تھے اہلِ عزا
بیٹھ جاتے تھے وہاں چپکے سے آکر مولاؑ
بارہا دیکھے گئے بزم میں غم خواروں کی
صاف کرتے ہوئے نعلین ، عزاداروں کی

اِن مجالس کے جو منصور کو پہنچے اخبار
جذبۂ قتلِ شہؑ پاک ہُوا پھر بیدار
جلوہ گر آپ تھے اک حجرے میں اوؑر چند انصار
آگ لگوادی وہاں چاروں طرف سے اک بار

پڑ گیا غُل پسرِ صاحبِ معراج جلا
ہائے گھر فاطمہؑ کا تیسری بار آج جلا

آگ بجھ جانے کی حاکم نے خبر جبکہ سنی
مشتعل آتشِ بُغض اوَر ہوئی اوَر ہوئی
شہؑ کو انگورِ سَم آلود کی ڈالی بھیجی
چند دانے جو کیۓ نوش قیامت آئی

خون کے ساتھ رَگوں میں صفتِ سَیل گیا
کُل بدن میں اثرِ زہرِ دَغا پھیل گیا

Presented By: ShianeAli.com

سب عزیزوں کو کیا بہرِ وصیت جو طلب
نزع کا وقت تھا منہ دیکھ کے رونے لگے سب
شہؑ نے فرمایا کہ ہم خلق سے جانے کو ہیں اب
تم کو ملحوظ رہے طاعتِ خالق کا ادب
بس یہی سب کی معاون سَرِ محشر ہوگی
یہ قضا کی تو شفاعت نہ میسر ہوگی

دوسرے یہ کہ رہے یاد مِرے جَد کی عزا
غمِ شبیرؑ میں جی کھول کے روتے رہنا
دیکھ کر موسیٰ کاظمؑ کی طرف پھِر یہ کہا
اَلفراق اے مِرے دِلدار ، خدا کو سونپا
لو بتولؑ آئیں رسولؐ الثقلین آ پہنچے
وہ علیؑ آئے وہ شبرؑ وہ حسینؑ آ پہنچے

Presented By: ShianeAli.com

اَلسّلام اے مِرے ناناؐ مِرے داداؑ میں فدا
اَلسّلام اے مِری دادی جگرِ خیرؐ ورا
اَلسّلام اے ہدفِ غم ، حسنِؑ سبز قبا
اَلسّلام اے شہِؑ مظلوم ، غریبُ الغربا

کہہ کے یہ اُٹھ گئے دنیا سے ہمارے جعفرؑ
ہائے شبیرؑ کہا اور سدھارے جعفرؑ

فاطمہؑ رو کے پکاریں مِرے پیارے بیٹے
بات بھی کرنے نہ پائے کہ سدھارے بیٹے
تھا مِرے لال کا غم ، دَم سے تمہارے بیٹے
مجلسیں ہوں گی بپا کس کے سہارے بیٹے

لو غش آتا ہے سنبھالو مجھے سونے والے
الوداع اے مِرے مظلوم کے رونے والے

قول صادق ہے سُنیں دل سے غلامانِ حسینؑ / شمیمؔ امروہوی

Presented By: ShianeAli.com

قتلِ کاظمؑ کا دیا حکم جو عباسی نے

قتلِ کاظمؑ کا دیا حکم جو عباسی نے
سَر کھلے روضۂ اقدس سے پیمبرؐ نکلے
مرتضیٰؑ آئے تڑپ کر نجفِ اشرف سے
بال بکھرائے خلیفہ کے محل میں پہنچے
خواب میں اُس نے شہِؑ عُقدہ کَشا کو دیکھا
اور روتے ہوئے محبوبِؐ خدا کو دیکھا

نیم خوابی میں محمدؐ کی سنی یہ فریاد
کیا یہی میری رِسالت کا صلہ ہے جلّاد
ہوچکا ظلم سے اُمت کے مِرا گھر برباد
کب تک آخر یہ ستم جھیلے گی میری اولاد
راحتیں سارے زمانے کی ، زمانے کے لئے
رہ گئی آل مِری ٹھوکریں کھانے کے لئے

Presented By: ShianeAli.com

ظلم کیا کیا مِری زہراؑ پہ ہُوا ، صبر کیا X
سَر پہ حیدرؑ کے چلی تیغِ جفا ، صبر کیا
میرے شبرؑ کو دیا زہرِ دغا ، صبر کیا
میرے شبیرؑ کا سَر کاٹ لیا ، صبر کیا
کیا اِسی اَجر کے قابل تھی ہدایت میری
سَرِ بازار پھرائی گئی عترت میری

تنگ و تاریک وہ حُجرہ وہ محمدؐ کا قمر
روشنی کا نہ جہاں دَخل ، ہَوا کا نہ گُزر
کبھی ہوتی تھی نہ شام اور نہ آتی تھی سحر
کُلفتیں شام کے زندانِ جفا سے بڑھ کر
واں ستم چند گرفتاروں پہ بَٹ جاتے تھے
یہاں سب ایک ہی قیدی پہ ستم ڈھاتے تھے

Presented By: ShianeAli.com

بے کسی اُن کی رقم کرتے ہیں یوں ابنِ حجر
زہرِ بیداد سے مارا گیا جانِ شبرؑ
تین دن فرش پہ تڑپا یہ محمدؐ کا جگر
بیڑیاں پہنے ہوئے قید سے نکلا مر کر
کلمہ گو بیٹھے رہے دفن کو حمال آئے
پلِ بغداد پہ لاشے کو یوں ہی ڈال آئے

اور بھی حکمِ ستم گار سے ڈھایا یہ غضب
ایک تختے پہ رکھا لاشۂ سلطانِؑ عرب
کھینچتے پھرتے رہے کوچہ بہ کوچہ اُسے جب
فاطمہؑ رو کے پکاریں یہ بصد رنج و تعب
ہائے تاریک ہے اب سارا جہاں نظروں میں
پھر گیا لاشۂ مسلمؑ کا سماں نظروں میں

قتلِ کاظمؑ کا دیا حکم جو عباسی نے

Presented By: ShianeAli.com

شورِ غُل سُن کے سلیمانؒ محل سے نکلا
حال تب موسیٰ کاظمؑ کی شہادت کا سُنا
اپنے بیٹوں کو ندا دی کہ ارے تکتے ہو کیا
چھین لو لاشۂ مولائےؑ غریبُ الغربا
جان پَر کھیل کے تب اُس کے جگر بَندوں نے
لے لیا کاندھوں پہ تابوت کو فرزندوں نے

شیر جو ٹوٹ پڑے بھاگ گئے دشمنِ رب
کی سلیمانؒ نے مُنادی کہ غیُورانِ عرب
ہائے مارا گیا وہ شاہؑ بصد رنج و تعب
جس کے نانا ہیں نبیؐ موسیٰ کاظمؑ ہے لقب
سُن کے یہ آہوں کے نعرے جگروں سے نکلے
سَر کُھلے شہؑ کے عزادار گھروں سے نکلے

Presented By: ShianeAli.com

غسلِ میّت کو جو تختے پہ اُتارے گئے شاہؑ
زیرِ ملبوس تھی زندان کی سختی ہمراہ
ہائے وہ طوقِ گراں اور وہ زنجیریں آہ
جسمِ مردہ کے یہ زیور ہیں شقاوت کے گواہ
لوگ کہتے تھے مسلماں وہ شقی کیسا ہے
جس نے زنجیروں میں لاشے کو جکڑ رکھا ہے

لاش، تُربت میں اُتاری تو بصد شیون و شَین
کسی بی بی نے کہا ہائے مِرے نورُ العین
اُس کو دیکھا نہ کسی نے بھی سُنے سب نے یہ بَین
اے مِرے کاظمِ مظلوم، عزادارِ حسینؑ
یاد میں پیاسوں کی منہ اشکوں سے دھونے والے
الوداع اے مِرے شبیرؑ کے رونے والے

قتلِ کاظمؑ کا دیا حکم جو عباسی نے / شمیمؔ امروہوی

Presented By: ShianeAli.com

وارثِ صابر و شاکر تھے جو راضی بہ رِضا

وارثِ صابر و شاکر تھے جو راضی بہ رِضا
موت سے تھے نہ ہراساں نہ غمِ زہرِ جفا
پھر بھی احساس کا غربت کے عجب عالم تھا
یاد آتا تھا غریبُ الوطنی میں کیا کیا
کبھی شبیرؑ کے روضے پہ نظر جاتی تھی
کان میں ہائے حسینا کی صدا آتی تھی

کبھی دادا کے نجف میں تھا کلیجہ پامال
کبھی دادی کے بقیع کی جُدائی میں نڈھال
کبھی بغداد میں بابا کی لحد پر بے حال
کبھی روضے سے پیمبرؐ کے بچھڑنے کا ملال
در و دیوارِ مدینہ کبھی یاد آتے ہیں
ہائے نانا کا وطن کہہ کے تڑپ جاتے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

شکل دیکھی تھی نہ پردیس میں جس بیٹے کی
اُس کی تصویر بھی رہ رہ کے جگر مَلتی تھی
دل میں ارماں تھے نگاہوں میں غمِ مایوسی
موت شہ رگ کے قریب اور بہت دور تھیؑ

یادِ فرزند ، دلِ زار کو بَرماتی تھی
جیسے صغراؑ شہِؑ مظلوم کو یاد آتی تھی

دھیان آتا تھا کبھی کرب میں اُس خواہر کا
صورتِ زینبِؑ کبریٰ تھی جو بھائی پہ فدا
سوچتے تھے کہ وہ ہوتیں تو یہ اُن سے کہتا
ابھی کمسن ہے بھتیجا اِسے تم کو سونپا

سرپرست اِس کی تمہی میری جگہ پَر اب ہو
یہ سمجھنا کہ یہ سجادؑ ہے تم زینبؑ ہو

Presented By: ShianeAli.com

اِن خیالاتِ غمِ انگیز میں پیہم جو گھرے
اشک آنکھوں سے بہے رِیشِ مبارک پہ گرِے
کوفہ و شام کے بازار نگاہوں میں پھِرے
موت نے تھام لیئے تارِ رگِ جاں کے سِرے
چل بسے گلشنِ ہستی سے ہمارے مولاؑ
شہؑ کو روتے ہوئے دنیا سے سدھارے مولاؑ

یاں ہُوا فاطمہؑ کا لال عجم میں مسموم
اور وہاں کب سے مدینے میں بہن تھی مغموم
گو عزیزوں میں ہو ظاہر کا تعلق معدوم
دل کو ہو جاتا ہے سب حال کہیں سے معلوم
مضطرب تھی غمِ فرقت کے سفینے میں بہن
طُوس میں بھائی تڑپتا تھا مدینے میں بہن

وارثِ صابر و شاکر تھے جو راضی بہ رِضا / نسیمؔ امروہوی

Presented By: ShianeAli.com

تھا وہی عالمِ غربت میں رِضاؑ کا عالَم

تھا وہی عالمِ غربت میں رِضاؑ کا عالَم
کربلا میں جو شہِؑ کرب و بَلا کا عالَم
وہی تسلیم وہی صبر و رِضا کا عالَم
وہی تسبیح وہی ذکرِ خدا کا عالَم

نقشِ توحید کو اِس طرح مِٹایا جائے
زہر اور ساقیٔ کوثر کو پلایا جائے

گو بہت دُور وطن سے تھے حسینؑ ابنِ علیؑ
تھا نہ غم خوار بھی اُن کا دَمِ آخر کوئی
رونے والے تو مگر اُن کے تھے موجود کئی
سَر کھلے ہی سہی مقتل میں بہن تھی تو سہی

تھا یقیں غم میں مِرے جان کو کھوئے گی بہن
فاطمہؑ لاش پہ اور ناقے پہ روئے گی بہن

Presented By: ShianeAli.com

کشتۂ زہر زمانے میں حسنؑ بھی تھے مگر
نزع میں زانوئے شبیرؑ پہ تھا اُن کا سَر
بہنیں تسکین کو موجود ، تسلی کو پسر
اپنے سب اہلِ وطن ، اپنے عزیز ، اپنا گھر
یاں وطن دُور ، بہن ہے نہ کوئی بھائی ہے
نزع کا وقت ہے اور عالَمِ تنہائی ہے

اِن خیالاتِ غمِ انگیز میں پیہم جو گھرے
اشک آنکھوں سے بہے ریشِ مبارک پہ گرے
کوفہ و شام کے بازار نگاہوں میں پھرے
موت نے تھام لئے تارِ رگِ جاں کے سِرے
چَل بسے گلشنِ ہستی سے ہمارے مولاؑ
شہؑ کو روتے ہوئے دنیا سے سدھارے مولاؑ

تھا وہی عالَمِ غربت میں رِضاؑ کا عالَم

Presented By: ShianeAli.com

قید میں مولا تقیؑ شام و سحر روتے تھے

قید میں مولا تقیؑ شام و سحر روتے تھے
روکتے بھی تھے نگہبان مگر روتے تھے
یادِ شبیرؑ میں جب پیٹ کے سَر روتے تھے
در و دیوار کا پھٹتا تھا جگر روتے تھے

مرتے مرتے بھی زباں پر شہِؑ صفدر ہی رہے
مدتِ قید میں عابدؑ کے برابر ہی رہے

اِن کے رونے سے ہزاروں کا جگر نرم ہُوا
معتصم پہلے ہی جلتا تھا ، پر اب اور جلا
مِل کے دربان سے آخر وہ اُنہیں زہر دیا
جس کے پیتے ہی کلیجے میں گڑا تیرِ قضا
کچھ وصیت کے بھی لکھنے کی نہ مہلت پائی
قید میں وارثِ کاظمؑ نے شہادت پائی

کون زندان میں اپنا تھا جو اُن کو روتا
بے کسی لاشۂ مظلوم پہ کرتی تھی بکا
نو بزرگ آپ کے فردوس میں کرتے تھے عزا
ایک بی بی کی یہاں آئی یہ پُر درد صدا
لاش پر رونے کو بیٹا، نہ کوئی بھائی ہے
ہائے بچّے تجھے غربت میں اَجل آئی ہے

یاں نہ مادر ہے، نہ بی بی ہے، نہ بیٹی، نہ بہن
لاش کو ڈھانکنے والا، نہ کوئی مرد، نہ زن
اب یہ زنداں کے نگہباں کا ہے دل دوز سخن
تھا وہ طفلِ مدنی جس نے دِیا غسل و کفن
سب نے دیکھا کہ وہ یوں پیٹ کے سَر روتا ہے
جس طرح باپ کے ماتم میں پسر روتا ہے

Presented By: ShianeAli.com

کون زنداں میں اپنا تھا جو اُن کو روتا
بےکسی لاشۂ مظلوم پہ کرتی تھی بکا
نو بزرگ آپ کے فردوس میں کرتے تھے عزا
ایک بی بی کی یہاں آئی یہ پُر درد صدا
لاش پر رونے کو بیٹا، نہ کوئی بھائی ہے
ہائے بچّے تجھے غربت میں اَجل آئی ہے

یاں نہ مادر ہے، نہ بی بی ہے، نہ بیٹی، نہ بہن
لاش کو ڈھانکنے والا، نہ کوئی مرد، نہ زن
اب یہ زنداں کے نگہباں کا ہے دل دوز سخن
تھا وہ طفلِ مَدَنی جس نے دِیا غسل و کفن
سب نے دیکھا کہ وہ یوں پیٹ کے سَر روتا ہے
جس طرح باپ کے ماتم میں پسر روتا ہے

Presented By: ShianeAli.com

قبرِ اطہر میں اُتاری گئی جب نعشِ امامؑ
نور سے ہوگئی روشن لحدِ پاک ، تمام
پھر کیا رو کے کہیں سے اُسی بی بی نے کلام
رونے والے مرے شبیرؑ کے تجھ پر ہو سلام

خُلد سے سارے بزرگوں کو یہاں لائی ہے
دفن کرنے تری میت کو بتولؑ آئی ہے

قید میں مولا تقیؑ شام و سحر روتے تھے / نسیمؔ

(بشکریہ نعت و سلام خواں سیّد ارشاد علی)

برقؔ زیدی

تقسیم کی گئی ہے زکوٰۃ اُسؐ کے نور کی
سیارگانِ چرخ کے بھی خاندان میں

میر رضی میرؔ

اب اِس سے بڑھ کے شرف آدمی کا کیا ہوگا
رُکی ہوئی ہے قیامت " اک آدمیؑ " کے لئے

Presented By: ShianeAli.com

قید ہو کے جو چلے شہرِ مدینہ سے تقیؑ

قید ہو کر جو چلے شہرِ مدینہ سے تقیؑ
ظالموں کو تھا یہ ڈر راہ میں روکے نہ کوئی
لے چلے باندھ کے زنجیروں میں جلدی جلدی
جَد کے روضے پہ یہ کہنے کی بھی فرصت نہ ملی

دشمنِ جاں ہوئی ، بے وجہ خدائی نانا
ظلم تو دیکھئے اُمت کی دُہائی نانا

بقعہٗ قلبِ پیمبرؐ کی لحد سے گزرے
یاس سے دیکھتے شبرؑ کی لحد سے گزرے
رو دیئے عابدِؑ مضطر کی لحد سے گزرے
آہ کی باقرؑ و جعفرؑ کی لحد سے گزرے

آخری بار زیارت کی اجازت نہ ملی
اِن مزاروں سے بھی رخصت کی اجازت نہ ملی

Presented By: ShianeAli.com

تھا وہ ذِی الحج کا مہینہ کہ ہُوا جب یہ ستم
غم یہ تھا اب کی محرم میں کہاں ہوں گے ہم
قید میں بزم بپا کر کے منائیں گے جو غم
طوق گردن میں ہے کس طرح کریں گے ماتم
یہ شقی لاکھ ہمیں رونے پہ ایذا دیں گے
اپنے دادی کو تو ہر حال میں پُرسا دیں گے

راہ میں تھے کہ محرم کا پڑا چاند نظر ×
دل پہ وہ چوٹ لگی شمر کا جیسے خنجر
آ گیا یاد وہ مظلوم ، وہ کنبہ ، وہ سفر
دیکھ کر چاند وہ صابر کی دعا رو رو کر
راہ میں اپنی یہ توفیق عطا کر یارب
تجھ پہ قربان ہو پہلے مِرا اکبرؑ یارب

Presented By: ShianeAli.com

روتے روتے کبھی بندھتی تھی جو اُن کی ہچکی ×
جاگ اُٹھتے تھے غم انگیز صدا سُن کے شقی
ظلم ڈھاتے تھے کچھ ایسا کہ تڑپتے تھے تقیؑ
تازیانوں سے کبھی اور سِنانوں سے کبھی
صبر سے ظلم یہ سب کشتۂ غم سہتا تھا
آنکھ سے اشک ، تو پہلو سے لہو بہتا تھا

راستے بھر یوں ہی کرتے ہوئے مظلوم کو یاد
تھی محرم کی نویں جبکہ یہ پہنچے بغداد
تنگ زنداں میں ہوئے قید ، مثالِ سجادؑ
آئی زہراؑ کی صدا میرے تقیؑ جوادؑ
میں تیرے ساتھ ہوں کل شام کو پھر آؤں گی
کربلا میں کبھی بغداد میں رہ جاؤں گی

Presented By: ShianeAli.com

شبِ عاشور تھی وہ فرض تھی شب بیداری
رات بھر اشک رہے دیدۂ تر سے جاری
تھا کبھی پیاسوں کا ماتم کبھی ذکرِ باری
یادِ مظلوم میں وہ رات بسر کی ساری
صبح جب سُوئے فلک آنکھ اُٹھا کے دیکھا
تیس کُشتوں کو مصلّے پہ تڑپتے دیکھا

اِس قدر روئے کہ اشکوں سے مصلٰی ہُوا تر
کربلا ہی کے خیال آتے رہے پھر دن بھر
العطش کہتی ہے وہ چار برس کی دُختر
جاں بلب پیاس سے جُھولے میں ہے ننھا سا پسر
یادِ اصغرؑ میں جو کھا کھا کے پچھاڑیں روئے
رو دیئے غیر بھی جب مار کے دھاڑیں روئے

Presented By: ShianeAli.com

کون زندان میں اپنا تھا جو اِن کو روتا
بے کسی لاشۂ مظلوم پہ کرتی تھی بکا
آٹھ معصوم تو فردوس میں تھے محوِ عزا
ایک بی بی کی یہاں آتی تھی پُر درد صدا

لاش پر رونے کو بیٹا نہ کوئی بھائی ہے
ہائے بچے تجھے غربت میں اجل آئی ہے

قید ہو کے جو چلے شہرِ مدینہ سے تقیؑ

مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ

یہ اجتہاد عجب ہے کہ ایک دشمنِ دیں
علیؑ سے آکے لڑے اور خطا کہیں اُس کو؟!

حکیم مومن خاں مومنؔ

مصداق ہُوا آیۂ "تبت" کا یزید
فرزندِ یدُاللہ سے بیعت مانگی؟!

Presented By: ShianeAli.com

کون سا ظلم تھا جو مولا نقیؑ نے نہ سہا

کون سا ظلم تھا جو مولا نقیؑ نے نہ سہا
بد دعا دِل میں مچلتی رہی ہونٹوں کو سیا
ایک دل سنگ خلیفہ نے مگر قہر کیا
ہائے مظلوم کو پانی نہ دیا ، زہر دیا
پاس اُس دَم کوئی ہمدرد نہ شیدائی تھا
کسمپرسی میں عجب عالمِ تنہائی تھا

عسکریؑ روتے تھے زانو پہ رکھے باپ کا سَر
بہرِ اِمداد برادر تھا نہ کوئی خواہر
کربلا ایسے میں آجاتی تھی جب پیشِ نظر
دل سے آتی تھی یہ آواز وہ جنگل تھا، یہ گھر
گود میں فرقِ مطہر ہے یہاں بابا کا
تھا وہاں جلتی ہوئی ریت پہ سَر دادا کا

Presented By: ShianeAli.com

یاں ابھی میں نے پلایا تھا پدر کو پانی
تین دن سے وہاں پیاسا تھا نبیؐ کا جانی
یاں میسر ہے کفن ، دفن میں ہے آسانی
ہائے بے گور و کفن لاش کی واں عریانی
پارۂ دل ہے یہاں اشک بہانے کے لیے
واں تھا بیمار پسر قید میں جانے کے لیے

اِن مناظر کے تصور میں یہ تھے محوِ بکا
ناگہاں بولے یہ گھبرا کے ہمارے مولاؑ
بہرِ تعظیم اُٹھاؤ مجھے اے ماہ لقا
خُلد سے لائے ہیں تشریف ، رسولِؐ دوسرا
ساتھ زہراؑ کے شہِؑ بدر و حنین آئے ہیں
میرے لینے کو حسنؑ اور حسینؑ آئے ہیں

Presented By: ShianeAli.com

پھر اُٹھا کر سرِ پُرنُور پکارے یہ امامؑ
میرے نانا مرے دادا مری دادی کو سلامؑ
کہہ کے یہ گر گئے تکیئے پہ جو مولائے انام
عسکریؑ روئے تڑپنے لگیں ارواحِ کرام
پُرسہ دیتا تھا نہ کوئی ، نہ گلے ملتا تھا
پنجتنؑ روتے تھے اور عرشِ خدا ہلتا تھا

فاطمہؑ کرتی تھیں یہ بَین تڑپ کر ہر بار
میرے شبیرؑ کے پوتے تری غربت کے نثار
مثلِ شبرؑ کے جو نیلا ہے تنِ زار و نزار
وقتِ رحلت تجھے پانی بھی ملا گُل رُخسار
کب گھرانا کہیں ایسا کوئی مظلوم ہُوا
ساتواں تو مرا پوتا ہے جو مَسموم ہُوا
کون سا ظلم تھا جو مولا نقیؑ نے نہ سہا

Presented By: ShianeAli.com

جب زہر سے شہید ہوئے گیارھویں امامؑ

جب زہر سے شہید ہوئے گیارھویں امامؑ
سامرّہ والے خاک اُڑانے لگے تمام
بازار بند کر دیئے چھوڑے سب اپنے کام
ماتم میں عسکریؑ کے ہوئے محو خاص و عام

دروازۂ امامؑ پہ ایسی فُغاں ہوئی
سامرّہ میں قیامتِ صغریٰ عیاں ہوئی

جس گھر میں تھی بَنی ہوئی قبرِ علی نقیؑ
اُس میں ہی دفن لاشِ حسن عسکریؑ ہوئی
گھر گھر سے تھی بُلند صدا آہ آہ کی
انتیس سال بھی نہ ہوئی عمرِ عسکریؑ

مدفون خوب عسکریؑ بے وطن ہُوا
پیاسے حسینؑ کو نہ میسر کفن ہُوا

Presented By: ShianeAli.com

اب اِس قلق سے ہوتے ہیں ٹکڑے دل و جگر
ظلم اہلبیتؑ پر کیئے اعدا نے اِس قدر
سجادؑ جیسے روئے نہ لاشِ حسینؑ پر
یونہی نہ رویا عسکریؑ کی لاش پر پسر
دُرّے اُٹھائے گرِد وہاں نابکار تھے
آمادہ قتل پر یہاں بدعت شعِار تھے

مولاؑ امامِ عصر ہوئے آپ تو نہاں
بچتے تو کیسے عابدِؑ بیمار و ناتواں
دینا تھا اُن کو صبر و تحمل کا امتحاں
وہ کوفہ و دمشق گئے پہنے بیڑیاں
اسلام کا تھا بار مجاہد کی پشت پر
دُرّے برستے رہتے تھے عابدؑ کی پشت پر

Presented By: ShianeAli.com

مولاؑ بہت بلند ہے حضرتؑ کا مرتبہ
لیکن ہے بے مثال یہ عابدؑ کا حوصلہ
لے کر چلے جو ساتھ اسیروں کا قافلہ
دُشوار سارے مرحلوں سے تھا یہ مرحلہ
دن بَن گیا تھا رات نگاہِ امام میں
ماں بہنیں پھُپیاں ساتھ تھیں بازارِ شام میں

سجادِؑ ناتواں گئے دربارِ عام میں
ایذا رَساں تھے جمع سب اِس اژدِھام میں
اِس درجہ تابِ ضبط تھی چوتھے امامؑ میں
دفنایا خود سکینہؑ کو زندانِ شام میں
ظلم اِس قدر ہوئے تھے محمدؐ کی آلؑ پَر
رویا یزید خود بھی اسیروں کے حَال پَر

جب زہر سے شہید ہوئے گیارھویں امامؑ / ظہورؔ جارچوی

Presented By: ShianeAli.com

معتمد کا تھا زمانہ کہ ہُوا ظلم یہ آہ

معتمد کا تھا زمانہ کہ ہُوا ظلم یہ آہ
عسکریؑ زہر سے مارے گئے بے جرم و گناہ
چند لمحے بھی نہ گزرے کہ تڑپنے لگے شاہؑ
آئی زہراؑ کی یہ آواز کہ اِنا لِلّٰہ
جاں بلب ہے مِرا فرزند دُہائی بابا
مَر کے اب قید سے کیا ہوگی رِہائی بابا

کسی پہلو مِرے بچّے کو نہیں ہے آرام
کروٹیں لیتا ہے بستر پہ تڑپ کر گلفام
آکے بالینِ حسنؑ پھر یہ کیا رو کے کلام
رونے والے مِرے شبیرؑ کے تجھ پر ہو سلام
نزع کا وقت ہے اور عالمِ تنہائی ہے
سَر تِرا گود میں لینے کو بتولؑ آئی ہے

Presented By: ShianeAli.com

گھر میں اپنے تھے نظر بند جو مولائےؑ انام
دو ہی مونس تھے یہاں ایک کنیز ایک غلام
اک نگاہوں سے نہاں پانچ برس کا گلفام
اُس کو لپٹائے ہوئے سینے سے کہتے تھے امامؑ
تم کو گھر بار تمہیں عُقدہ کُشا کو سونپا
باپ رُخصت ہے مِرے لال خدا کو سونپا

آج ہے آٹھویں تاریخِ ربیعُ الاوّل
غرقِ اشکِ غمِ شبیرؑ ہیں آنکھوں کے کنول
میرے مرنے سے پڑے ماتمِ شہؑ میں نہ خلل
ہو جو غَیبت بھی تو جاری رہے یہ طرزِ عمل
جانِ زہراؑ کے لئے اشک بہانا بیٹا
ہر جگہ مجلسِ شبیرؑ میں جانا بیٹا

Presented By: ShianeAli.com

ناگہاں پیاس لگی پینے کو پانی مانگا
دوڑ کر آبِ خُنَک لائی کنیزِ مولاؑ
جام کو دیکھ کے یاد آگیا جو خشک گلا
ہائے شبیرؑ کہا اور وہیں دَم توڑا

گرِ گئے تکیئے پہ تیورا کے بس اک بار، حسنؑ
چل بسے پیاسے ہی، پیاسے کے عزادار، حسنؑ

دوستو حسبِ تمنائے امامِؑ کونین
مجلسِ غم میں ہیں مہدیؑ بھی ہمارے مابَین
دل سے آتی ہے یہ آواز بہ صد شیون و شین
السلام اے شہِؑ دیں، منتقمِ خونِ حسینؑ

اشکِ غم نذرِ امامِ دوسَرا کرتے ہیں
تعزیت آپؑ کے باباؑ کی ادا کرتے ہیں

معتمد کا تھا زمانہ کہ ہُوا ظلم یہ آہ

Presented By: ShianeAli.com

چھٹ کر پدر سے بے کس و تنہا تھے عسکریؑ

چھُٹ کر پدر سے بیکس و تنہا تھے عسکریؑ
پابندِ حکمِ خالقِ یکتا تھے عسکریؑ
حق کے وَلی تھے خَلق کے مولا تھے عسکریؑ
احساں تھا جس کا جوش وہ دریا تھے عسکریؑ

ابرِ کرم تھے بحرِ سخا تھے زمانے میں
ویسے ہی جیسے ہوتے رہے اِس گھرانے میں

بے مثل تھے جو عالمِ دیں حُجتِ اِلٰہ
کیا قدر جاہلوں میں ہوئی اُس کی آہ آہ
دَم بھر نہ دستِ ظلمِ عدُو سے ملی پناہ
پردیس میں غریبِ مدینہ ہُوا تباہ

صدمے طرح طرح کے رہے ایک جان پر
آیا کسی طرح کا نہ شکوہ زبان پر

Presented By: ShianeAli.com

زندانِ شام سا تو نہیں ہے کوئی مکاں
مخصوص ہے مصیبتِ سجادِؑ ناتواں
اِس طرح کی زمیں ہے کہاں زیرِ آسماں
مسکن بَلا کا گھر تھا کہ آفت کا الاماں
پیدا ہوئے تھے عقرب و مار اُس کی خاک سے
پوچھے کوئی یہ رنج و مِحَن آلِؑ پاک سے

تھا کون اِس خرابے میں غم خوارِ اہلبیتؑ
کس گھر میں تھی لُٹی ہوئی سَرکارِ اہلبیتؑ
دَم توڑتا تھا قافلہ سالارِ اہلبیتؑ
مجبور تھا پڑا ہُوا مختارِ اہلبیتؑ
بستر زمینِ سخت کا ، تکیہ تھا خِشت کا
ویرانے میں اسیر تھا مالک ، بہشت کا

Presented By: ShianeAli.com

موقع ملا تو زہر دیا شہؑ کو بے گناہ
لختِ دلِ رسولؐ کی حالت ہوئی تباہ
بیمار ہو کے اُٹھ نہ سکا حُجتِ الٰہ
مَکّار معتمد سا نہ ہوگا خدا گواہ
بھیجے طبیب اُس نے دوا کرنے کیلئے
پوشیدہ اپنا حالِ جفا کرنے کیلئے

شدت وہ تپ کی زہر کا وہ صدمۂ گراں
ایسا تھا ضعف کانپتا تھا جسمِ ناتواں
کمسن ابھی تھے حُجتِ حق صاحبُ الزّماں
تھا دوسرا برس ، کوئی کہتا ہے پانچواں
جانِ نبیؐ نے بارِ امامت اُٹھالیا
اِس کم سنی میں کوہِ مصیبت اُٹھالیا
چُھٹ کر پدر سے بے کس و تنہا تھے عسکریؑ

Presented By: ShianeAli.com

اے صاحبُ الزماںؑ یہ زمانہ الم کا ہے

اے صاحبُ الزماںؑ یہ زمانہ اَلم کا ہے
اعدا کو رنج شاہِؑ شہیداں کے غم کا ہے
دشوار ذِکر، کشتہءِ درد و اَلم کا ہے
ہم کو سہارا آپ ہی کے ایک دَم کا ہے

وردِ زباں دعا ہے ظہورِ امامؑ کی
آئے وہ دن کہ راہ کھلے انتقام کی

پہلے بتولؑ آئیں گی محشر میں بے قرار
آہوں سے کانپ اُٹھے گا جبھی عرشِ کردگار
پھر آمدِ حسینؑ ہے تصویرِ انتشار
سب قافلہ بھی ساتھ مع طفلِ شیر خوار

وہ ایک تازہ حشر وہ معصوم کا بیاں
عادل کی بارگاہ میں مظلوم کا بیاں

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ کریں گے عرصۂ محشر میں خاص و عام
حال اپنا جب کریں گے بیاں شاہؑ تشنہ کام
اے مومنو یہ غور و تامّل کا ہے مقام
کیا کیا کہیں گے داد رسِ خلق سے امامؑ
کعبہ میں آنا اہلِ حرم کو لئے ہوئے
جانا بَلا کے دشت میں بے حج کیے ہوئے

شورش وہ فوجِ شام کی وہ سَر زمیں اداس
شہزادیاں مدینے کی جنگل میں بے حواس
مہمانوں کی وہ دل شکنی وہ ہجومِ یاس
بچّوں کا ساتھ اور کئی دن کی بھوک پیاس
عاشور کو حسینؑ کا دل چاک ہوگیا
لاشوں کا ایک ڈھیر سَرِ خاک ہوگیا

Presented By: ShianeAli.com

روئے ہر ایک ناصر و یاور کی لاش پر
قاسمؑ یتیمِ حضرتِ شبرؑ کی لاش پر
لاشوں پہ بھانجوں کے برادر کی لاش پر
بِن بیاہے نوجواں علی اکبرؑ کی لاش پر
وہ تیرِ ظلم ، حرملۂ نابکار کا
حضرتؑ کی گود اور لہو شِیر خوار کا

اللہ سے کہے گا وہ مظلوم اپنا حال
وہ زخم کھا کے گھوڑے سے گِرنا دَمِ زوال
سینے کا درد ، شمر کی سختی ، زمین لال
پانی کا سنگ دل سے دَمِ واپسیں سوال
بے آب تیغ ، خشک گلا ، وا مصیبتا
وہ بعدِ قتل ، رنج و بلا ، وا مصیبتا

اے صاحبُ الزماں یہ زمانہ الم کا ہے / فراستؔ زیدپوریؔ

Presented By: ShianeAli.com

سجادؑ جب دوبارہ اسیرِ جفا ہوئے

سجادؑ جب دوبارہ اسیرِ جفا ہوئے
زنجیر اور طوق میں پھر مبتلا ہوئے
روحِ رسولِؐ پاک کو صدمے سِوا ہوئے
درد و الم بتولؑ کو لا انتہا ہوئے
غُل تھا کہ پھر مدینے کی بستی اُجڑتی ہے
گردن میں طوق ، پاؤں میں زنجیر پڑتی ہے

القصہ جس گھڑی کہ نمایاں ہوئی سحَر
لشکر ہُوا یزید کا آمادۂ سفر
اُٹھیں وضو کو خواہرِ سلطانِ بحر و بر
فضہؑ نے جانماز بچھائی بچشمِ تر
اک دَم ملول حد سے سِوا ہوتی جاتی تھیں
زینبؑ نماز پڑھتی تھیں اُور روتی جاتی تھیں

Presented By: ShianeAli.com

فارغ ہوئیں دعا سے جو زینبؑ بچشمِ تر
فضہؑ کو تب بُلا کے یہ بولی وہ نوحہ گر
یاں سے بہت قریب ہے سنتی ہوں وہ شجر
خولی نے جس درخت میں باندھا تھا شہؑ کا سَر
لے چل وہاں پہ فاطمہؑ زہرا کی جائی کو
روؤں گی اُس درخت کے نیچے میں بھائی کو

روئیں بیان کرکے جو زینبؑ بحالِ زار
مابینِ دشت ، ہائے حُسینا کی تھی پکار
اک باغ تھا وہاں کہ ہر اک گُل تھا جس کا خار
تھا مُہتَمِم وہاں کا تمیمِ ستم شِعار
ظلمت عیاں تھی کفر کی اُس بد خصال سے
رکھتا تھا بُغض دل میں محمدؐ کی آلؑ سے

Presented By: ShianeAli.com

پوچھا یہ اُس نے آکے قریبِ سپاہِ شر
عورت یہ کون سی ہے جو روتی ہے اِس قدر
بولا کوئی شقی کہ تجھے کیا نہیں خبر
زینبؑ یہی ہے عاشقِ سلطانِ بحر و بر
مدت سے سوگوارِ شہؑ تشنہ کام ہے
یہ خواہرِ حسین علیہ السّلام ہے

سننا تھا یہ کہ غیظ میں آیا وہ بد زباں
پہنچا قریبِ دخترِ خاتونِ اِنس و جاں
تھا آہنی جو ہاتھ میں اک بیلچہ گراں
مارا شقی نے فرق پہ زینبؑ کے ناگہاں
غش آ گیا زمین پہ تھرا کے گر پڑیں
سَر پَر لگی وہ ضرب کہ تیورا کے گر پڑیں

Presented By: ShianeAli.com

مُہلک مَرض میں جب یہ قیامت ہوئی بپا
صدمے سے سَرد ہوگئے زینبؑ کے دست وپا
صحرا میں جنّ و انس کے رونے کی تھی صدا
پہنچیں جناں میں خواہرِ سلطانِ کربلا
آنے لگی بکا کی صدا آسمان سے
غُل پڑ گیا کہ اُٹھ گئیں زینبؑ جہان سے

دوڑی یہ حال دیکھ کے فضہؑ بصد اَلم
دیکھا کہ جسمِ پاک میں باقی نہیں ہے دَم
دوڑی وہاں سے پیٹتی سَر وہ اسیرِ غم
عابدؑ کے پاس آ کے پکاری بچشمِ نم
جنت میں سوگوارِ شہِ بحر و بَر گئیں
جلد آیئے کہ زینبِؑ دل گیر مَر گئیں

Presented By: ShianeAli.com

اے سَرگروہِ آلِؑ عبا وا مصیبتا
سَر پَر اُڑاوَ خاکِ عزا وا مصیبتا
تازہ ستم یہ اور ہُوا وا مصیبتا
زینبؑ نے کی جہاں سے قضا وا مصیبتا

سامانِ غسلِ زینبؑ دل گیر کیجئے
جلدی پھوپھی کے دفن کی تدبیر کیجئے

سجادؑ جب دوبارہ اسیرِ جفا ہوئے

حضرتِ امام شافعیؒ

کَفٰی فِی فضلِ مولانا علیِّ
وُقُوعُ الشَكِّ فِیہِ اَنَّہٗ اللّٰہ
وَماتَ الشّافَعِی وَ لیسَ یَدرِی
علیُ رَبّہ اَم رَبّہٗ اللّٰہ

(ماخوذ از صحیفۂ معرفت / سیّد اشتیاقؔ حسین تقوی)
مدیر ماہنامہ الامیر کراچی

Presented By: ShianeAli.com

جب کربلا سے لُٹ کے وطن کو حرم پھرے

جب کربلا سے لٹ کے وطن کو حرم پھرے
گریاں سیاہ پوش بصد رنج و غم پھرے
اک دوسرے سے کہتے ہوئے یہ بہم پھرے
یوں لوٹ کر نہ آئے کوئی جیسے ہم پھرے
حُجروں میں سب تو اشکوں سے دامن بھگوتی ہیں
لیکن ربابؑ صحن ہی میں بیٹھی روتی ہیں

جب بیٹھے بیٹھے دھوپ میں عرصہ گزر گیا
حالت خراب ہوگئی چہرے کا رنگ اُڑا
زینبؑ نے اِک دن آکے بڑے درد سے کہا
حُجرے میں چلیے بھابی یہ ہے حکم امام کا
سائے میں اب بحال کچھ اوسان کیجئے
یوں دھوپ میں نہ جان کو ہلکان کیجئے

Presented By: ShianeAli.com

جب سب بضد ہوئے تو یہ کہنے لگیں ربابؑ
وعدہ کیا ہے روبروئے ابنِ بوترابؑ
سائے میں اب نہ بیٹھوں گی اے آسماں جناب
کس دل سے لاؤں وعدہ خلافی کی اب میں تاب
کیا یہ سنوں میں فاطمہؑ کے نورِ عین سے
وعدہ وفا نہ کرسکی بانوؑ حسینؑ سے

جب دھوپ سے اُٹھی نہ ربابؑ جگر فگار
سمجھا کے لے چلے اُنھیں سجادؑ نامدار
رُخ کرکے کربلا کی طرف روئیں زار زار
بولیں کہ وعدہ آپ سے تھا ہوں میں شرمسار
مجبور کردیا مجھے حکم امامؑ نے
رکھ لیجے آبرو مری اِن سب کے سامنے

Presented By: ShianeAli.com

یہ کہتے کہتے ہچکی لگی دَم نکل گیا
سجادؑ بولے اماں نے وعدہ وفا کیا
زینبؑ نے رو کے سبطِ پیمبرؐ کو دی صدا
آسان کر دو میری بھی مشکل پئے خدا
میرے بُلانے میں بھی نہ تاخیر اب کرو
اکبرؑ کا واسطہ مجھے جلدی طلب کرو

زینبؑ کی اِس فغاں پہ قیامت کا تھا سماں
تھیں بی بیاں رُبابؑ کی قسمت پہ نوحہ خواں
اور سَر جُھکائے بیٹھے تھے سجادِؑ ناتواں
آئی صدائے سیّدہؑ کانوں میں ناگہاں
مرقد میں اپنی آج یہ سوئے گی چَین سے
میں صدقے اِس نے خوب نباہی حسینؑ سے

جب کربلا سے لُٹ کے وطن کو حرم پھرے/امیر چھولسی

(بشکریہ سوز خواں عاشق علی / رہتاس ضلع جہلم)

Presented By: ShianeAli.com

مختارؑ قیدِ کوفہ سے جب ہو گئے رِہا

مختارؑ قیدِ کوفہ سے جب ہو گئے رِہا
اور اختیار تختِ حکومت پہ مِل گیا
مارا اُسے جو قاتلِ آلِ نبیؐ مِلا
فی النّار جب کہ ابنِ زیادِ لعیں ہُوا
خوش ہو کے شکرِ خالقِ کون و مکاں کیا
اک نامہ بَر کو جانبِ یثرِب رواں کیا

عرضی لکھی یہ عابدؑ عالی مقام کو
مارا ہے قاتلانِ شہؑ تشنہ کام کو
مولا یہ آرزو ہے اِس ادنیٰ غلام کو
حضرت اُتاریں رَختِ عزائے امامؑ کو
سیدانیوں سے کہیے نہ آہ و بکا کریں
کھائیں پیئیں غلام کے حق میں دُعا کریں

Presented By: ShianeAli.com

پائی ہے میں نے یہ بھی خبر یا امامؑ دیں
بیٹھی ہیں صحن خانہ میں بی بی کوئی حزیں
ڈر ہے مجھے ہلاک نہ ہو جائیں وہ کہیں
فِی النّار ہو چکا ہے بنِ کاہلِ لعیں
دل کو سنبھالیں اب علی اصغرؑ کا واسطہ
سایہ میں بیٹھیں ، سبطِ پیمبرؐ کا واسطہ

نامہ امامِؑ عصر نے مختارؓ کا پڑھا
بیتُ الشرف میں جا کے یہ مخدومہ سے کہا
یہ دُھوپ اور اوس کی تکلیف تا کجا
اماں ہمیں یہ خط میں ہے مختارؓ نے لکھا
ہوگی اُسے خوشی اگر آرام پائیں آپ
میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ سائے میں آئیں آپ

Presented By: ShianeAli.com

مخدومہ نے سُنا جو یہ فرمان امام کا
رو کر کہا اُٹھاؤ اگر ہے یہی رِضا
دیکھا اک آہ بھر کے سُوئے دشتِ کربلا
ہاتھوں کو جوڑ کر بصد اندوہ یہ کہا
میں جیتے جی نہ اُٹھتی کبھی اِس مقام سے
مولاؑ چلی ہوں سائے میں حکم امامؑ سے

یہ کہہ کے اُٹھنا چاہا نہ اُٹھا گیا مگر
سب بی بیاں لپٹ گئیں جلدی سے دوڑ کر
اُٹھی نہ تھیں کہ سُوئے جِناں کر گئیں سفر
رو کر پکارے سیّدِ سجادِؑ نامور
لے کر چلی ہو بی بیو کس خوش سَرِشت کو
اماں روانہ ہو گئیں باغِ بہشت کو

مختارؑ قیدِ کوفہ سے جب ہو گئے رِہا / ظہورؔ جارچوی

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ / بَین

Page	مصرعۂ اولیٰ	نمبر شمار
736	اے چاند کربلا کے تو نے تو دیکھے ہوں گے	1
738	لاچار حُسینًا بے یار حُسینا	2
739	جویائے برادر شیدائے برادر	3
740	سقائے سکینہؑ شیدائے سکینہ	4
741	پروان چڑھالوں ارمان نکالوں	5
742	لاچار کھڑی ہے بے یار کھڑی ہے	6
743	پیاسوں سے زیادہ دور نہ تھا بہتے ہوئے دریا کا پانی	7
744	جلتی ہے زمیں روتا ہے فلک اندھیاری چھانے والی ہے	8
744	بنتِ زہراؑ یہ کہتی تھی رو رو میرے بھائی کا لاشہ بتادو	9
745	ابنِ ملجم نے حیدرؑ کو مارا، روزہ دارو قیامت کے دن ہیں	10
746	سواری ہے شہیدِ کربلا کی	11
749	صُبَّت عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَو اَنَّھَا	12
750	اب آئے ہو بابا	13
752	اونچا رہے اپنا علم	14
754	کربلا کی فضاؤں میں اب تک ایک دکھیاری ماں کی صدا ہے	15
755	دَم بدم اُن کا دَم بھرے جاؤ	16
756	غمِ حسینؑ منانا بہت ضروری ہے	17

Presented By: ShianeAli.com

Page	مصرعہ اولیٰ	نمبر شمار
758	میرے غریب الوداع، میرے شہید الوداع	18
759	میرے بابا میرے بابا	19
761	حسنؑ کا سہرا	20
762	عباسؑ کہاں ہو	21
763	رو رو کے پوچھتی ہیں بانوؑ شہِؑ زمن سے	22
764	کون آلِ پیمبرؐ کا اب پوچھنے والا ہے	23
769	شہؑ نے درِ خیمے سے زینبؑ کو پکارا ہے	24
773	گھبرائے گی زینبؑ مر جائے گی زینبؑ	25
774	سلامِ آخر / سلام خاک نشینوں پہ سوگواروں کا	26
776	بے پردہ حرم ہیں ساتھ ترے پردیسی دیس پرایا ہے	27
777	پردیسی کنبے والوں کی یاد جو تیر چبھوتی ہے	28
778	نشانِ فوجِ پیمبرؐ سجایا جاتا ہے	29
779	ہنسلیوں والے مرے	30
781	ہائے اکبرؑ جواں ہائے اکبرؑ جواں	31
782	قبرِ اصغرؑ پہ کہتی تھی مادر گھر چلو شام ہوتی ہے اصغرؑ	32
783	اب کس کا انتظار ہے اُٹھو سکینہؑ گھر چلو	33
785	اے سکینہؑ اب نہ بابا آئیں گے	34
786	مارا گیا حسینؑ جو مہمانِ کربلا	35
787	معصومہؑ کو تربت میں بھی ظالم نے ستایا، فریاد خدایا	36

Presented By: ShianeAli.com

Page	مصرعہ اولیٰ	نمبر شمار
787 788	ہائے ظالم نے کیا ظلم ڈھایا، اہلبیتِ نبی کو ستایا	37
789	اے کربلا بتا ، علی اصغرؑ کہاں گیا	38
791	بعدِ حسینؑ کس نے کہا میں یتیم ہوں	39
792	سُر کیڈارو	40
795	جب کبھی غیرتِ انساں کا سوال آتا ہے	41
796	بانوؑ کا یہ ارماں تھا آباد مکاں ہو گا	42
797	کربلا سے جو کبھی ہو کے ہوا آتی ہے	43
798	کیا کیا ستم حسینؑ کے دل پر گزر گئے	44
799	یاد آئی نہ تمہیں فاطمہ صغراؑ، بابا	45
800	لوٹا گیا ہے سبطِ پیمبرؐ، وطن سے دور	46
802	بیوہ شبیرؑ کی رو کر پکاری میرے بچے کی آتی ہے منہدی	47
803	سیدِ ابرار نے ترک وطن کر دیا	48
804	**مختصر زیارات**	49

بستہ / حضرتِ شاداںؔ دہلوی

جہاں کہیں نگہِ فن شناس ملتی ہے
وہاں پہ دادِ ہنر بے قیاس ملتی ہے
جو سوز خواں کا ہو ذکرِ حسینؑ پر تکیہ
بیاض و بستہ و بازو کی آس ملتی ہے

Presented By: ShianeAli.com

اے چاند کربلا کے / سید سبط جعفر

اے چاند کربلا کے تو نے تو دیکھے ہوں گے
اُترے تھے اِس زمیں پر عرشِ بریں کے تارے
اے چاند جلوہ گر ہے ہاشم کا چاند یاں پر
خیرات روشنی کی لے لیجیو یہاں سے
اے چاند اِس زمیں پر رکھیو ہمیشہ ٹھنڈک
سوتے جو ہیں یہاں پر زہراؑ کے ہیں یہ پیارے
تسنیم و سلسبیل و کوثر کے ہیں یہ مالک
مارے گئے جو پیاسے اِس نہر کے کنارے
حُرؑ اور حبیبؑ جیسے جانباز اور احبّا
مارے گئے یہیں پر انصارؓ شاہِ دیں کے
مارے گئے یہیں پر بیدردی و ستم سے
مسلمؑ کے دونوں پیارے زینبؑ کے دونوں بیٹے
پامال ہو رہی تھی قاسمؑ کی لاش رن میں
عباسؑ اور سرورؑ چنتے تھے اُنکے ٹکڑے
بازو کٹے یہیں پر عباسؑ باوفا کے
اِذنِ وَغا نہ پایا پانی بھی لا نہ پائے

Presented By: ShianeAli.com

اِس سَر زمیں پہ گزرا سَرور پہ یہ بھی صدمہ
سینے پہ کھائی برچھی ہمشکلِ مصطفیٰ ؐ نے
پانی پلانے لائے اک مہ لقا کو سَرورؑ
کیا ذبح حرملہ نے تیر ستم لگا کے
گردن چھِدی پسر کی بازو چھِدا پدر کا
دونوں تڑپ تڑپ کر پیاسے جہاں سے گزرے
اِس بَن میں ایک بچی بابا کو ڈھونڈتی تھی
بکھرے ہوئے پڑے تھے جب سَر بُریدہ لاشے
پھر یہ بھی تو نے دیکھا وہ غم رسیدہ بچی
سینے پہ سو رہی تھی بے سَر پدر سے لپٹے
بازو بندھے یہیں پر پہلے پہل حرم کے
اِس سَر زمیں سے نکلے سجادؑ سَر جھکائے
شہزادۂ جناں ہی مالک ہے کربلا کا
کس کی مجال آئے جب تک نہ وہؑ بلائے
پہنچا ہے کربلا میں ناچیز سبطِ جعفر
اے کاش پھر مقدر ہم کو یہ دن دکھائے

☆☆☆☆☆

(ورودِ کربلا کے موقع پر چمکتے چاند کو دیکھ کر فی البدیہ کہے گئے اشعار)

Presented By: ShianeAli.com

لاچار حُسیناؑ / متینؔ

لاچار حُسیناؑ بے یار حُسینا
اے بیکسوں کے قافلہ سالار حسینا

وہ خنجرِ بے پیر کجا ہائے مقدر
اور بوسہ گہِ احمدِؐ مختار حسینا

قربان گئی دیکھو تو کیا پشت بہن کی
نوکوں سے سنانوں کی ہے افگار حسینا

ماں بیٹھنے دے مکھی نہ جس جسم کے اوپر
اُس جسم پہ یوں تیروں کی بوچھار حسینا

بَل کھائے نہ کیوں دل مِرا جب نوکِ سناں پر
بندھ جائیں ترے گیسوئے خم دار حسینا

دَرّانہ عَدو بے ادبانہ ہوئے داخل
گھر فاطمہؑ کا ہوگیا بازار حسینا

ماں بہنوں کے اونٹوں کا بنا کون شتربان
عابدؑ کے سِوا صاحبِ آزار حسینا

سَر ننگے بہن کو تری اعدا نے پھرایا
یوں لوٹی گئی ہے تری سرکار حسینا

Presented By: ShianeAli.com

بیمار کو زنجیروں میں اعدا نے جکڑ کر
پہنایا ہے اک طوقِ گراں بار حسینا
بچوں کو طمانچے ستم ایجادوں نے مارے
کچھ کہہ نہ سکی زینبؑ ناچار حسینا
آدمؑ صفی اللہ سے تا عیسیٰؑ دوراں
ایسی نہ لٹی تھی کوئی سرکار حسینا

(بشکریہ سوز خواں محمد احمد جعفری)

جویائے برادر / متینؒ

جویائے برادر شیدائے برادر
عباسؑ کہاں سے تمہیں لے آئے برادر
لوٹا گیا شبیرؑ دوہائی ہے خدا کی
اب ہندِ کمر ٹوٹ گیا ہائے برادر
اے گود کے پالے یہ تأسف کا محل ہے
میں زندہ ہوں اور برچھیاں تو کھائے برادر
اب کوئی نہ باقی رہا ایسا کہ پس از مرگ
لاشہ مرا مقتل سے اٹھا لائے برادر

Presented By: ShianeAli.com

پانی نہ پیا سوچ کے یہ پیاسا ہے بھائی
قربان وفا کی تری ہو جائے برادر

(بشکریہ الحاج فائق حسین رضوی برادران و پسران)

سقائے سکینہؑ / متینؔ

سقائے سکینہؑ شیدائے سکینہ

عباسؑ چچا صدقہ ہو مر جائے سکینہؑ
کیوں عموؑ یہی مرضی ہے جو شمر کے ہاتھوں
دن رات پڑی سیلیاں یوں کھائے سکینہؑ
اب کاہے کو یہ ہوگا کہ تم ڈیوڑھی پہ آؤ
اور دور سے لینے کے لئے آئے سکینہؑ
گلرنگ ہے گرتا مرا کانوں کے لہو سے
کس چاہنے والے سے یہ دھلوائے سکینہؑ
بچہ کوئی بے آلی سے ایسا نہ ہو بیتاب
جس طرح تڑپتی ہے پڑی ہائے سکینہؑ

(بشکریہ سوز خواں حاجی سیّد کفایت حسین مرحوم)

Presented By: ShianeAli.com

پروان چڑھالوں / متینؔ

پروان چڑھالوں ارمان نکالوں
ٹھہرو علی اکبرؑ تمہیں دولھا تو بنالوں

پھل برچھی کا کھائے ہوئے سوتے ہو زمیں پر
اے لال میں کس طرح کلیجے کو سنبھالوں

شاید یونہی تھم جائے لہو زخمِ جگر کا
اُٹھو علی اکبرؑ میں کلیجے سے لگا لوں

اے لال ترے بیاہ کی زینبؑ کو تھی حسرت
اِن خون بھرے ہاتھوں میں مہندی تو لگالوں

یوں گھر سے مرے لال کو لے جائیں نہ حضرت
سایہ کریں آنچل کا میں بہنوں کو بُلا لوں

پہنا کے ذرا دیکھ لوں پوشاک شہانی
تابوت پہ میں پھولوں کا سہرا تو چڑھالوں

ٹھہراؤ جنازے کو نہ حسرت مجھے رہ جائے
ارمان بھرے لال کا ارمان نکالوں

(بشکریہ سوز خواں رضا زیدی / لاہور)

التماسِ فاتحہ برائے سوز خواں داروغہ علی ناصر جعفری

Presented By: ShianeAli.com

لاچار کھڑی ہے / متینؔ

لاچار کھڑی ہے بے یار کھڑی ہے
بھیا تیری بہنا سرِ دربار کھڑی ہے
سر ننگے مجھے دیکھ کے منہ موڑ لیا کیوں
بھیا یہ بہن طالبِ دیدار کھڑی ہے
مانگا ہے سکینہؑ کو کنیزی میں تمہاری
سہمی ہوئی وہ بھی پسِ دیوار کھڑی ہے
سب کرسیوں پہ بیٹھے ہیں اور پیشِ نظر ہم
رسی میں بندھی عترتِ اطہارؑ کھڑی ہے
میں دوڑ کے لے لیتی بلائیں ترے سر کی
نرغہ کیے سب فوجِ جفا کار کھڑی ہے

(بشکریہ سوز خواں حسن عابد جعفری مرحوم)

احمد ندیم قاسمی

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو ہے یہ تیرا کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

Presented By: ShianeAli.com

نثار صاحب

پیاسوں سے زیادہ دور نہ تھا بہتے ہوئے دریا کا پانی
ناکامیٔ قسمت کیا کہیئے پایا نہ مگر قطرہ پانی
عباسؑ کے ہونٹوں کے چھالے کہتے تھے امامِ بیکس سے
قبضے میں تھا غازی کے دریا لیکن نہ پیا قطرہ پانی
اصغرؑ نے کہاں مانگا تم سے اے اہلِ ستم ٹھنڈا پانی
بچے کو ذرا سا دے دیتے گھولا ہوا دریا کا پانی
کچھ اس سے زیادہ ہو نہ سکا مجبور تھا دریا کیا کرتا
پانی کیلئے تڑپے اصغرؑ ، اصغرؑ کیلئے تڑپا پانی

(بشکریہ سلام و نوحہ خواں ماسٹر غلام عباس)

زائرؔ حسین زیدی / امریکہ (از مولائےؑ کائنات)

علیؑ جیسا بساطِ دہر پر گوہر نہیں دیکھا
کئی صدیاں ہوئیں پر ایسا قد آور نہیں دیکھا
وہ واحد شخص ہے جس نے کہ اپنی عمر بھر زائرؔ
زمانہ موڑ کر دیکھا ، کبھی مڑ کر نہیں دیکھا

(بشکریہ براڈکاسٹر شاعر و نوحہ خواں باقر حسین زیدی رضیؔ)

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

ہلتی ہے زمیں روتا ہے فلک اندھیاری چھانے والی ہے
سب قتل ہوئے اٹھو اکبرؑ ماں قید میں جانے والی ہے
خیمے سے صدا دی بانوؑ نے اصغرؑ کو چھپا لیجے مولا
پانی کے عوض فوجِ اَعدا اب تیر چلانے والی ہے
وہ تیرا ہمکنا جھولے میں وہ بال جھڈولے لال ترے
مادر کیلئے ہر بات تری اصغرؑ تڑپانے والی ہے
بچوں کیلئے عباسِؑ جری اب پانی لینے آئے ہیں
بیتابی سے مشکیزے میں ہر موج سمانے والی ہے
گھوڑے سے گرے جب شاہِؑ ہدا آئی درِ خیمہ سے یہ صدا
گھر لوٹ کے نانا کی امت اب آگ لگانے والی ہے

(بشکریہ شاعر و سوز خواں قائم حسین زیدی موانوی میرٹھی)

نوحہ

بنتِ زہراؑ یہ کہتی تھی رو رو میرے بھائی کا لاشہ بتادو
ہم مصیبت زدوں کی دعا لو میرے بھائی کا لاشہ بتادو

Presented By: ShianeAli.com

باپ ماں مر گئے گھر سے چھوٹی آ کے غربت میں آفت یہ ٹوٹی
چُھٹ گئے ہم سے سلطانِ خوش خو میرے بھائی کا لاشہ بتادو

آگ خیموں میں تم نے لگائی میرے ناناؐ کی مسند جلائی
اب زیادہ نہ ہم کو ستاؤ میرے بھائی کا لاشہ بتادو

کیسی آفت میں ہم سب پڑے ہیں کس مصیبت میں چھوٹے بڑے ہیں
میرے ناناؐ کی امت ہو تم تو میرے بھائی کا لاشہ بتادو

(بشکریہ سیّد طفیل عباس رضوی۔ اسٹیل ٹاؤن کراچی)

روزہ دارو قیامت کے دن ہیں

ابنِ ملجم نے حیدرؑ کو مارا ، روزہ دارو قیامت کے دن ہیں
تم سے چُھٹتا ہے مولا تمہارا ، روزہ دارو قیامت کے دن ہیں

سُونی قبرِ رسولِؐ خدا ہے ، گھر میں زہراؑ کے آہ و بکا ہے
خاک اُڑاتا ہے حیدرؑ کا کنبہ ، روزہ دارو قیامت کے دن ہیں

آلِ احمدؐ پر آفت ہے آئی ، بے کسوں پر قیامت ہے چھائی
اُٹھ گیا سَر سے حیدرؑ کا سایہ ، روزہ دارو قیامت کے دن ہیں

دِل ہلاتے ہیں زینبؑ کے نالے ، خاک اُڑاتے ہیں سب کنبہ والے
گھر میں خالق کے حیدرؑ کو مارا ، روزہ دارو قیامت کے دن ہیں

Presented By: ShianeAli.com

سواری

سواری ہے شہیدِ کربلا کی
اٹھی ہے لاش دیں کے بادشاہ کی
بڑھے جاؤ ادب اور قاعدے سے
سواری ہے یہ جانِ مصطفیٰؐ کی
کہ جس کی شمر نے گردن جدا کی

علیؑ کے جانشیں فرزندِ زہراؑ کی سواری ہے
حسینِؑ بیکس و مظلوم و تنہا کی سواری ہے
تہِ خنجر طلب کرتا رہا جو شمر سے پانی
اُسی پیاسے شہیدِ تیغِ اعدا کی سواری ہے

کلامُ اللٰہِ ناطق ، ابنِ زہراؑ کی سواری ہے
رسولؐ اللہ کی امت کے شیدا کی سواری ہے
فرشتے ننگے سَر جسکے جلو میں روتے جاتے ہیں
یہ اُس مظلوم شاہِ دین و دنیا کی سواری ہے

Presented By: ShianeAli.com

علی اصغرؑ کے غم میں رونے والے کی سواری ہے
رسولؐ اللہ کی اُمت کے شیدا کی سواری ہے
رَسن بستہ دیارِ شام میں جس کے حرم آئے
اُس آوارہ وطن مظلوم آقا کی سواری ہے

بھرے ہوں اشک آنکھوں میں کلیجہ غم سے ٹکڑے ہو
چلو روتے ہوئے مظلوم مولا کی سواری ہے

سواری (بشکریہ مولانا سیّد تقی ہادی و امتیاز رضا زیدی)

رخصت ہے قتیلِ ستم و غم کی سواری
ہے رو بہ سفر صبرِ مجسم کی سواری
اے قوم چلی مصلحِ اعظم کی سواری
جاتی ہے شہنشاہِ دو عالم کی سواری

ہشیار ذرا ولولہؑ دستِ طلب سے
آقا کی سواری ہے قرینے سے ادب سے

اِس شان کا مرنا کہیں دیکھو گے نہ جینا
ڈوبا ہُوا اک خون کے دریا میں سفینہ
اسلام کا مفہوم ہے اِس گھر کا قرینہ

Presented By: ShianeAli.com

اِس در پہ مہ و مہر کو آتا ہے پسینہ

ہشیار ذرا...... / آقا کی سواری ہے .....

کچھ دور نہیں جانِ دو عالم ہو جِلَو میں

غَیبت کے حجابات کا مُحرم ہو جِلو میں

وارث غمِ سَروَرؑ کا بصد غم ہو جِلو میں

خود حجتِ حق صاحبِ ماتم ہو جِلو میں

ہشیار ذرا...... / آقا کی سواری ہے .....

ہمراہ ہوں تھامے ہُوئے دل شافعِؑ محشر

ہوں خاک بسر ، تیغ بکف حیدرِ صفدر

کہتے ہوئے آتے ہوں حسنؑ ہائے برادر

محمل میں ہوں کھولے ہوئے سَر جانِ پیمبرؐ

ہشیار ذرا...... / آقا کی سواری ہے .....

ملت کا دُلارا ہے سواری ہے یہ جس کی

اسلام کا پیارا ہے سواری ہے یہ جس کی

مطلوب ہمارا ہے سواری ہے یہ جس کی

پیاسا اُسے مارا ہے سواری ہے یہ جس کی

ہشیار ذرا...... / آقا کی سواری ہے .....

Presented By: ShianeAli.com

بَین / قطعات (س ج)

صُبَّت عَلَیَّ مَصَائِبُ لَو اَنَّھَا صُبَّت عَلَی الاَ یَّامِ صِرنَ لِیَالِیَا

آپؐ کے بعد ہی باباؐ میرے اتنے مصائب مجھ پہ پڑے

پڑتے اگر روزِ روشن پر ہوتے شبِ تیرہ کی طرح سے

کم تو نہیں تھی آپؐ کی فرقت در پئے ایذا آپؐ کی امت

اُمّ لنھا آپؐ کی بھعت پہلو شکستہ درد کی شدّت

باباؐ ہمارا باغ بھی چھینا مجھ کو سرِ دربار بلایا

حسنینؑ و حیدرؑ کو بلاکر اُن کی گواہی کو جھٹلایا

پسلیاں توڑیں باباؐ میری رسّی گلوئے علیؑ میں باندھی

ہوگئے دشمن اُن میں سے اکثر کل تک جو تھے آپؐ کے ساتھی

عزاداروں سے خطاب

رکھنا ہے ہمیں کام فقط شہؑ کی عزا سے
شکوہ ہے عبث اب تو جفا کار و جفا سے
افسوس کہ "اِس دور کے مومن" کی ہے کوشش
مجلس کا تعلق نہ رہے "آلِؑ عباؑ" سے

(سیّد اعتزاز حسین زیدی شہزادؔ سہارنپوری)

Presented By: ShianeAli.com

اب آئے ہو بابا / حضرتِ شاہدؔ نقوی

وہ کربلا وہ شامِ غریباں وہ تیرگی ، وہ زینبؑ حزیں وہ حفاظت خیام کی

آیا وہ اک سوار قریبِ خیامِ شاہؑ ، بیٹی علیؑ کی غیظ میں سوئے فرس بڑھی

اُلٹی نقاب چہرے سے اپنے سوار نے ، پیشِ نگاہِ زینبؑ مظلوم تھے علیؑ

ہر چند صابرہ تھیں بہت بنتِ فاطمہؑ ، بے ساختہ زبان پہ فریاد آگئی

زینبؑ نے کہا باپ کے قدموں سے لپٹ کر ، اب آئے ہو بابا

جب لُٹ گیا پردیس میں اماں کا بھرا گھر ، اب آئے ہو بابا

بابا اگر آنا ہی تھا خالق کی رِضا سے ، اُس وقت نہ آئے

جب خاک پہ دَم توڑ رہا تھا مرا اکبرؑ ، اب آئے ہو بابا

کٹ کٹ کے گرے نہر پہ جب بازوئے عباسؑ اور کوئی نہ تھا پاس

اُس وقت صدا آپ کو دیتا تھا دِلاور ، اب آئے ہو بابا

جب فرشِ زمیں بامِ فلک لرزہ بجاں تھے ، اُس وقت کہاں تھے

جب باپ کے چلو میں تھا خونِ علی اصغرؑ ، اب آئے ہو بابا

جب بھائی کا سر کٹتا تھا میں دیکھ رہی تھی حضرتؑ کو صدا دی

سر کھولے ہوئے روتی تھی میں خیمے کے در پر ، اب آئے ہو بابا

Presented By: ShianeAli.com

جب لوگ اچھالے گئے لاشے شہدا کے ، حق اپنا جتا کے

بس اک تنِ شبیرؑ تھا پامالی کی زد پر ، اب آئے ہو بابا

جب بالی سکینہؑ کے گہر چھینے گئے تھے ، لگتے تھے طمانچے

حسرت سے مجھے دیکھی تھیں بانوئے مضطرؑ ، اب آئے ہو بابا

کیا آپ نے فردوس سے یہ دیکھا نہ ہوگا ، کیا حشر بپا تھا

جب پُشت سے بیمار کی کھینچا گیا بستر، اب آئے ہو بابا

جب شام کے قزاق ہمیں لوٹ رہے تھے ، خیموں کو جلا کے

آپؑ آگئے ہوتے تو نہ چھنتی مری چادر ، اب آئے ہو بابا

اِک رات کے مہمان ہیں پھر قیدِ سلاسل ، اب آنے سے حاصل!

بازار میں ہم صبح کو جائیں گے کُھلے سر ، اب آئے ہو بابا

شاؔہد رُخِ حیدرؑ پہ بکھر جاتے تھے آنسو ، جب کھول کے گیسو

چِلّاتی تھیں زینبؑ مرے بابا مری چادر ، اب آئے ہو بابا

(بشکریہ نوحہ خواں اسد آغا و مولانا نسیم آغا)

انیسؔ پہرسری مرحوم

بات آئے گی پردے کی تو یاد آئے گی زینبؑ

تاریخِ غم و درد کو دُہرائے گی زینبؑ

Presented By: ShianeAli.com

اونچا رہے اپنا عَلم / علی محمد رضوی (سچے بھائی)

اے اہلِ ماتم اہلِ غم ، اونچا رہے اپنا علم

جب تک ہے دورِ آسماں، سُن لے یہ ہر پیر و جواں
آواز پر شبیرؑ کی ، بڑھتا رہے یہ کارواں
رُکنے نہ پائیں یہ قدم ، اونچا رہے اپنا عَلم

ہر قلب پر چھاتے چلو ، دُنیا کو بتلاتے چلو
اک اک محاذِ ظلم کی تصویر دِکھلاتے چلو
ہر دل میں بھر دو شہؑ کا غم ، اونچا رہے اپنا علم

کب تک نہ مانے گا کوئی ، وہ وقت آئے گا کبھی
ہر قلب پر چھا جائے گا ، اپنا حسین ابنِ علیؑ
اِس دَر پہ ہر سَر ہو گا خم ، اونچا رہے اپنا علم

جب بھی کوئی مشکل پڑی ، دنیا اِسی دَر پہ جھکی
سینوں سے بَل کھا کر اِدھر ، اُٹھی صدائے یاعلیؑ
نکلا اُدھر باطل کا دَم ، اونچا رہے اپنا علم

یہ پَرچمِ عباسؑ ہے ، ٹوٹے دلوں کی آس ہے
اَب تک اِسی پرچم تلے ، زندہ کسی کی پیاس ہے
جس نے سہے لاکھوں ستم ، اونچا رہے اپنا علم

Presented By: ShianeAli.com

وہ تیرِ بانیٔ جفا ، معصوم کا ننھا گلا
اِسلام زندہ کر گئی ، اصغرؑ کے مَرنے کی ادا
ہنس کر سہا تیرِ ستم ، اونچا رہے اپنا علم
زندہ ہے ھل من کی صدا، مِٹتا نہیں خوں کا لکھا
شبیرؑ کا حق کی قسم ، اک معجزہ ہے کربلا
یہ سلسلہ ہوگا نہ کم ، اونچا رہے اپنا علم
جب کربلا یاد آئے گی ، انسانیت شرمائے گی
مظلوم کی آواز ہے ، دلِ میں اُترتی جائے گی
پلٹیں گے پھر پیچھے قدم ، اونچا رہے اپنا علم
زندہ یہ بیداری رہے ، یہ سلسلہ جاری رہے
ہم ہوں نہ ہوں اِس بزم میں قائم عزاداری رہے
نکلے اِسی چوکھٹ پہ دَم ، اونچا رہے اپنا علم
اے نوجوانانِ عزا ، تم ہو کسی دل کی دُعا
تا حشر اُٹھتی ہی رہے ، سینوں سے ماتم کی صَدا
قائم رہے اکبرؑ کا غم ، اونچا رہے اپنا علم
(بشکریہ سیّد آلِ حیدر / صادق عباس و ریاض مرزا)

Presented By: ShianeAli.com

کربلا کی فضاؤں میں اب تک / (حُسینؑ بھائی نظر)

کربلا کی فضاؤں میں اب تک ایک دکھیاری ماں کی صدا ہے
کربلا تیرے اِس ہُو کے بن میں لال میرا کہیں کھو گیا ہے
کس کو میں لال کہہ کر بُلاؤں کس کو سینہ سے اپنے لگاؤں
لوریاں دے کے کس کو سُلاؤں ہائے اصغر مِرا کھوگیا ہے
تو اگر روٹھ جائے گا جانی ، ہوگی کیسے بسر زندگانی
پاس کوئی نہیں ہے نشانی تیرا جھولا بھی اب جل چکا ہے
ایسے دل ہو نہ ٹکڑے کسی کا ، یوں نصیبہ نہ بگڑے کسی کا
اس طرح گھر نہ اُجڑے کسی کا جیسے تاراج یہ گھر ہوا ہے
ہیں نہ قاسمؑ نہ عباسؑ و اکبرؑ ، لوٹ کر تو بھی آیا نہ اصغرؑ
ہو چکے حق پہ قربان سرورؑ ہائے جینے کا اب کیا مزا ہے
بیڑیاں پہنے عابدؑ کھڑے ہیں ، سب رَسن بستہ چھوٹے بڑے ہیں
یوں شہیدوں کے لاشے پڑے ہیں جیسے قرآن بکھرا پڑا ہے
مجھ سے جس دم یہ پوچھے گی صغراؑ ، کیوں دِکھائی نہیں دیتا بھیاؑ
کہہ سکوں گی میں کس طرح بیٹا ، تو بھی حق پر فدا ہو چکا ہے
دل نشیں ہے مدینہ کی عظمت ، ہے نگاہوں میں کعبہ کی حرمت
ہے عیاں عرشِ اعلےٰ کی رفعت کربلا پھر نظؔر کربلا ہے

Presented By: ShianeAli.com

اُن کا دم بھرے جاؤ/ساحر فیض آبادی

دَم بدم اُن کا دَم بھرے جاوَ
یا علیؑ یا علیؑ کہے جاوَ

حُسنِ کعبہ جو دیکھنا چاہو
حاجیو کربلا چلے جاوَ

جلنے والو علیؑ سے جلتے رہو
اپنا انجام دیکھتے جاوَ

تم کو جینا ہے جب اُنہی کیلیے
جب تلک وہ کہیں جیے جاوَ

زندگی کا بھرم ہے ذکرِ حسینؑ
زیست کا حق ادا کیے جاوَ

قبر کی روشنی ہیں اشکِ عزا
اِن چراغوں کو بھی لیے جاوَ

فتح ، مظلومیت کی ہوتی ہے
ہر جفا ہر ستم سہے جاوَ

رونے والو حسینؑ کے غم میں
فاطمہ ؑ کی دعا لیے جاوَ

Presented By: ShianeAli.com

غمِ حسینؑ منانا بہت ضروری ہے / عروجؔ بجنوری

رہِ نجات میں خورشیدِ زندگی کے لئے
بقا کے واسطے ، خالق کی بندگی کے لئے
جہالتوں کے اندھیروں میں روشنی کے لئے
حسینی شمع جلانا بہت ضروری ہے

وہ جس میں اصغرؑ معصوم کا تبسم ہے
وہ جس میں اشکوں کا سیلاب ہے تلاطم ہے
وہ جس میں آخری شبیرؑ کی صدا گُم ہے
وہ داستان سنانا بہت ضرودی ہے

یہ وہ حسینؑ ہے جو فخرِ ابنِ آدم ہے
کہ جس کے زیرِ قدم رفعتِ دُو عالم ہے
اُسی حسینؑ کے غم میں یہ شورِ ماتم ہے
یہ بات سب کو بتانا بہت ضروری ہے

وہ جس نے دِین بچایا ہے کربلا آ کر
وہ جس نے آخری سجدہ کیا تہہِ خنجر
وہ جس کے در پہ فرشتے جھکا رہے ہیں سر
سر اُس کے دَر پہ جُھکانا بہت ضروری ہے

Presented By: ShianeAli.com

وہ بھوک پیاس وہ برچھی ، وہ سینۂ اکبرؑ
وہ مشک اور وہ بازو کٹے جو دریا پر
وہ شہؑ کا آخری سجدہ ، وہ شمر کا خنجر
ہر اک کو یاد دِلانا بہت ضروری ہے

خموش آلِ محمدؐ کا آج ڈیرا ہے
بلا کا شامِ غریباں میں گھُپ اندھیرا ہے
رسولؐ زادیاں اور خاک پر بسیرا ہے
عزا کا فرش بچھانا ضروری ہے

وہ چھ مہینے کے اصغرؑ جنھیں نہ پانی ملا
وہ نوجواں علیؑ اکبر جنھیں نہ پانی ملا
وہ کربلا کے بہتر جنھیں نہ پانی ملا
سبیل اُن کی لگانا بہت ضروری ہے

حسینؑ ہی تو سہارا ہے آدمی کے لئے
حسینؑ ہی کی ضرورت ہے زندگی کے لئے
عروج عزمِ حسینیؑ کو برتری کے لئے
نشانِ راہ بنانا بہت ضروری ہے

(بشکریہ ناظم حسین / لئیق حیدر / رئیس حیدر)

Presented By: ShianeAli.com

الوِدَاع / صہبا لکھنوی

میرے غریب اَلوِدَاع ، میرے شہید اَلوِدَاع

جَل چکا جنگل میں گھر لُٹ چکا سب مال وزَر
شہروں میں ہم دربدر پھر چکے اَب ننگے سر

میرے غریب اَلوِدَاع ، میرے شہید اَلوِدَاع

بازوؤں کی اَب رَسن ، کُھل چکی شاہِؑ زَمن
سہہ چکی رَنج و محن ، کھا چکی دُرّے بہن

میرے غریب اَلوِدَاع ، میرے شہید اَلوِدَاع

سب سے جُدا ہوچکی ، آپؑ کو بھی کھو چکی
رُونا تھا اور روچکی ، اشکوں سے مُنھ دھو چکی

میرے غریب اَلوِدَاع ، میرے شہید اَلوِدَاع

شاہِؑ غریبُ الدیار ، آپ پہ زینبؑ نثار
چُھٹتا ہے مجھ سے مزار ، کیا کروں مَیں سوگوار

میرے غریب اَلوِدَاع ، میرے شہید اَلوِدَاع

روؤں گی میں صبح و شام ، آپ کا لے لے کے نام
یا شہؑ عالی مقام ، لیجئے میرا سلام

میرے غریب اَلوِدَاع ، میرے شہید اَلوِدَاع

Presented By: ShianeAli.com

میرے بابا / مشتاق حسن شبرؔ (نقوی الہ آبادی)

دشتِ پُر ہول میں جلتے ہوئے خیموں کے قریب
تھرتھراتے ہوئے سہمے ہوئے بچوں کے قریب
دیکھ کر شب ہے لٹیرے ہیں یہ تنہائی ہے
سَر پہ اک اور مصیبت لئے رات آئی ہے
کوئی وارث نہ تھا دل تھام کے اُٹھی زینبؑ
کرکے دم نادِ علیؑ دشت میں نکلی زینبؑ
ناگہاں دیکھا وہ منظر کہ ہُوا دل بے تاب
ایک سوار آیا اُدھر ڈال کے چہرے پہ نقاب
بڑھ کہ زینبؑ نے بصد جاہ و حشم ٹوک دیا
باگ پہ ڈال کے ہاتھ اُس کو وہیں روک دیا
بولی اب لوٹنے والے ، یہاں کیا پائیں گے
دیکھ یہ بچے مرے ، خوف سے مر جائیں گے
یک بہ یک نور کے ہالے میں جو چہرہ دیکھا
غم و اندوہ بڑھا ضبط کا یارا نہ رہا
چیخ ایک مار کے وہ باپ کے قدموں پہ گری
ہوش جب آیا تو رو رو کے بیاں کرنے لگی

Presented By: ShianeAli.com

میرے بابا...... میرے بابا......

بھائی جب مارا گیا آپ کہاں تھے بابا — تیر اصغرؑ کے لگا آپ کہاں تھے بابا
قتلِ عباسؑ ہوا آپ کہاں تھے بابا — **میرے بابا میرے بابا**

سب یہ کہتے ہیں کہ ہے نعمتِ داور پانی — ہند کرتا ہے کہاں کون کسی پر پانی
یہ ستم ہم پہ ہوا آپ کہاں تھے بابا — **میرے بابا میرے بابا**

پیاسے بچوں کیلئے جنگ جو عباسؑ نے کی — ایسی یلغار ہوئی مشکِ سکینہؑ نہ بچی
ایک اِک بازو کٹا آپ کہاں تھے بابا — **میرے بابا میرے بابا**

آیا اصغرؑ سرِ میداں تو ہوا اور ستم — سوکھے ہونٹوں پہ زباں اپنے پھرائی جسدم
تیر جب اُس کے لگا آپ کہاں تھے بابا — **میرے بابا میرے بابا**

میرا دلبندِ حسنؑ جب نہیں ہارا بابا — اسطرح مل کے سبھوں نے اُسے مارا بابا
لاشہ پامال کیا آپ کہاں تھے بابا — **میرے بابا میرے بابا**

بعدِ شبیرؑ ہمارا کوئی وارث نہ رہا — اشقیاء آگئے خیموں میں ہوا حشر بپا
جب چھنی میری رِدا آپ کہاں تھے بابا — **میرے بابا میرے بابا**

سُن کے فرمایا علیؑ نے میری بیٹی مت رو — آزمائش یہ ہے ہم سب کی ابھی صبر کرو
دل مگر کہتا رہا آپ کہاں تھے بابا — **میرے بابا میرے بابا**

میں تو ہر گام پہ تھا ساتھ تمہارے بیٹی — چپ تھا بس مرضیٔ معبود کے مارے بیٹی
تم نے یہ کیسے کہا آپ کہاں تھے بابا — **میرے بابا میرے بابا**

(بشکریہ نوحہ خواں سیّد ناصر حسین زیدی / تنظیم الحسینیؑ)

Presented By: ShianeAli.com

ابنِ حسنؑ کا سہرا / مولانا راہیؔ جہانگیر آبادیؒ

کن تمناؤں کا تھا ابنِ حسنؑ کا سہرا
ہائے افسوس مگر راس نہ آیا سہرا

خلد کے پھولوں سے حوروں نے جسے گوندھا تھا
حیف صد حیف خزاں نے وہی تاکا سہرا

در پہ خیمے کے دلہن ڈھانپ کے منہ روتی تھی
جب چلا رَن کو یہ باندھے ہوئے دولہا سہرا

رُخ پہ تھا جو بُری نظروں سے بچانے کے لئے
دشمنوں کی نگہِ بد میں وہ آیا سہرا

جس میں ارمان تھے بہنوں کے تو حسرت ماں کی
تیغ و شمشیرِ ستم نے وہی کاٹا سہرا

مانگ یاں خیمے میں اک شب کی دلہن کی اُجڑی
جب اُدھر دشت میں نوشاہ کا اُجڑا سہرا

کٹ گئی ساتھ ہر اک رگ کے لڑی پھولوں کی
لاش پامال ہوئی خاک پہ بکھرا سہرا

وائے حسرت کہ لُٹا فاطمہ کبریٰؑ کا سہاگ
آ کے قزاقِ اجل نے جو یہ لوٹا سہرا

Presented By: ShianeAli.com

عباسؑ کہاں ہو

مارے گئے سرورؑ کے مددگار تھے جو جو ، عباسؑ کہاں ہو

اب رن میں طلب کرتے ہیں اعدا شہِؑ دیں کو، عباسؑ کہاں ہو

مظلوم کو غربت میں گئے چھوڑ کے کس پر ، اے ثانیٔ جعفرؑ

عاشق تو وہی ہے جو نہ آفت میں جدا ہو ، عباسؑ کہاں ہو

شبیرؑ سے لپٹی ہوئی روتی ہے سکینہؑ شق ہوتا ہے سینہ

تم اِس کو یتیمی کی مصیبت سے بچا لو ، عباسؑ کہاں ہو

سَر کھولے ہوئے بانوؑ چلی آتی ہے باہر ، اے ثانیٔ حیدرؑ

شبیرؑ چلے آلِ پیمبرؑ کو سنبھالو ، عباسؑ کہاں ہو

لڑتے ہوئے، گھوڑے سے گرے سجدے میں شبیرؑ، ہیں بیکس و دلگیر

لِلّٰہ رکابِ شہِؑ دیں دوڑ کے تھامو ، عباسؑ کہاں ہو

ہیں زندۂ جاوید شہیدانِ محبت ، پھر کیوں ہے یہ غفلت

حضرت کے قدم تھامو کٹے ہاتھوں کو جوڑو ، عباسؑ کہاں ہو

التماسِ سورۃ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب

سیّد ارشاد علی کاظمی وکنیزِ سیّدہ، سیّد حسین احمد ابنِ مجتبیٰ حسین

عزیزالنساء بنتِ ناظم حسین، کلبِ حسین ابنِ سیّد حسین احمد

Presented By: ShianeAli.com